(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیغامِ جیلانی رح

www.KitaboSunnat.com

شہنشاہ ولایت شیخ عبد القادر جیلانی رح کا پیغام
طالبانِ حق اور سچے عقیدت مند مریدوں کے نام

مرتبہ

حکیم محمد اشرف رحمۃ اللہ سندھو

شائع کردہ

دار الاشاعت اشرفیہ سندھو بلوکی ضلع لاہور

تعداد ۵۰۰ بار دوم سنہ ۱۹۶۶ء ساڑھے تین روپے

دار الکتب السلفیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

264.15

حرفِ آخر

والد محترم (حکیم محمد اشرف سندھو علیہ الرحمہ) کے مسودات سے

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

کے قلم و عمل سے (۲) فرقہ ناجیہ بجواب طائفہ منصورہ (۳) حقیقت

حقیقت حصہ پنجم اور تاریخ التقلید طبع کرانے کے بعد

پیغام جیلانیؒ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

ساتھ ہی اپنے اس فرض سے عہدہ برآ ہو رہا ہوں۔

جو ان کی وفات سے میرے کندھوں پر آگیا تھا۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ

یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

ابن المصنف

محمد زبیر

15506

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر	عنوانات	صفحہ
۱	طبع ثانی	۳
۲	عرضِ حال	۵
۳	پیغامِ جیلانی کے ماخذ	۷
۴	عقیدت و محبت کا فطری تقاضہ	۱۲
۵	پیر پیراں کا نسب	۱۹
۶	حکومت سعودیہ کی علم دوستی و فیاضی	۲۵
۷	بدعت اور بدعتیوں سے نفرت و بیزاری	۳۷
۸	کشف و کرامات اور عملیات کا موثر ہونا ولایت کا مدار و ثمرہ نہیں	۶۳
۹	عورتوں کی بیعت	۶۶
۱۰	عوامی ولایت اور ولایت محمدی کا نمایاں فرق	۷۰
۱۱	ولایت محمدی اور اس کے حصول کا دستور	۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱۲	منصور کی گمراہی و قتل پر متفقہ فتوے	۷۸
۱۳	عقیدہ حنبلی کا مکمل تعارف امام احمد اور پیر پیران کی زبانی	۸۹
۱۴	صحابہ اور تابعین ہی کو سلف صالحین اور اہلحدیث کہا گیا ہے	۹۵
۱۵	حصول ولایت کی دوسری بنیادی شرط مجاہدہ ہے	۹۹
۱۶	کیا پیر پیراں حنبلی مذہب کے مقلد ہیں ؟	۱۰۶
۱۷	اہل السنت اور اہل بدعت کے عقاید کا مقابلہ اور فرق	۱۱۹
۱۸	اسلام میں فرقہ بازی کا ظہور	۱۴۱
۱۹	شرک کیا ہے اور مشرک کون ہے	۱۵۵
۲۰	تصور شیخ	۱۶۰
۲۱	سلف صالح اہل السنت قدیم کا متفقہ عقیدہ	۱۶۳
۲۲	قبروں کی تعمیر اور زیارت کا شرعی طریق	۱۷۳
۲۳	مروجہ سماع اور قوالی	۱۷۶
۲۴	شیخ و مرشد کو مرید کے حال سے استفادہ حرام ہے	۱۸۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبع ثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یلوح الخط فی القرطاس دھراً
وکاتبہ رمیم فی التراب

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ دنیا ایک ایسا پرفریب چکّر ہے کہ انسان اس میں غلطاں ہو کر اسے مستقل و پائدار سمجھ رہا ہے۔ حالانکہ ہر سیکنڈ، انسان کا ہر سانس زندگی میں نقص و کمی اور خسارہ کا اعلان کرنے والا الارم ہے۔

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

نہ صرف یہی بلکہ دنیا کا تمام سلسلہ ہی مثل سایہ کے آنی جانی اور بالکل فانی شے ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے کئی تغیر و ردّ و بدل سامنے آتے اور پھر غائب و معدوم ہو جاتے ہیں۔ جو اہلِ بصیرت کو آنے والی دنیا کی زینت و کامیابی کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اس کے برعکس کم فہم و غافل انسان ان تغیرات و انقلابات کو محض ایک نظارہ و تماشہ سمجھتے ہوئے بمصداق قول عزوجل "خسر الدنیا والاخرۃ" کا باعث ہوتے ہیں۔

باعتبار دنیا

بظاہر تو یہ کل کی بات ہے کہ خان صاحب محمد امیر رئیس بابان بالا ضلع منٹگمری نے ۱۳۶۰ھ میں "فرقہ وجودیہ کی اصلیت و پہچان" اور شیخ محی الدین جیلانی کا پیغام شائع کرانے والے جو شیعہ موحد و شیخ زندہ تھے،

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر آج اس دارِ فانی سے کوچ کر کے قبرستان کے گوشہ میں زیرِ خاک انتہائی خاموشی سے آرام فرما ہیں البتہ پیغام جیلانی سہہ کر آوازہ بلند اعلان کر رہا ہے۔ ؎

نوشتہ بماند سیاہ بر سفید

نویسندہ را نیست فردا امید

پیغام جیلانی شاہ جیلانی چونکہ مسلک اہلحدیث کے پرجوش و انتہائی مخلص مبلغ ہیں۔ بنا بریں پیغام کا مطالعہ اور اس سے استفادہ کرنے والے احباب پیہم درخواست و مطالبہ کر رہے ہیں کہ "پیغام جیلانی" کی ایک کاپی ضرور بھجوایئے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ احباب کی درخواستوں اور مطالبہ کی دربارِ الٰہی میں شنوائی ہوئی اور معبودِ برحق عزوجل نے اپنے مخلص کو پیغام کی اشاعت پر آمادہ کر دیا۔ وھو المستعان وعلیہ التکلان۔

خرابیٔ صحت تقاضائے عمر، ضعف و کمزوری وغیرہ کی وجہ سے اگرچہ از سرِ نو ترتیب مشکل تھی تاہم رضائے الٰہی اور احباب کے مطالبہ کے پیشِ نظر پیغام کو اسم بامسمّٰی یا صحیح عنوان میں پیغام جیلانی بنا کر شائع کیا جا رہا ہے بلکہ یوں سمجھئے کہ پیغام کا یہ ایڈیشن امام الاولیاء شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی بھر کی تعلیم و تبلیغ یا مشن کا مظہر و خلاصہ ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فقیر کی اس حقیر سعی کو آخرت کے عالی درجات کا موجب گردانے اور مسلمانوں کو اس سے کماحقہ استفادہ اور صراطِ مستقیم پر استقامت کی توفیق ارزانی فرمائے بلکہ ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور آپؐ کے ہاتھوں حوض کوثر اور آپؐ کا پڑوس نصیب کرے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ امیدوار رحمت ربِّ کریم

فقیر الی اللہ حکیم محمد اشرف عفا اللہ تعالیٰ عنہ

دارالاشاعت اشرفیہ سندھو بلوکی۔ ضلع لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ حال

تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان جب تک صحیح معنوں میں بکمال خلوص صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح کتاب وسنت کے عامل و پابند رہے اور کتاب وسنت کی نشرو اشاعت کو انہوں نے مقصد زندگی سمجھا دولت وحکومت ان کی جان نثار لونڈی اور جاہ وجلال ان کا گرویدہ وغلام رہا۔ دُنیا نے ان کی شجاعت عدل گستری اور اخوت کا ترانہ گایا۔ اور ان کے اخلاق وکردار کا لوہا مانا۔ نہ صرف یہی بلکہ اقوام عالم نے مسلمان کی تقلید کو راحتِ جان اور دنیا و آخرت کی کامیابی اور فخر یقین کیا حتی کہ دُنیا بھر کے جابر سلاطین اور سرکش سے سرکش انسان بلکہ شیر ایسے خونخوار جنگلی درندے بھی مسلمان کے خادم و محافظ ٹھہرے۔

مگر جوں ہی مسلمانوں نے کتاب وسنت اور تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم سے روگردانی وانحراف کی راہ اختیار کرتے ہوئے فرقہ بندی اور علیحدہ علیحدہ مذہب وطریقے ایجاد کرنے شروع کیے حکومت و دولت ان سے روٹھ کر غیروں سے جا ملی۔ جاہ وجلال ان سے بگڑ گئے۔ شجاعت وبہادری ، دیانت وامانت ، علم اور عملی جذبہ ان کو کاہل و ہیجڑے سمجھ کر ان سے متنفر ہو کر بھاگ نکلے، حتیٰ کہ اخلاق وکردار کی دولت سے محروم ودیوالیہ ہوتے ہوئے مسلمان بالآخر اہل فرنگ کی حیا سوز تہذیب وتمدن کے اس درجہ علمبردار وگرویدہ ہوئے کہ فرنگی ذہن وطرز معاشرت ہی کو مقصد زندگی سمجھ لیا۔

اس زبوں حالی کو دیکھ کر خیال ہوا کہ مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت چونکہ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت ومحبت اور مریدی کا دم بھرنے اور ان سے نسبت اور تعلق کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دنیا و آخرت کی صلاح و فلاح کا موجب یقین کرنے والی ہے۔ بنا بریں بڑے پیر صاحب کی مختصر زندگی اور ان کے مذہب و مسلک کا خلاصہ بطور مستقل رسالہ شائع کر دیا جاتا ہے ممکن ہے یہ عقیدت کا رنگ عملی صورت اختیار کر پائے۔ اور مسلمان شاہ جیلانی کی ہدایات کی روشنی میں پھر سے کتاب و سنت کا دامن تھام اور سچے جذبے کر عملی قدم بڑھائیں اور کھوئی ہوئی دولت حاصل کر پائیں۔ کیونکہ کہا گیا ہے۔ ے

وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فقیر کی تحریر کو مؤثر و جاذب بنائے اور قارئین کو اس پر عمل کی توفیق ارزانی فرمائے۔

خادم اسلام والمسلمین
احقر اشرف عفا اللہ تعالیٰ عنہ

ص
رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغامِ جیلانی کے ماخذ یا سند

حضرت پیرانِ پیر کے عہد سے اہلِ سنت والجماعت کے خواص و عوام بالاتفاق یہ مانتے چلے آ رہے ہیں کہ سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر (قدس اللہ سرہٗ) اپنے بعد آنے والے اولیاء کرام کے سرخیل، ہادی اور امام الاولیاء، شیخ المشائخ اور سلطان العارفین یا قطب الاقطاب ہی نہیں بلکہ اپنے عہد کے ہی صاحبِ کمال عالم۔ کبار فقہی مذاہب پر عبور رکھنے والے نامور فقیہ، استاذ الاساتذہ، توحیدِ باری تعالیٰ اور صفاتِ الٰہیہ کے مثالی مبلغ و ناشر، سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تعاملِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے والہانہ عقیدت رکھنے والے صحیح معنوں میں ان کو زندہ کرنے والے اور انتہائی کوشش سے فروغ دینے والے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے ہم عصر علماء اور عوام نے بالاتفاق آپ سے بصد گذارش کی کہ براہ نوازش ہماری اور رہتی دنیا تک کے عامۃ المسلمین اور عقیدت مندوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے اصلِ اسلام (کتاب و سنت و تعاملِ صحابہؓ) کا صحیح ترین مجموعہ قلم بند فرماتے جایئے۔

نہ صرف یہی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے اہلِ زمانہ کی گذارش کو قبول فرماتے ہوئے اس کو بروئے کار لانے کا قصد و ارادہ آپؒ کے دل و دماغ میں پیدا کر دیا۔ چنانچہ اس حقیقت کو بڑے پیر صاحب نے خود اپنی مبارک قلم سے یوں آشکار فرمایا ہے:-

"وقد الحّ علیّ بعض اصحابی و شدّد فی الخطاب فی تصنیف هذا الکتاب لحسن ظنه فی الاصابة	احباب و عقیدت مندوں نے اس حسنِ ظن کی بنا پر کہ ہم خالص اسلام (مذہبِ حق یا سلفِ صالح اہلِ سنت قدیم جسے دوسرے لفظوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلما رأيت صدق رغبته في معرفة الآداب الشرعية من الفرائض والسنن والهيئات ومعرفة الصانع عزوجل بالآيات والعلامات ثم الاتعاظ بالقرآن والألفاظ النبوية في مجالس تذكرها ومعرفة اخلاق الصالحين سنهبها في اثناء الكتب ليكون عونا له على سلوك طريق الله عزوجل وامتثال اوامره و انتهاء نواهيه ووجدت له نية صادقة قد صدرت من فتوح الغيب في فاجبته الى ذلك فسارعت مشمرا مبتغيا محتسبا للثواب وراجيا للنجات في يوم الحساب الى جمع هذا الكتاب بتوفيق رب الارباب الملهم للصواب وقد سميته غنية الطالبين طريق الحق عزوجل۔

ہیں تعامل صحابہ کہا جاتا ہے۔) کے عامل وحامل ہیں۔اس کتاب کی تصنیف کا پرزور مطالبہ کیا۔(بنا بریں اللہ تعالیٰ کی توفیق وامداد سے جب ہم نے اس کی تصدیق و رغبت دیکھی تو شرعی آداب و فرائض اور سنن اور علماء ومشائخ کے ہیئات (اقوال ناصحانہ) اور پروردگار عالم کی معرفت کو مصرح آیات اور واضح علامات پھر قرآن مجید کی پند و نصائح اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح فرمانوں سے کئی ابواب پر مشتمل ہم نے ذکر کیا اور معرفت اخلاق صالحین کو ہم نے درمیان کتاب بیان کیا ہے: تاکہ اللہ کے راستہ (اسلام) پر چلنے والے کے لئے امداد وسہولت ہو۔اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور اس کی نافرمانیوں سے بچنے کی کوشش کی جائے۔

(غنیہ مترجم اردو مطبوعہ اسلامیہ۔لاہور صـ۵۲۴)

اس پر بس نہیں

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے خلوص (اپنے مخلص بندوں) کے مطالبہ کو منظور فرماتے ہوئے ہمارے ذہن وقلب میں از خود بھی اس کتاب کی تصنیف کا قصد وارادہ پیدا کردیا۔لہٰذا خالق ومخلوق کے ارادہ ومطالبہ کی بنا پر حصول رضائے الٰہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بخشش و ثواب اور آخرت کی نجات و کامیابی کا حرص و امید پر بتوفیق ایزد کریم ہم نے اس کتاب کو مرتب کیا۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ حق (مذہب حق یا اہل اسلام) کی ہدایت وہ حقانی رب الارباب کی توفیق کے بغیر میسر نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ہم نے اس کتاب کا نام "غنیۃ الطالبین" یعنی متلاشیان مذہب حق یا خالص اسلام تلاش کرنے والوں کو راہنما تجویز کیا ہے۔

غنیہ کی شہرت اور قبولیت

بڑے پیر صاحبؒ کے مصرحہ الفاظ سے ظاہر ہے کہ غنیہ کی تصنیف کشفی قوتوں کے مشاہدہ اور اللہ تعالیٰ کی تائید سے ہوئی ہے۔ بنابریں اس کی شہرت و قبولیت اس درجہ پر ہوئی کہ آپ کی تصنیف کی دوسری تصنیفات کو شاید ہی میسر ہوئی ہو۔ چنانچہ علامہ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمۂ شیخ کی ذیل میں یوں گوہر افشانی فرمائی ہے۔

"وللشيخ عبد القادر رحمه الله تعالى فيه كلام حسن في التوحيد والصفات والقدر وفي علوم المعرفة موافق للسنة وله كتاب الغنية الطالبين طريق الحق وهو معروف وله كتاب فتوح الغيب وجمع أصحابه من مجالسه في الوعظ كثيرا"

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے مسئلہ توحید، صفات باری تعالیٰ اور تقدیر، علوم معرفت الٰہی کو نہایت خوش اسلوبی اور کتاب و سنت کے واضح دلائل سے شافی طور پر بیان کیا ہے۔ چنانچہ آپ کی خود نوشت تصنیف غنیۃ الطالبین اس موضوع پر شہرہ آفاق ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ آپ کے فرزندوں اور مریدین و تلامذہ نے آپ کے اکثر مجالس وعظ و نصیحت کو فتوح الغیب کے عنوان سے زیر قلم کیا ہے۔

دوسری تصنیفات

بعض تذکرہ نویسوں نے شہرت عامہ کی بنا پر پیران پیرؒ کے حالات بیان کرتے ہوئے آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مصنفات گنواتے ہوئے صرف غنیہ اور فتوح الغیب ہی کا ذکر کیا ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ ان دونوں کے علاوہ الفتح الربانی، مرآۃ الحقیقت، الغیوض الربانیہ، بشائر الخیرات بھی آپ ہی کی مصنفات ہیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ غنیہ کی طرح آپ کی خود نوشت نہیں بلکہ فتوح الغیب کی طرح آپ کے ملفوظات یا آپ کی مجالس وعظ و نصیحت کا مجموعہ ہے۔ جو عقیدت مندوں نے اپنی اپنی سماعت کے مطابق مرتب کیا ہے۔ چنانچہ عربی اسلامی مصنفات کے سب سے بڑے اور شہرۂ آفاق مجموعے یعنے معجم المطبوعات العربیہ والمصریہ لجامعہ یوسف الیان سرکیس مطبوعہ مصر میں بڑے پیر صاحبؒ کے ترجمہ کی ذیل میں مذکورہ کتب و رسائل آپ کی مصنفات کی ذیل گنوائے گئے ہیں۔ (من شاء فلیرجع الیہ)

پیغام جیلانی کا مقصد و مدعا

پیران پیرؒ چونکہ باتفاق اہل سنت والجماعت عالم ربانی صاحب کمال عارف باللہ اور قطب الاقطاب استاذ زمانہ و فقیہ العصر، امام طریقت اور قائد السالکین بلکہ علوم سلوک و تصوف کے قائد اور صاحب کمال غواص و شناور ہیں۔ بنابریں مسلمانوں کے عوام وخواص ان سے گہری عقیدت، قلبی شغف، مخصوص لگاؤ اور نسبت رکھتے ہیں۔ لہذا بمصداق حدیث الدین نصیحۃ، مسلمانوں کی ہدایت و راہنمائی اور اصلاح و فلاح اور رضائے الٰہی و ثواب اور نجات آخرت کی حرص و امید کے پیش نظر غنیہ اور فتوح الغیب کا خلاصہ اور بعض دوسری تصنیفات کے اقتباسات ساتھ ہی تذکرہ نویسوں کے وہ اقوال جو انہوں نے آپ کے ترجمہ کی ذیل میں ذکر کیے عرصہ ہوا بطور رسالہ شائع کیے جو ہاتھوں ہاتھ تقسیم ہو گیا۔ احباب اور قدردانوں کی مسلسل و پیہم درخواستوں اور سفارشوں کی بنا پر اور نجات و ثواب کی امید پر اب دوبارہ مزید اضافہ و نئی ترتیب کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

ضروری گذارش

چونکہ بڑے پیر صاحبؒ مسلمہ بزرگ اور امام الاولیاء ہیں بنابریں مؤدبانہ گذارش ہے کہ آپ کے مرتبہ و عظمت اور بزرگی کے پیش نظر آپ کے ملفوظات کو ضد و تعصب سے بالاتر بلکہ خالی الذہن ہو کر مطالعہ فرمائیے۔ اور دوست و احباب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اس سے استفادہ کی ترغیب دیجئے۔ اور اس کے ساتھ ہی بخلوص دل اور پورے خضوع اور بکمال توجہ سے دعا فرمائیے کہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم نصیب فرمائے اور اس پہ استقامت ارزانی فرماتے ہوئے خاتمہ بالخیر فرمائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمرہ میں حشر فرما کر اپنی رضا و مغفرت سے مالا مال کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس نصیب کرے (آمین)

برحمتک یا ارحم الرّاحمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدت ومحبت کا فطری تقاضا

فطری تقاضوں میں سے اہم ترین تقاضا یہ ہے کہ محبوب کی اطاعت وفرمانبرداری بلکہ محبوب کے اشارہ ابرو اور ادنیٰ ترین ادا پر جان قربان کردی جائے۔ چنانچہ یہ فطری جذبہ تمام ذی روح اور ذی حس اشیاء یعنی انسان ایسی اشرف المخلوقات سے لے کر تمام پالتو وشہری حیوانات اور جنگلی درندوں شیر چیتے اور دوسرے وحشی جانوروں پرندے چرندے کیڑے مکوڑے حشرات الارض اور دریائی یا سمندری مخلوق مگرمچھ اور مچھلیوں وغیرہ سے گذر کر ادنیٰ ترین مخلوق تک میں یکساں برابر کارفرما ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ اس جذبہ یا تقاضا کے اثرات ومشاہدات ماضی وحال میں آئے دن دیکھے اور سنے جا رہے ہیں حتیٰ کہ کسی ایک فرد کو اپنی جنس سے قطع نظر دوسری جنس کے کسی فرد سے محبت ہو جائے تو باوجود غیر جنس ہونے کے بھی وہ اپنے محبوب پر جان قربان کرنے تک سے دریغ نہیں کرتا۔ چنانچہ عربی فلاسفر نے تقاضائے محبت کی اس حقیقت کو یوں آشکار کیا ہے۔ ع

اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُحِبُّ مُطِیْعٌ

محبوب کی اطاعت یعنی محبوب کے اشارہ ابرو بلکہ ادنیٰ سی حرکت وادا پر جان قربان کر دینا محب صادق کا شیوہ اور صحیح کردار ہے۔

سگِ اصحاب کہف

اگر محبت کے فطری تقاضا کا اثر قرآن مجید کی مقدس زبان سے مطلوب ہو تو سورہ کہف سے سگ اصحاب کہف (غاروالوں کے کتے) کا زندہ جاوید واقعہ ملاحظہ فرمائیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کُتّا کہنے کو تو کتا انتہائی نجس و ذلیل مخلوق بلکہ انسانی زبان میں "کتا" بدترین گالی اور توہین وحقارت کا آخری لفظ ہے۔ مگر قرآنی اعجاز اور فطری تقاضا کا اثر و انجام دیکھئے کہ اصحاب کہف سے کتے کو اگرچہ اتفاقیہ محبت ہوگئی ہے مگر اس محبت کا اثر و تقاضا اس انتہا پر منتج ہے کہ فطری طور پر انسانی آبادیوں میں زندگی بسر کرنے والا جانور لق و دق صحراء اور گھن کے بھیانک جنگل میں پُرہیبت و خطرناک اور ڈراؤنی غار کے دروازہ پر غار والوں کی محبت سے سرشار اور دُنیا ومافیہا سے بے نیاز ہی نہیں بلکہ پوری طرح متنفر و بیزار اپنے اگلے پاؤں پھیلائے ہوئے اور ان پر اپنا منہ رکھے ہوئے اس انتہائی سکون و مسرت سے بیٹھا ہے کہ پوری دنیا میں غار والوں سے بڑھ کر اسے کوئی نعمت اور موزوں شئے دکھائی ہی نہیں دیتی چنانچہ قرآن مجید نے کتے کی حالت کا نقشہ سادہ الفاظ سے ذکر کیا ہے وہ کتے کی دلی کیفیت اور جذبہ الفت و اطاعت کا زندہ مظہر ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے "وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ"

غور فرمایئے اصحاب کہف تو کافر و مشرک بادشاہ اور رعیت (پبلک) والی آبادی کے جبر و اکراہ، ظلم و ستم اور جور و جفا سے خائف اور سہمے ہوئے اپنے اسلام و ایمان کو محفوظ رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی رضا جوئی کی اور آخرت کی نعمتوں کی امید کے کیف نشہ سے سرشار و فرحاں اس فانی دنیا اور اس کے جاہ و جلال اور زیب و زینت کو بالکل موہوم و سراب سمجھے ہوئے دنیا کو ٹھکرا رہے ہیں مگر کتا ہے کہ نہ تو اس کو کفر و اسلام کی تمیز و خبر ہے اور نہ ہی جزا کی امید اور سزا کا خوف و خطرہ اور نہ ہی حشر و نشر و عذاب قبر کا کھٹکا۔ اگر کوئی فکر و خیال ہے یا اسے کسی زنجیر نے جکڑ دیا اور بندھ کر غار کے دروازہ پر بٹھا رکھا ہے تو وہ ہے صرف "محبت کا فطری تقاضا" یعنی محبوب کی محبت سے سرمست یا محبوب کے اشارہ ابرو پر جان قربان کرنے کا تقاضا۔

مفسرین رحمہم اللہ نے اس آیت کی ذیل میں پوری صراحت سے لکھا ہے کہ اصحاب کہف نے مار دھتکار کر کتے کو اپنے سے علیحدہ کرنے یا بھگانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر وہ کسی طرح بھی علیحدگی پر آمادہ نہ ہوا حتی کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اسے قوت گویائی عطا ہوئی۔ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتہائی عاجزانہ انداز سے اس نے عرض کیا۔ میری دنیا سمجھئے یا زندگی بس آپ کی رفاقت واطاعت پر منحصر ہے اور آپ سے فراق وعلیحدگی موت کے مترادف ہے یہ ہے محبت کے فطری تقاضا کا ادنیٰ مظہر اور مجسم وزندہ ثبوت۔"

امریکن شکاری کا مشہور عام واقعہ

کتے اور انسان کا تو خیر یکجا رہن سہن اور میل جول کے سلسلہ میں ایک طرح کا ربط اور تعلق ہے جو مذکورہ انتہا پر منتج ہونا بآسانی تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ کہتے کی ہمدردی وحق رفاقت کے واقعات شہرہ آفاق ہیں۔ مگر اس کے برعکس اور سراسر خلاف شیر ایسے خونخوار وحشی درندہ کو تو انسان سے کوئی واسطہ ہی ناممکن ہے۔ بلکہ تاریخ ومشاہدہ بتلا رہے ہیں کہ شیر اگر انسان کی صورت تو کیا بو بھی معلوم کر لے (سونگھ) پائے۔ تو اس درجہ بے بس وبے اختیار اپنے آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ کہ بغیر خون پینے کے اُسے چین نہیں آتا۔ مگر محبت کا فطری تقاضا اس درجہ مؤثر اور مسخر کن ہے کہ شیر ایسے خونخوار اور وحشی درندے کو بھی غلامی واطاعت بلکہ عاشقانہ اطاعت پر مجبور کر دیتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۶۰ء کے اوائل میں دنیا بھر کے شہرہ آفاق وکثیر الاشاعت اخبارات میں امریکن شکاری کا مفصل واقعہ مع فوٹو (تصاویر) شائع ہوا ہے۔ یعنی تصاویر میں شیر کو عورت کی گود میں بیٹھا اور لاڈلے بچے کی طرح محبت وپیار کرتے دکھایا گیا ہے۔ اور تفصیل واقعہ یوں بیان کی گئی ہے کہ ایک امریکن جوڑہ (میاں بیوی) اولاد سے محروم شکار کا انتہائی شوقین بہترین ومضبوط اور تیز رفتار جیپ پر سوار ایسے گھن کے جنگل میں پہنچے جو کہ شیروں کا مشہور جنگل ہے۔ ناگہاں ان کو ایک بہت بڑا شیر دکھائی دیا۔ چنانچہ نشانہ باندھ کر بہترین قسم کی ہلاکت آفرین رائفل سے اس پر فائر کر دیا۔ مختصر یہ کہ رائفل کی آواز اور شیرنی کی موت کی ہیبتناک چیخ وپکار سے جو پریشان کن وہلاکت آفرین سماں پیدا ہوا اس کی دہشت سے پاس کی جھاڑیوں میں کچھ سرسراہٹ سنائی دی۔

شکاریوں نے جو آگے بڑھ کر دیکھا تو شیر کے تین ننھے ننھے دودھ پیتے بچے (ایک مادہ اور دو نر) ہیں۔ جو مارے خوف کے سہمے پڑے ہیں۔ اور مرنے والی شیر مادہ در اصل ان کی ماں ہے۔ چنانچہ شکاری عورت نے ہمدردی اور شفقت سے بچوں کو اٹھا کر جیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بٹھا لیا۔ اور گھر پہنچکر بوتل کو نپل لگا کر ان کو دودھ پلانا شروع کیا۔ جب گوشت کھانے کے قابل ہوئے تو گوشت کھلانا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ شیر کے بچے بتقاضا رحمت اس درجہ مانوس اور اطاعت گزار ہوئے کہ زبان اور اشارہ کو سمجھ کر خادمانہ کام سرانجام دیتے۔ یعنی چیزیں پکڑنے۔ لانے، واپس لے جانے حتیٰ کہ جیپ میں سامان سفر رکھنے اور رکھے ہوئے پر نکالنے وغیرہ کے لئے ایک ہوشیار خادم کا کام دینے لگے۔ پس جب ان میں جوانی کے آثار شروع ہوئے تو میاں بیوی نے مشفقانہ انداز سے یہ فیصلہ کیا کہ ان کی فطری آزادی سے ان کو محروم رکھنا سخت ترین جرم ہے۔ بنابریں ان کو جنگل میں آزاد چھوڑ دینا چاہیئے۔ لہٰذا اس خیال سے ان کو جیپ میں بٹھا کر جنگل میں لے گئے۔ اور حسب معمول کھلا پلا کر ان کو زبان اور اشارہ سے کہہ دیا کہ جاؤ اب تم جنگل میں آزاد پھرو کھاؤ پیو۔ چنانچہ نر تو آداب بجا لا کر بھاگ گئے مگر مادہ شیران کو چھوڑنے پر رضامند نہ ہوئی بلکہ جب واپسی کے لئے جیپ سٹارٹ کی گئی تو روکتے روکتے بزور اس میں اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔ پس جیپ بند کر کے اس کو گھسیٹ کر جیپ سے نکالا اور سخت ترین اور ترش لہجہ میں ڈانٹ کر کہا کہ جاؤ ہم تمہیں اپنے ہمراہ لے جانا پسند نہیں کرتے لہٰذا وہ مجبور اور پریشان حال بیٹھ گئی اور یہ جیپ سٹارٹ کر کے تیز رفتاری سے چل دیئے۔ مگر جب تک اس کو جیپ دکھائی دیتی رہی انداز فرقت سے نڈھال جیپ کو دیکھتی رہی۔ یہ ہے انداز محبت اور اس کے فطری تقاضا کا صحیح مظہر۔ جو خونخوار درندوں تک میں بھی صحیح معنوں میں کارفرما ہے۔

کتے اور شیر کی باہمی محبت کا بالکل صحیح واقعہ

مذکورہ مشاہدہ وحقیقت سے قطع نظر خود اپنے ملک یعنی متحدہ ہندوستان (انگریزی عہد) ریاست پٹیالہ کا مشہور و معروف واقعہ بھی سنتے چلیے۔ مولوی قادر بخش صاحب روپڑی ایسے مشہور عالم جو کہ شہر پٹیالہ کی مسجد اہلحدیث کے خطیب ومدرس بلکہ مفتی ریاست پٹیالہ کے نام سے موسوم اور تقسیم ملک کے انقلاب سے بہاول شہر بہاول پور میں مقیم محکمہ تعلیم کے ماتحت عربک اسلامک ٹیچر کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ریاست کے ایک معروف سادھو (مہنت) نے ایک شیرخوار بچہ حاصل کر کے کتے کے نوزائیدہ (ہم عمر) بچے کے ہمراہ پرورش کیا۔ باہمی پرورش، یکجا رہنے سہنے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور باہم کھانے پینے کے نتیجہ میں شیر کو کتے سے اس درجہ محبت بلکہ شغف ہو گیا کہ ایک سیکنڈ بھی کتے کی علیحدگی اُسے گوارا نہ ہوتی بلکہ جدائی و فراق سے بے قرار و نڈھال وہ اپنی جدائی کے صدمہ کا اظہار کرنے کے لیے جو آواز نکالتا مکار سادھو نے اس آواز کا نام "رودم رودم کا بھجن" و وظیفہ مشہور کر دیا۔ اور مزید برآں اس پر یہ لیبل لگا دیا کہ دیکھئے ہندو مت ایسا سچا اور پوتر مذہب ہے کہ شیر بھی اس کی تعلیم کے مطابق رودم رودم کا بھجن کرتا ہے۔

سادھو کی اس فریب کاری و شعبدہ بازی کا اس درجہ چرچا ہو گیا کہ دُور و نزدیک سے امیر و غریب ہر طبقہ کے لوگ اس سادھو کے ڈیرہ پر پہنچنے اور شیر سے رودم رودم کا بھجن کی درخواست و سفارش اور حسب توفیق کم و بیش نذرانے یا فیس پیش کرنے لگے۔ اس شہرت و عجوبہ سے متاثر ہو کر حقیقت واقعہ معلوم کر لینے کے لئے ہم نے بھی شد رحال کیا۔ چنانچہ بحیثیت تماشائی اور تلاش حقیقت وہاں جا کر بیٹھ گئے۔ اور حالات کا جائزہ لینے لگے۔ اگرچہ وقت کافی لگا مگر حقیقت مجسم صورت میں کھل کر سامنے آگئی۔ یعنی لوگ جب سادھو کو بھجن سننے کی گذارش کرتے تو وہ انتہائی عیاری سے کتے کو شیر کی آنکھوں سے اوجھل کر دیتا۔ پس شیر کتے کو غائب پا کر جب بے قراری کا اظہار کرتا تو سادھو کی سحرکاری و شعبدہ بازی کے بہکاوے سے متاثر ہو کر لوگ بھی اس بے قراری کو رودم رودم کا بھجن سمجھ کر سادھو کی کرامت و عظمت یقین و خیال کرتے۔ پس اصلیت واقعہ سے آگاہ ہو کر ہم نے بھرے مجمع میں سادھو سے کھلم کھلا پکار کر کہہ دیا کہ مہنت صاحب! اگر کتے اور شیر کو ایک ہی جگہ بٹھا کر بھجن اپنا مصنوعی رودم رودم کا بھجن شیر کی زبانی سنا دو تو منہ مانگا انعام حاضر کر دیا جائے گا۔ سادھو سمجھ گیا کہ مولوی صاحب اصلیت سے آگاہ ہو چکے ہیں بنابریں کھسیانہ و نادم ہو کر کہنے لگا کہ مولوی صاحب! جائیے آپ مسلمانوں میں جا کر مذہبی تبلیغ فرمائیں۔ ہمارے ہمارے بھائیوں کو ہمارے مذہب اور ہماری عقیدت سے کیوں بہکاتے ہو۔

مقصد و مدعا

اگرچہ قرآن مجید کے مصرح الفاظ سے فطری تقاضا کی شہادت کا زندہ ثبوت ملاحظہ فرمانے کے بعد مسلمان کسی دوسری شہادت کی ضرورت نہیں۔ تاہم شیر کی محبت کے فطری تقاضا کے دو صحیح واقعات مزید پیش کر دیئے گئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ ان المحب لمن یحب مطیع یعنی محبوب کی اطاعت و فرمانبرداری کا راز دلنشینہ بآسانی ذہن نشین ہو جائے۔ کہ محبوب کی اطاعت ایسا اہم ترین فطری تقاضا ہے کہ جو کیساں طور پر جملہ مخلوق کے ہر فرد میں موجود رہ پایا جا رہا ہے۔ مگر انسان چونکہ اشرف المخلوق ہے اس لئے انسان کو اپنی شرافت و کمال کی بناء پر اپنے محبوب کی اطاعت و فرمانبرداری کا ظاہرا تم ہونا یا عملی طور پر مجسم زندہ ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔

ایمان کا اصل معیار

بظاہر مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ محبت کا مدعی اور زبانی کلامی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا مخصوص ترین مقتدار اور پوری مخلوق سے بڑھ کر بلکہ سب سے بڑا اور زیادہ محبوب مانتا ہے۔ مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان کا مدار و انحصار جس انداز و وضاحت سے فرمایا ہے وہ ایمان کا اصل و صحیح معیار یا آپؐ کی محبت کا اصح اصحیح طریق اور مجسم نمونہ ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے"

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔

(مشکوٰۃ: کتاب الایمان فصل اول)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ایسے خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایماندار نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ وہ ماں باپ اور اولاد بلکہ پوری النسل انسانی یا دنیا وما فیہا سے مجھے محبوب تر نہ سمجھے۔

فائدہ

آپؐ کے فرمان سے ظاہر ہے کہ جس درجہ کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اسی درجہ وہ اطاعت گذار و مومن ہے اور جس درجہ کسی کو آپؐ سے محبت کم ہے اسی درجہ وہ اطاعت و فرمانبرداری میں سست و کمزور ہے اور اس کے ایمان میں اسی درجہ نقص و کمزوری یا کمی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو آپؐ کی صحیح محبت سے مالا مال کرے اور صحیح معنوں سچا پکا مومن بنائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیارِ محبت

ایمان کا اصل و صحیح معیار معلوم کرنے کے بعد اب آپ سرورِ دنیا و دین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا طریق اور مخصوص ترین معیار بھی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان اقدس سے ملاحظہ فرماتے چلئے۔

مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنہ فصل ثانی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایسے جلیل القدر وکبیر الشان صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ۔	ہماری سنت کو عملی طور پر محبوب بنانے اور راحت جان سمجھنے والا ہی ہمارا دوست ہو سکتا ہے۔ اور جس نے ہمارے ساتھ دوستی گانٹھ لی وہ یقیناً جنت الفردوس میں ہمارا رفیق و ہمدوش ہوگا۔

بڑے پیر صاحبؒ کی ہدایت

عامۃ المسلمین اور عقیدتمندوں یا سچے مریدوں کو بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت و لگاؤ پیدا کرنے اور عملاً اس کا ثبوت بہم پہنچانے کی جس قدر تاکید و ہدایت فرمائی ہے وہ اتباعِ سنت اور ولایت کی اصل و بنیادی شرائط کی ذیل بالتفصیل آرہی ہے۔ لہٰذا مریدانِ صادق کا فرض ہے کہ وہ پیران پیرؒ کی ہدایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے تقاضا کو عملی طور پر پورا کرتے ہوئے دعوئی مریدی کو صحیح کر دکھائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیرِ پیراں کا نسب

امام شعرانی نے طبقات الکبریٰ میں آپ کے ذکر و ترجمہ کی ذیل میں آپ کا نسب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ والد ماجد کی طرف سے گیارہویں پشت میں حضرت حسینؓ اور والدہ کی طرف سے حضرت حسن رضی اللہ عنہما کی اولاد ہیں گویا کہ آپ والد اور والدہ کی طرف سے خالصۃً بنو فاطمہ (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد) سے ہیں۔

دوسری مخصوص فضیلت

مذکورہ فضیلت کے علاوہ دوسری مخصوص فضیلت آپ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یوں عطا فرمائی کہ آپ کو اولیاء زمانہ والدین کی اولاد بنا دیا۔ یہ مرتبہ کمال ملا جس کو مل گیا۔

والدین کی تربیت

والدین کو آپ کی فطری صلاحیتوں کی وجہ سے آپ کے ساتھ والہانہ شفقت و محبت تھی۔ بنابریں وہ ہر فطری تقاضا کو کماحقہ جلا دینے کی کوشش و فکر میں رہتے۔ چنانچہ قصبہ جیلان کی ابتدائی درسگاہ سے فارغ ہونے کے بعد جب انتہائی تعلیم کے لئے آپ نے ملک کے مرکزی دارالعلوم کا قصد کیا تو والدین نے بخوشی تمام آپ کے سامان سفر اور ضروری مصارف کا اہتمام کیا۔ والدہ نے از راہِ شفقت نقدی کو ایسے خفیہ راز کے انداز سے محفوظ کر دیا کہ کسی چور یا ڈاکو کو ہزار کوشش تلاش کے باوجود بھی پتہ نہ چل سکے۔

پس جب کہ آپ رخصت ہوتے تو والدہ نے الوداع کہتے ہوئے محبت بھرے الفاظ میں فرمایا۔ "پیارے فرزند صداقت شعار رہنا اور کسی حال بھی جھوٹ کی نجاست سے زبان کو آلودہ نہ کرنا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصراً یہ کہ آپ ایک قافلہ کے ہمراہ شب و روز مسافت طے کرتے ہوئے اس مشہور جنگل سے گذر رہے تھے کہ جس میں ڈاکوؤں کا وہ مشہور و خطرناک گروہ مسافروں کی جان و مال پر ہاتھ صاف کرنے کا عادی تھا کہ ملکی حکومت بھی اس پر قابو پانے سے یکسر عاجز و قاصر تھی۔ اگرچہ قافلہ انتہائی ہوشیاری و چوکسی سے گذر رہا تھا مگر بالآخر ڈاکوؤں کے نرغہ میں آکر مجبور و بے بس ہو کر رہ گیا۔ پورے قافلہ پر ہاتھ صاف کرنے کے بعد جب امام الاولیاء کے سامان کی تلاشی کی باری آئی تو آپ کی ظاہری خوب صورتی اور حسن سیرت کے جلوہ سے متاثر ڈاکوؤں کے سرگروہ و میر کارواں نے کہا۔ نوجوان اگر تیرے پاس کچھ نقدی ہے تو از خود نکال کر دیدے اور راستہ اختیار کر۔ لہذا آپ نے سامان سفر کھولا اور سربستہ راز نقدی ڈاکوؤں کے روبرو نکال کر ان کے حوالہ کر دی۔ ڈاکو اس درجہ خفیہ نقدی کو از خود نکال کر حوالہ کرنے سے اس قدر متاثر و متعجب ہوئے کہ بے ساختہ پکار اٹھے۔ نوجوان تیری نقدی تو باوجود گہری تلاشی کے بھی ہم نہیں نکال سکتے تھے لہذا اصلیت واقعہ بتا کہ یہ خفیہ نقدی تو نے کس بنا پر از خود نکال کر ہمارے حوالہ کی ہے

پیران پیرؒ نے فرمایا۔ نہ ہی تو مجھے آپ کا خوف تھا اور نہ ہی تلاشی سے نقدی کے برآمد ہونے کا خدشہ۔ لیکن والدہ ماجدہ نے چونکہ الوداع کہتے ہوئے آخری ہدایت و وصیت یوں فرمائی تھی کہ "میرے لخت جگر! ہر حال میں صداقت شعار رہنا" لہذا صداقت شعاری کے نتیجہ میں نقدی نکال کر حوالہ کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوا۔ ڈاکوؤں کے گروہ پر بڑے پیر صاحب کے الفاظ و کردار کا اس درجہ گہرا اثر ہوا کہ ان کے دل و دماغ تو کیا بدلے زندگی کا پورا نقشہ ہی بدل گیا۔ چنانچہ انتہائی ندامت و شرمندگی سے نڈھال زار و قطار روتے ہوئے انہوں نے پیران پیرؒ کے ہاتھ پر اس خلوص سے نصوحی توبہ اور صدق دل سے بیعت کی کہ راہزن کی بجائے خیر خواہ و راہنما بلکہ ہزار ہا انسانوں کی ہدایت کا موجب اور مقام ولایت سے فائز ہو گئے۔

چونکہ ڈاکوؤں کے اس بلاکت آفریں و خطرناک گروہ سے ملک کے حکمران اور عوام برابر کے خوف زدہ تھے۔ لہذا ان کے تائب اور متقی و پرہیزگار ہونے کی خبر بجلی کی طرح ملک کے طول و عرض میں پھیل گئی۔ اور بڑے پیر صاحب کی یہ پہلی عظیم الشان کرامت ملک بھر میں اس درجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہرہ آفاق ہوئی کہ راعی اور رعیت کے دلوں میں آپ کی محبت والفت، ادب واحترام اور ہیبت کا سکہ بیٹھ گیا۔ جس کے نتیجہ میں آپ امام الاولیاء مشہور ہو گئے۔ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ نونیہ میں کیا خوب فرمایا۔ ؎

الجهل داء قاتل وشفاءه
امران في التركيب متفقا
نص من القرآن او من سنة
وطبيب ذاك العالم الرباني

ترجمہ:۔ جہالت کا مرض اگرچہ ہلاکت آفرین ہی ہے۔ مگر عالم ربانی جب کتاب وسنت کے انوار قدسیہ سے اس کا علاج کر دیں تو جہالت کافور ہو کر صرف انسان کا اپنا دل ودماغ ہی مستنیر نہیں ہوتا بلکہ ہزارہا انسانوں کے لیے مشعل راہ ہو جاتا ہے۔

طبقات ابن رجب

حضرت امام ابن رجب ایسے شہرہ آفاق، محقق اور محدث، فقیہ عصر و عالم ربانی نے اپنے مقبول عام طبقات میں بڑے پیر صاحب کا مختصر تعارف آپ کے ترجمہ کی ذیل میں جس انداز سے کیا ہے وہ آپ کی للہیت اور جلال و کمال اور علمی تابیت وغیرہ کا آئینہ دار ہے۔ ضیافت طبع کے لیے بلفظہٖ ملاحظہ فرمائیے۔

جيلاني ثم البغدادي شيخ العصر وقدوة العارفين وسلطان المشائخ وسيد اهل الطريقة في وقته محي الدين ابو محمد صاحب المقامات والكرامات والعلوم والمعارف والاحوال المشهورة۔

شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی ثم البغدادی اپنے عہد و زمانہ کے مثالی شیخ اور اہل عرفان کے قائد بلکہ سلطان المشائخ اور اہل طریقت کے امام و پیشوا ہیں۔ آپ کے مقامات کشف و کرامات ان گنت و بے شمار ہیں۔ آپ کے علوم و معارف اور احوال شہرہ آفاق ہیں۔

آپ سنہ ۴۷۱ھ قصبہ جیلان میں پیدا ہوئے اور سنہ ۵۶۱ھ شہر بغداد میں فوت ہوئے عالم شباب سترہ سال کی عمر میں وارد بغداد ہوئے۔ اور نوے ۹۰ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے مورث اعلیٰ (جد امجد) کے پڑوس بغداد میں دفن ہوئے۔ فارسی کے شاعر نے آپ کی پیدائش و وفات کو جس کمال سے بیان کیا ہے وہ بھی منجملہ کرامات کے آپ کی ایک کرامت ہی ہے۔

سنینش کامل و عاشق تولد شد ۴۷۰ھ
وفاتش دان تو معشوق الٰہی ۵۶۱ھ

تعلیم وتربیت پیران پیر چونکہ بقضلہ فطری اولیاء اور عالم باعمل ہیں بنا بریں بچپن ہی سے آپ کو کھیل کود اور تضیع اوقات سے طبعاً نفرت اور ذکر الٰہی اور فکر آخرت کا جذبہ صادقہ تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عالم شباب پر فائز ہونے تک آپ نے علوم کتاب وسنت (تفسیر، حدیث اور فقہ) اور جملہ علوم و فنون خادمہ وغیرہ میں مہارت و کمال حاصل کر لیا۔ (ذٰلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشآء)

سلسلہ درس اور وعظ و تبلیغ علوم و فنون میں مہارت تامہ کے پیش نظر آپ کو وسیع پیمانہ پر درس و تبلیغ کا خیال ہوا تو رب الارباب اور مسبب الاسباب عز وجل نے علماء و فقہاء کے قلوب واذہان میں یہ خیال پیدا کر دیا کہ مدرسہ نظامیہ کے ایسے مرکزی دارالعلوم کی مسند شیخ الحدیث اور صدر مدرس مودبانہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی جائے۔ چنانچہ آپ نے علماء و فقہاء کی پیشکش کو قبول کرتے ہوئے صبح و شام کے مختلف و مقررہ اوقات میں باقاعدگی سے تفسیر و حدیث، اصول، فقہ، نحو اور اختلاف مذاہب اربعہ اور دوسرے فقہاء مذاہب پر درس شروع فرمایا۔ ظہر کے بعد علم تجوید کا درس دیتے، اور قرآن مجید کی تلاوت اس انداز سے فرماتے کہ سامعین پر وجد طاری ہوتا۔ (شعرانی)

اور سلسلہ درس کے ساتھ ہی آپ نے مستقل طور سے سلسلہ تقریر و وعظ بھی شروع کر دیا۔ لحن داؤدی اور عرفان میں ڈوبے ہوئے الفاظ سامعین کی رشد و ہدایت کے موجب ہوئے۔ جس کی شہرت عراق سے گذر کر عالم اسلام پر منتہی ہوئی مختصراً یہ کہ آپ کے علمی فیض اور فیوض معرفت الٰہیہ سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔ چنانچہ علامہ ابن رجب نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبقات میں آپ کے ترجمہ کی ذیل میں بالکل واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ عالم اسلام میں علم وعمل زہد وتقویٰ، شتیت وللہیت، شہرت وفضیلت، کشف وکرامات، قبولیت دعا مال ودولت اور اولاد وغیرہ کے اعتبار سے آپ کی مثال ونظیر پائی نہیں گئی۔ علوم معرفت الٰہی اور عبادت گذاری وخلوت سے آپ کو چونکہ انتہائی شغف تھا بالآخر یہی رنگ وجذبہ غالب آیا۔ اور آخری عمر اسی شوق وجذبہ میں گذری گویا کہ آپ الذین اٰمنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب کا مصداق ہو رہے۔

آپ کی بیویاں اور اولاد

تذکرہ نویسوں نے پورے وثوق سے لکھا ہے کہ آپ کی چار بیویاں تھیں اور ان سے آپ کے ستائیس فرزند اور اٹھارہ لڑکیاں ہوئیں۔ اور بفضلہ اُن میں کا ہر ایک اپنی اپنی جگہ نیک وصالح تھا

آپ کے تلامذہ

امام الاولیاء اور شیخ العصر وفقیہ زمانہ نے ایک عرصہ تک مدرسہ نظامیہ ایسے مرکزی دار العلوم میں درس دیا جس سے ان گنت طالبان علوم کتاب وسنت نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ مگر افسوس کہ سوانح نگاروں نے دوسرے تمام گوشوں اور تمام کمالات کو تو ذکر کیا ہے مگر تلامذہ کی فہرست کا کسی کو خیال تک بھی نہیں گذرا۔ البتہ آپ کی علمی شہرت وقبولیت عامہ اور حلقۂ اثر کی وسعتوں کے پیش نظر یہ دعویٰ ضرور کیا جا سکتا ہے کہ آپ کے تلامذہ کی تعداد آیہ شریفہ لا یعلم جنود ربک الا ھو کا مصداق ہے۔

صرف ایک ہی شاگرد

آپ کے ذاتی ذہن کی وسعت اور علمی کمالات اگرچہ آپ کے تلامذہ کی علمی قابلیت اور وسعت معلومات آپ کے کمالات سے ظاہر وثابت ہے تاہم اگر آپ کو تلامذہ کی علمی قابلیت وغیرہ کا جائزہ مطلوب ہو تو صرف ایک ہی بلکہ ادنیٰ ترین یا آخری شاگرد یعنی حضرت العلام امام موفق الدین المعروف ابن قدامہ کا علمی شاہکار بصورت المغنی ملاحظہ فرمائیے۔

المغنی

علامہ ابن قدامہ چونکہ بڑے پیر صاحب کے آخری شاگرد اور آپ کے مذہب ومسلک کے صحیح ترجمان اور علمبردار ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنابریں علامہ موصوف نے المغنی کو اس حسن وخوبی اور کمال غیر جانبدارانہ انداز سے بیان کیا ہے کہ المغنی صحیح معنوں میں اسلامی لائبریریوں کی زینت ہی نہیں بلکہ فقہ اسلامی کے تمام گوشوں یعنی فقہ حدیث اور فقہاء مذاہب کے اقوال یا فقہ کو من وعن بیان کرنے والی کتاب ہے۔ کہ ہر فقہی مذہب ومسلک کے علمبردار کے لئے یکساں مفید ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ المغنی اہل علم کے تمام طبقات اور ہر طالب علم اور فقہی مذہب کے لئے ایسی کافی ووافی ہے کہ اس کی موجودگی میں کسی دوسری خاص فقہی کتاب یا اختلاف مذاہب کو بیان کرنے والی کتاب کے مطالعہ کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت سعودیہ کی علم دوستی وفیاضی

ذکر ہو چکا ہے کہ علامہ ابن قدامہ پیران پیرؒ کے آخری زمانہ کے شاگرد اور ان کے مذہب و مسلک کے صحیح مبلغ و ترجمان ہیں اور المغنی علامہ ابن قدامہ کا شاہکار ہے اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔

موجودہ مملکت سعودیہ عربیہ کے بانی و مؤسس سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن المعروف سلطان ابن سعود رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کہ انہوں نے علامہ ابن قدامہؒ کے شاہکار المعروف المغنی کو ہزارہا کی تعداد میں چھپوا کر بموقعہ حج وغیرہ افادہ عوام کے لئے اہل علم کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا ہے جس سے یہ حقیقت مجسم صورت میں کھلکر سامنے آگئی ہے کہ مملکت سعودیہ کے راعی و رعیت کو شاہ جیلانیؒ کے مذہب وعقیدہ سے والہانہ شغف ہے۔ اور یہ لوگ صدق دل سے جیلانی مذہب وعقیدہ کو دنیا میں فروغ دینا چاہتے ہیں۔

غلط فہمی کا ازالہ اگرچہ یہ خارج از موضوع ہے۔ تاہم اطلاع عام اور حقیقت واقعہ سے روشناس کرانے کے لئے مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا ہے کیونکہ غالی قسم کے حلوہ خور اور ان کے تربیت یافتہ عوام کو گمراہ کرنے یا بہکانے بلکہ اصلیت کو چھپانے کے لئے مشہور کر رہے ہیں کہ نجد سعودیہ یا دوسرے لفظوں میں حکومت سعودیہ کا مرکزی علاقہ ریاض و درعیہ وغیرہ وہی نجد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ و فساد اور شر و شیطان کا مرکز اعلان فرماتے ہوئے اس کے لئے خیر و برکت کی دعا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط پروپگنڈا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خلاف واقعہ ہے اس لئے کہ نجد دراصل لغت عرب میں سطح مرتفع کو کہا جاتا ہے جسے ہماری زبان میں اوتاڑ کہتے ہیں۔ چونکہ ہر ملک وخطہ ارض میں اوتاڑ اور ہتھاڑ نامی کئی علاقے ہیں۔ بنا بریں ملک عرب میں بھی کم وبیش نو دس علاقے نجد نام (اوتاڑ) سے مشہور ومعروف ہیں چنانچہ ان نجدی علاقوں میں سے نجد عراق اور نجد یمامہ دو معروف نجد ہیں۔ اور یہ دونوں اپنے محل وقوع کے اعتبار سے بالکل مختلف الگ تھلگ اور جدا جدا ہیں۔ چنانچہ نجد یمامہ اپنے محل وقوع کے لحاظ سے حجاز (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) اور یمن کے درمیان واقع ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ نجد یمامہ یمن وحجاز کے درمیان واقع ہونے کی حیثیت سے حجاز ویمن کی دعاؤں سے برابر کا مستفیض وحصہ دار ہے۔ اور نجد یمامہ دراصل وہی نجد ہے جو عہد حاضرہ میں نجد سعودیہ یا نجد وہابیہ کے نام سے شہرہ آفاق ہے۔

اس کے برعکس نجد عراق وہ منحوس علاقہ ہے جو مدینہ منورہ سے مشرقی جانب یعنی ایران کی طرف واقع ہے۔ اور کوفہ، بصرہ، بغداد اس کے مشہور شہر ہیں اور احادیث کے مصرح الفاظ راس الکفر قبل المشرق بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مشرق یا علاقہ عراق کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے پے در پے تین مرتبہ یہ فرمانا کہ "فتنہ وفسادات کا منبع اسی طرف ہے" اس پر شاہد ہیں کہ شر وفتنہ اور شیطنت اور گمراہی کے بے پناہ طوفانی سیلاب علاقہ عراق ہی سے برپا ہوں گے۔ اور اسی نجد یعنی نجد عراق کے لئے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائے خیر فرمانے سے انکار فرمایا ہے چنانچہ احادیث کے الفاظ اس پر شاہد ہیں۔

نہ صرف یہی بلکہ تاریخ گواہ اور حادثات وواقعات مجسم ثبوت ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جس قدر بھی ہلاکت آفرین اور ہولناک فتنے اور فسادات برپا ہوئے۔ ان کا مرکز ومنبع علاقہ عراق یا کوفہ بصرہ اور بغداد وغیرہ شہر ہی ہیں۔ گویا شہادت عثمان رضی اللہ عنہ ایسے ابتدائی فتنہ اور خوارج کی ہلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفرین لڑائیاں، روافض اور دوسرے تمام گمراہ فرقوں کا مرکز بھی کوفہ بصرہ اور بغداد ہی ہیں۔ بلکہ واقعہ کربلا سے لے کر ۱۹۱۴ء سلطنت عثمانیہ (ٹرکی) کی بربادی کے فتنوں تک کی ابتدا عراق ہی سے ہوتی چلی آرہی ہے۔ حتیٰ کہ حدیث کے مصرح الفاظ بتا رہے ہیں کہ فتنہ دجال کا ظہور بھی خود عراق ہی سے ہوگا۔ مختصراً یہ کہ فتنہ و فسادات کا مرکز و منبع نجد عراق یعنی کوفہ بصرہ وغیرہ ہی ہے۔ اور نجد وہابیہ یعنی نجد یمامہ یا نجد یمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کی برکت سے حرمین الشریفین کی جاروب کشی اور مثالی توسیع تعمیر حجاج کی خدمت اور امن وسلامتی کے اعتبار سے خلافت راشدہ کی یاد کو تازہ کر رہا ہے بلکہ سیم وزر کی فراوانی و دولت سے دنیا کی سرمایہ دار حکومتوں میں شمار ہو رہا ہے۔ ربّ زد فزد۔

نوٹ:۔ اگر علاقہ عرب کے نجدی علاقوں کی فہرست اور نجد فتنہ کی حدیث شارحین حدیث اور تاریخ وجغرافیہ سے متفقہ شہادت اور نجد فتنہ سے اٹھنے والے تمام فتنوں کی تفصیل وتشریح اور واقعات وشواہد مطلوب ہوں تو دارالاشاعت اشرفیہ کا شائع کردہ رسالہ "اکمل البیان فی شرح حدیث نجد قرن الشیطان"، ملاحظہ فرمایئے۔

تبحر علمی کی صرف ایک مثال

بات چل نکلی اور کہاں سے کہاں رستے تک جا پہنچی۔ لہٰذا اب مدعا و مقصد سنیئے بڑے پیر صاحب کے علمی کمالات یا وسعت معلومات وتبحر کی صرف ایک ہی مثال سنیئے۔

بڑے پیر صاحب کے ہمعصر مشاہیر علماء رحمۃ اللہ علیہم نے آپ کے علمی سمندر کا جائزہ لینے کی غرض سے متفقہ طور ایک سو ادق علمی سوالات مرتب کئے۔ اور ایک ایک سوال باہم تقسیم کرتے ہوئے آپ کی خلوت گاہ کے دروازہ پر حاضر ہوکر مسائل سمجھنے کا مطالبہ کیا۔ قدرے وقفہ کے بعد آپ اپنے خلوہ (حجرہ) سے باہر تشریف فرما ہوئے۔ تو ناگہاں آپ کے سینہ مبارک سے نور کا ایک ایسا شعلہ چمکا کہ سب کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ پس جب حسب معمول آپ نے کرسی پر کھڑے ہو کر تقریر شروع کی تو انداز تقریر اس درجہ وسیع، جاذب ودلکش اور پُراز معلومات تھا کہ ہر سائل کو یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ آپ کی تقریر میرے سوال کا تسلی بخش جواب ہے۔ چنانچہ خاتمے کے بعد آپ سے رخصت ہوئے اور ہر ایک آپ کے علمی تبحر کا اعتراف کرتے ہوا یہی کہہ رہا تھا کہ آپ کا علم واقعی مثالی اور سمجھانے و ذہن نشین کرانے کا طرز بالکل اچھوتا ہے۔ اور انداز تقریر انتہائی جاذب و مؤثر اور عوام و خواص کے علم میں اضافہ اور نور ایمان کو جلا دینے کا موجب ہے۔ (رحمۃ اللہ علیہ)

؎ بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از عزو جاہ و مال منال

آپ کی مصنفات

ابتدا میں پیغام جیلانی کا ماخذ و سند کا ذکر ہو چکا ہے کہ غنیۃ الطالبین آپ کی خود نوشت مخصوص ترین مرتبہ کتاب ہے جو کہ آپ کے مذہب و عقیدہ اور علم و عمل کی صحیح ترجمان ہے اس کے علاوہ فتوح الغیب وغیرہ آپ کی مجالس و وعظ و کلام کا مجموعہ یا آپ کے ملفوظات کا نچوڑ ہے۔

جذبہ اتباع سنّت

پیران پیرؒ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے کس قدر محبت و شغف ہے اور عامۃ المسلمین و عقیدتمندوں کو آپ نے کس زور اور تاکید سے اتباع سنت کی ہدایت اور وصیت فرمائی اس کا ادنیٰ ترین نمونہ درج ذیل ہے۔

امام شعرانی طبقات الکبریٰ میں آپ کے حالات بیان اور اقوال و وصایا نقل کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

پیران پیرؒ اکثر و بیشتر بتاکید اکید فرمایا کرتے۔

اذا وجدت فی قلبک
بغض شخص اوحبہ
فاعرض افعالہ علی
الکتاب والسنۃ فان
کانت محبوبۃ فیہا
فاحبہ وان کانت
مکروھۃ فاکرھہ

اے مسلمان! (مرید صادق) تیرا فرض یہ ہے کہ جب تو اپنے دل میں کسی کی محبت یا کسی سے عداوت پائے یا محسوس کرے تو فوراً اُسکے اعمال و کردار کو کتاب و سنت کے معیار پر لگا یا کس کر دیکھ۔ پس اگر تو اس کے اعمال کتاب و سنت کے معیار پر صحیح ہیں تو اس سے ضرور محبت کر، اور اگر اس کے افعال کتاب و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئلا تحبه بهواك وتبغضه بهواك

قال اللہ تعالیٰ

ولا تتبع الهوٰى فيضلك عن سبيل اللہ و لا تهجر الا اللہ۔

سُنّت کے موافق نہیں بلکہ مخالف ہیں تو اس سے کلیۃً دُور و نفور رہ ۔ اگر تو نے کتاب و سنت کے معیار پر پرکھنے اور دیکھنے کے بغیر کسی سے دوستی یا عداوت استوار کر لی تو سمجھ لے کہ تو خواہش نفسانی کا بندہ ہے اور تیری خواہش یقیناً تجھے صراط مستقیم سے گمراہ کر کے بدراہ کر دے گی۔ لہٰذا اگر تجھے دونوں جہاں کی سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رضا و بخشش مطلوب ہے تو پھر اس کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ تیری دوستی اور دشمنی صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور سُنّت پر ہی مبنی ہو۔

فتوح الغیب کے اکتیس[۳۱]ویں مقالہ میں یہی قول پوری شرح و بسط سے منقول ہے۔ ملاحظہ ہو حاشیہ غنیہ ص۲۰۲

فائدہ

پیران پیر نے کتاب و سُنّت کو دوستی و دشمنی کا معیار اعلان فرما کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ماں باپ اور اولاد حتیٰ کہ خویش و اقربا یا حاکم و محکوم سے اس لئے محبت نہ کر کہ ان سے تجھے رشتہ داری یا راعی و رعیت کے تعلقات ہیں بلکہ تیری رشتہ داری اور دوستی کی بنیاد خالق کی محبت و رضا پر مبنی چاہیئے۔ یعنی اگر تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں تو پھر کھلے دل ان سے محبت کر اور اگر یہ خدا کے نافرمان ہیں تو پھر تو بھی کھلم کھلا ان سے بغاوت و عداوت کر۔ پس مسلمان کے دل میں اگر یہ جذبہ پیدا ہو جائے جو بڑے پیر صاحب چاہتے ہیں تو یقیناً وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہے اور جس کے دل میں یہ جذبہ نہیں اگرچہ وہ حافظِ قرآن، مسجد نبوی بلکہ بیت اللہ شریف کا شب زندہ دار اور صائم الدہر کیوں نہ ہو اس کا ایمان و اسلام رسمی و رواجی بلکہ خطرہ میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفتح الربانی

بڑے پیر صاحب علیہ الرحمتہ کا ناطق فیصلہ الفتح الربانی میں یوں منقول ہے۔

والزم ما جاء به الرسول وهو الكتاب والسنة فان تركها تزندق ومن ربقة الاسلام مرق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو پیغام ہدایت و رشد لائے ہیں ہمیشہ اور ہر حال اسے ہی لازم پکڑ اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور سنت یا حدیث ہی ہے۔ پس اگر تو نے کتاب و سنت سے ایک ذرہ بھی روگردانی کی تو یقیناً تو زندیق (بدترین گمراہ) ہو جائے گا۔ اور جو کوئی زندیق ہو گیا وہ دائرہ اسلام سے نکل گیا۔

مزید سنیئے

الفتح الربانی صفحہ ۵۴ میں آپ کا ایک خاص فرمان یوں ہی مرقوم ہے۔

حك الجميع اليك الكتاب والسنة وافقهما والا رجع عنه.

زندگی میں پیش آنے والے ہر حال و امر کو قرآن و حدیث پر پیش کر۔ اگر موافق ہو تو قبول و معمول کر ورنہ اس کو چھوڑ کر اس سے دور بھاگ جا۔

غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۹۲

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اصل شاہراہ اسلام یا مذہب حق کی ہدایت و راہنمائی فرماتے ہوئے غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۹۲ میں رقمطراز ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد فتنہ و فساد یا افتراق اُمت و اختلاف مذاہب کا ذکر فرماتے ہوئے بتاکید اکید فرمایا۔

فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين من

اے مسلمانوں! جب امت میں مذہبی اختلاف و جھگڑے پیدا ہو جائیں تو اس حال میں تمہارا فرض یہ ہے کہ میری سُنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعدی تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدث بدعۃ و کل بدعۃ ضلالۃ ۔

ثابتہ اور خلافت راشدہ کے متفقہ تعامل پر انتہائی مضبوطی سے کاربند رہتے ہوئے نئے نئے مذاہب، فتنوں اور بدعات سے کلیۃً دُور و نفور رہو۔ کیونکہ ہر بدعت یا وہ امر جو عہد صحابہ کے بعد کا پیدا شدہ ہے وہ کھلم کھلا گمراہی ہے۔

سب سے بڑا فتنہ و گمراہی

پیران پیرؒ اتباعِ سُنّت کی تاکید فرماتے اور خلاف سنت سے منع کرتے اور انتہائی سختی سے روکتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفترق امتی علی ثلاثۃ وسبعون فرقۃ اعظمہا فتنۃ علی امتی الذین یقیسون الامور برأیہم۔ الحدیث

(غنیۃ ص ۱۹۰)

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جب امت میں مذہب کے نام سے اختلاف اور جھگڑے یا فرقہ بندی شروع ہوگئی اگرچہ اس حال میں بہتر فرقے اصلی اسلام سے گمراہ ہو جائیں گے ان میں سب سے بڑا اور خطرناک فتنہ ان لوگوں یا ان اہل مذہب کا ہوگا جو مسائل دین کو رائے قیاس پر مبنی قرار دیں گے۔"

فائدہ بڑے پیر صاحبؒ کے اس مصرح بیان اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح فرمان سے روز روشن سے بھی بڑھ کر عیاں ہے کہ جملہ گمراہ فرقوں میں سے اہل الرائے کا مذہب یا فرقہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ مہلک اور خطرناک ہوگا۔

(عیاذ ناا للہ ثم عیاذ نا اللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام صرف کتاب وسنّت ہی کو بناؤ

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ عامۃ المسلمین کی خیر خواہی اور رہتی دنیا تک کے عقیدت مندوں کی راہنمائی و دستگیری کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں کہ چونکہ مسلمانوں میں باہمی اختلاف اور مذہب کے نام سے مختلف مذاہب اور فرقے ہو چکے ہیں اور ہر فرقہ و مذہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کے امام و مقتدار کے نام سے منسوب ہوتے ہوئے اپنے امام اور اپنے مذہب کے علماء و فقہاء کے اقوال و فتاویٰ ہی کو واجب الاتباع مانتے ہیں۔ لہٰذا طالبان حق یا اصل اسلام کی تلاش و جستجو کرنے اور اس کی پابندی لازم پکڑنے والوں کا اولین فرض ہے کہ تمام مذاہب و فرقوں اور اختلافی مسائل سے بالاتر اور بالکل الگ تھلگ رہتے ہوئے صرف قرآن وحدیث اور تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم ہی کو اپنا مخصوص امام و مقتدا یقین کرتے ہوئے ہر حال کتاب و سنت ہی پر عمل پیرا ہوں۔ چنانچہ آپ کے مصرح الفاظ یہ ہیں۔

فانظر لنفسك نظر رحم وشفقة واختر لها خير الفبيلتين وافردتها عن اقران السوء من شياطين الانس والجن واجعل الكتب والسنة اماملك وانظر فيها بتامل وتدبر واعمل بها ولاتغتر بالقال والقيل والهوس قال الله وما اتاكم الرسول فخذوه ومانهكم عنه فانتهوا واتقوا الله ولا تخالفوه فتتركوا العمل بما جاء و تختترعوا لانفسكم عملا وعبادة كما قال في حق قوم ضلوا عن السبيل . الخ

(فتوح الغيب حاشيہ غنية ص ۷۸۹)

اپنے نفس پر رحم و شفقت کرتے ہوئے دنیا کے نیک اور بُرے دونوں گروہوں میں سے اپنے لئے نیک ترین گروہ کو پسند کر اور بُرے گروہ کے جن و انسان سے دُور و نفور رہتا ہوا قرآن وحدیث ہی کو اپنا امام و مقتدا قرار دے کہ ہمیشہ و ہر حال ان دونوں کا غور و تدبر سے مطالعہ کرتا اور ان کی پابندی (قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہونے) کو لازم پکڑ۔ ان کے علاوہ کسی دوسرے کے قول و عمل اور اپنی خواہش و مرضی کی ہرگز ہرگز اور بالکل پیروی نہ کر۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پوری صراحت سے اعلان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے کہ جو چیز (حکم) تم کو رسول دیوے اس کو انتہائی مضبوطی سے پکڑ و۔ اور ہر ممکن کوشش سے اس پر عامل و پابند رہو۔ اور جس شے سے منع کر دے اس سے کلیۃً دست بردار اور دُور ونفور رہو۔ اور ہر حال و ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ یعنی اگر تم نے صدق دل سے رسولؐ کی اطاعت نہ کی تو یقیناً تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کا ارتکاب کرتے ہوئے اپنے لئے نئے نئے اعمال اور طریق عبادت اختراع و ایجاد کر کے اس گمراہ قوم کی طرح گمراہ ہو جاؤ گے جس کے گمراہ ہونے کا اعلان اللہ تبارک وتعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے۔

محبت الٰہی کا واحد ذریعہ اطاعت رسولؐ ہی ہے

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صرف مذکورہ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مکمل تشریح و وضاحت کے لئے مزید فرماتے ہیں :-

ثم قال قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ فبیّن ان طریق المحبۃ اتباعہ قولًا وفعلًا

ص ۹۳

اللہ تعالیٰ نے انتہائی تاکید و مکمل تشریح سے اعلان فرمایا ہے کہ اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہتی دنیا تک کی انسانی آبادی کے لئے اعلان کر دو۔ کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت (دوستی) پیدا کرنے کے خواہشمند ہو تو اس کا واحد ذریعہ صرف یہی اور یہی ہے کہ تم صدقِ دل اور انتہائی کوشش سے ہماری اطاعت کرو۔ لہذا اللہ تعالیٰ تمہیں خود بخود دوست بنا لے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت و دوستی کا مخصوص ذریعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم وعمل کی اطاعت ہی کو قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری وقطعی فیصلہ

مذکورہ کو ذہن نشین رکھتے ہوئے پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا آخری وفیصلہ کن اعلان بھی غور اور توجہ سے سنتے ہی چلئے :-

قال النبیؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فہو ردٌّ۔ ھذا یعم الرزق والاعمال والاقوال لیس لنا نبیٌّ غیرہٗ فنتبعہ ولا کتاب غیر القرآن فنعمل بہ فلا تخرج عنہما فتھلک فیضلک ھواک والشیطان قال اللہ تعالیٰ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل غیر مبہم اور واضح لفظوں میں اعلان فرمایا ہے کہ جو کوئی ایسا عمل کرے کہ وہ ہمارے قول وعمل سے ثابت نہیں پس وہ عمل اور عامل دونوں مردود (کھلم کھلا بدعت اور بدعتی) ہیں۔

ھذا یعم بڑے پیر صاحب رح مذکورہ حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے آگاہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان جملہ طریقہائے رزق (محنت مزدوری اور تمام قسم کے کاروبار) اور تمام اعمال اور طریق گفتگو پر حاوی ہے۔ یعنی ہر امر میں سنت اور بدعت کا حکم جاری ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا ہمارا کوئی دوسرا نبی نہیں جس کی اطاعت ہم پر فرض ہو۔ اور نہ ہی قرآن مجید کے علاوہ ہمارے لئے کوئی ایسی دوسری کتاب ہے کہ جس پر عمل پیرا ہونے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ لہذا قرآن وحدیث کی اطاعت کو ضروری بلکہ فرض سمجھو اور ان دونوں کی اطاعت سے کسی حال میں بھی اپنے کو آزاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولا تتبع الھوای فیضلك عن سبیل اللہ۔ (ص۴۹۷)

مت سمجھ بلکہ قرآن وحدیث کی اطاعت میں اگر ایک ذرہ بھر بھی کوتاہی کرے گا تو شیطان مردود کا آلہ کار بن کر ہلاک و گمراہ ہو جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بالکل واضح اعلان فرمادیا ہے کہ ولا تتبع الھوٰی فیضلّك عن سبیل اللہ۔

مرید صادق کا دستور العمل

پیران پیر علیہ الرحمۃ مرید صادق کا طریق کار بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

فیعمل بما فی الکتب والسنۃ و یصم عما سوی ذالك۔ (غنیہ ص۸۲۵)

قرآن مجید اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انتہائی مضبوطی اور آخری کوشش سے عامل اور کاربند ہونا مرید صادق کا دستور ہے۔ اور قرآن وحدیث کے علاوہ کسی دوسرے کے قول وفتوی سننے سے وہ قطعی طور پر بیزار اور بالکل بہرہ (کسی غیر کی اطاعت تو کیا سنتا ہی نہیں)

ضروری گذارش

اگرچہ مزید دلائل وشواہد ذکر کئے جا سکتے ہیں۔ مگر بمصداق عقل مند کے لئے اشارہ کافی ہے۔ پر اکتفا کرتے ہوئے مریدی کا دم بھرنے والے دوستوں سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ اپنی محبت وعقیدت کا عملی مظاہرہ پیش کریں۔

یعنی بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذہب ومسلک کو قبول اور معمول کرتے ہوئے جملہ مذاہب وعقائد اور بدعات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دست بردار ہو جائیں

؎

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم یا سراسر سنگ ہو جا

تاریخ التقلید

۱۔ تقلید نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور وحی الٰہی کا رستہ کیسے روکا؟ (۲) شخصیت پرستی نے کیوں کر فروغ پکڑا؟ (۳) کتاب و سنت کو کیسے بے یار و مددگار چھوڑا؟ (۴) ائمہ دین کے نام پر احادیث پاک کا کتنا خون کیا؟ (۵) مختلف ادوار میں کیا کیا جیسی رنگ بدلے (۶) مسلمانوں کو کیا کیا ضرر و نقصان عظیم پہنچائے۔ یہ ساری داستان آپ کو اس کتاب میں ملے گی۔

نیز ۱۔ ائمہ دین۔ بزرگان امت اور مجددین ذاتی طور پر کس مسلک پر گامزن رہے (۲) تقلید کے عہد میں اصل اسلام کا حامل کون گروہ رہا ہے اور قیامت تک رہے گا (۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس گروہ کے متعلق بشارتیں دعائیں اور تاقیامت باقی رہنے کے اعلانات غرضیکہ اپنے موضوع میں انتہائی عجیب و غریب اور دلچسپ کتاب ہے۔ کتاب و سنت سے براہ راست رابطہ رکھنے کا ذوق بخشتی ہے اور تقلید و بدعت کا پورا پورا تعارف عطا کرتی ہے۔

سفید کاغذ ساڑھے چار روپے — نیوز تین روپے

دار الاشاعت اشرفیہ سندھو بلوکی ضلع لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعت اور بدعتیوں سے نفرت وبیزاری

امام الاولیاء کا جذبہ اتباع سنت اور سنت کو والہانہ انداز سے قبول کرنے کی تاکیدی ہدایات اور آخری وصیت ملاحظہ فرمانے کے بعد اب بدعت اور بدعتیوں سے بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عداوت، نفرت، بیزاری اور بغض وعناد۔ اور بدعت کی عام فہم اور موٹی پہچان (نشانی) پھر بدعت اور بدعتیوں کے مردود اور ملعون ہونے اور ان سے مکمل بائیکاٹ بلکہ بدعتیوں سے بغض وعناد رکھنے کو ایمان کی علامت اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور بخشش ورحمت کا موجب ہونے کے متعلق آپ کا واضح اعلان بھی سنتے ہی چلیے۔

پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم یعنی ہدایات اور عملی زندگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو بدعت اور بدعتی سے اس درجہ بغض، عداوت اور نفرت ہے کہ دُنیا بھر کی دوسری کسی شے سے شاید ہی ہو۔ بلکہ بدعت اور بدعتی سے آپ کو اس درجہ گھن اور بدبُو آتی ہے کہ گلے سڑے مُردار اور مُردار خور جانوروں سے بھی نہ آتی ہوگی۔ چنانچہ عامۃ المسلمین اور مریدان صادق کو بدعت اور بدعتی سے دُور رہنے کی تاکید اکید اور ہدایت ووصیت فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

والاولیٰ للعاقل المؤمن الکیس ان یتبع ولا یبتدع ولا یغالی ویعمق ویتکلف لئلا یضل و

عقلمند، ہوشیار مومن کو ہمیشہ وہر حال خالص کتاب وسنت اور تعامل صحابہ رضہ کی اطاعت وپیروی کرنی اور بدعت سے دُور رہنا چاہیے۔ تاکہ غلو یعنی افراط و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یزل فیہ ھلک۔
(غنیہ ص ۱۸۰)

تفریط کے مہلک و خطرناک راستوں سے محفوظ رہ سکے اور جہنم رسید نہ ہونے پائے۔

سُنّت اور بدعت کا واضح فرق

سنت کی کھلم کھلا پہنچان اور بدعت کی واضح علامت اور عام فہم و موٹی نشانی بیان کرتے ہوئے بڑے پیر صاحب رقمطراز ہیں۔

ان القراٰن اذا لم ینطق بشیٔ ولم یرو فی السنۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شیٔ وانقرض عصر الصحابۃ ولم ینقل احد منھم قولاً فالکلام فیہ بدعۃ وحدث۔
(غنیہ ص ۱۴۴)

جو امر (مسئلہ) قرآن مجید سے ثابت نہیں اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا کچھ ثبوت میسر ہے اور نہ ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کے متفقہ تعامل یا کسی ایک صحابیؓ اور تابعیؒ سے اس کے متعلق کوئی قول و فتویٰ ملتا ہو۔ پس یہی شے بدعت اور حادث امر ہے۔ لہٰذا اس کے متعلق کسی طرح کی گفتگو کرنا بھی بدعت ہی ہے۔

مزید وضاحت

مذکورہ فرمان کی مکمل تشریحات و وضاحت کے لئے آگے چلکر پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے معروف صحابی سے سنت و بدعت کا مخصوص ترین معیار یعنی سنت و بدعت کی حدّ فاصل اور عام فہم پہچان بلکہ موٹی علامت یا نشانی نقل کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشہور عام وعظ یوں نقل (روایت) کیا ہے۔

ایک روز نماز صبح کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا مؤثر و بلیغ وعظ فرمایا کہ پوری مجلس زار و قطار رو رہی تھی۔ اور مجلس کے دل خوف سے تڑپ اٹھے۔ جل (بدن کے رونگٹے مارے دہشت کے کھڑے ہو رہے تھے۔ پس اس حال میں ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے انتہائی سہمے ہوئے عرض کیا۔ حضورؐ! آپؐ کا یہ وعظ (تقریر) تو بس آخری وعظ معلوم ہوتا ہے۔ جواباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُنو سُنو اور یاد رکھو ہم تمہیں انتہائی تاکیدی وصیت کرتے ہیں۔

علیکم بتقوی
الله والسمع
والطاعة وان
کان عبدًا
حبشیاً فانه
من یعش
من بعدی
یری اختلافاً
کثیراً۔
فعلیکم
بسنتی وسنة
الخلفاء
الراشدین
المهدیین
من بعدی
تمسکوا
بها وعضوا
علیها
بالنواجذ
وایاکم
ومحدثات
الامور

کہ ہمیشہ اور ہر حال اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو
اور سمع و اطاعت یا فرمانبرداری کو اس
درجہ لازم بلکہ فرض سمجھو کہ اگر حبشی غلام بھی
بحیثیت امیر کوئی حکم صادر کرے تو کوئی حیلہ
بہانہ اور چون و چرا مت کریں۔ ہم تمہیں
یقین دلاتے ہوئے خبر دیتے (آگاہ کرتے)
ہیں کہ ہمارے دنیا سے رخصت ہونے
(ہماری وفات) کے بعد آپ صاحبان سے
اگر کوئی زندہ رہا تو بلا مبالغہ وہ بہت
زیادہ سیاسی و ملکی اور مذہب و شریعت
کے نام سے اختلاف و جھگڑے اور
فتنے و فسادات برپا ہوتے دیکھے گا۔
لہذا اس عہد و فتنہ (جھگڑے و فساد اور
مذہبی اختلافات) کے متعلق ہماری بالکل
آخری ہدایت اور انتہائی تاکیدی وصیت
یہ ہے کہ تمام ملکی و سیاسی جھگڑوں اور
جملہ مذہبی اختلافات سے دور رہتے ہوئے
ہر حال میں ہماری سنت کی اطاعت و
فرمانبرداری اور پابندی لازم پکڑو۔ اور
جہاں اور جس امر میں ہمارا قول و عمل
(اسوۂ حسنہ) میسر نہ ہو وہاں ہمارے
خلفاء راشدین کی سنت یا تعامل صحابہ رضہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فان کل محدث بدعة وکل بدعة ضلالة۔ (غنیہ ص ۱۹۲)

کو اس درجہ انتہائی احتیاط اور مضبوطی سے لازم پکڑو جیسا کہ کوئی شے نواجذ (داڑھوں) سے مضبوط پکڑی جاتی ہے۔ کیونکہ ہمارے بعد ہمارے خلفائے راشدین کی سنت ہی اسلام کی اصل اور صحیح شاہراہ ہے۔
سنو اور یاد رکھو بلکہ اپنے دل و دماغ میں نقش کر لو۔ کہ دین و دنیا کے جملہ امور شرعیہ میں ہر نئی شے (بات) بدعت ہے اور ہر بدعت کھلم کھلا گمراہی ہے۔

بدعت اور بدعتی مردود ہیں۔

اگرچہ یہ متفق علیہ حدیث ہے مگر تبرکاً بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قلم سے ملاحظہ فرمائیے۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالکل غیر مبہم اور واضح لفظوں میں اعلان فرمایا کہ ہر وہ عمل جو ہمارے حکم وعمل سے ثابت نہیں وہ باطل و مردود یا کھلم کھلا بدعت و گمراہی ہے۔

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ

ھذا یعم الرزق والاعمال والاقوال۔ (فتوح الغیب حاشیہ غنیہ ص ۴۹)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان رزق کے جملہ طرق (تمام طریقہائے محنت مزدوری اور کسب) اور قول وعمل یعنی انسانی زندگی کی جملہ ضرورتوں اور تمام شعبوں کو حاوی ہے

الراشد
بدعت
فرز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا مقصد و مطلب یہ ہے کہ زندگی کے تمام امور میں بہر حال قرآن و حدیث اور تعامل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سامنے رکھنا چاہیئے اور ان کی پوری کوشش سے اتباع و پابندی کرنا ضروری ہے۔

اہل السنت والجماعت کا صحیح معیار

سنت و بدعت میں امتیازی فرق بیان کرتے ہوئے بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہل السنت والجماعت کا مفہوم و منشا اور خصوصی معیار جس وضاحت سے بیان فرمایا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہمیشہ و بہر حال سامنے رکھنے کی غرض سے دل و دماغ کی لوح پر نقش کر لیا جائے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

فعلی المؤمن اتباع السنة والجماعة فالسنة ما سنه رسول الله صلی الله علیه وسلم والجماعة ما اتفق علیه اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فی خلافة الائمة الاربعة الخلفاء الراشدین المهدیین رح (ص ۱۸۰)	مومن صادق پر واجب ہے کہ سنت اور جماعت کی پیروی کو لازم پکڑے۔ پس سنت تو وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و عمل سے ثابت ہے اور جماعت سے مراد وہ طریق یا دستور العمل ہے جو چاروں آئمہ صادق یعنی خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے عہد خلافت میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بالاتفاق قبول و معمول فرمایا گویا کہ جو طریق سنت اور تعامل صحابہ کے خلاف ہے وہ بدعت اور اس کا عامل و پابند بدعتی ہے۔

بدعتیوں سے بائیکاٹ رکھو

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قلم و زبان سے سنت و بدعت کا واضح فرق و امتیاز یا اصح الصحیح معیار معلوم کرنے کے بعد اب بدعتیوں سے مکمل عدم تعاون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تاکیدی ہدایت اور آخری حکم بھی ایک نظر ملاحظہ فرما یئے۔ پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ پورے جوش سے لکھتے ہیں۔

وان لا یکاثر اھل البدع ولا یبدانھم ولا یسلم علیھم لان امامنا احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ قال من سلم علی صاحب بدعۃ فقد احبہ لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم افشوا السلام بینکم تحابوا" ولا یجالسھم ولا یقرب منھم ولا یھنئھم فی الاعیاد و اوقات السرور ولا یصلی علیھم اذا ماتوا و

یعنی اہل بدعت سے اس درجہ بغض و عداوت رکھو اور ان سے دُور رہنے کی کوشش کرو۔ کہ مسئلہ مسائل سمجھنے سمجھانے تک میں ان سے بحث و مناظرہ بھی نہ کرو بلکہ عوام اہل السنت کی طرح ان سے السلام علیکم بھی مت کہو۔ کیونکہ ہمارے امام یعنی امام السنہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ بدعتیوں سے السلام علیکم کہنا ان سے محبت و دوستی کا مترادف ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہم السلام علیکم کہنے کو محبت میں زیادتی و اضافہ کا موجب قرار دیا ہے۔ چنانچہ حدیث کے مصرح الفاظ یہ ہیں" افشوا السلام بینکم تحابوا"

جس کثرت سے تم آپس میں السلام علیکم کو فروغ دوگے اسی قدر تمہاری باہمی دوستی ومحبت میں اضافہ ہوگا۔ بنابریں نہ ہی تو اہل بدعت کی مجالس وعظ وغیرہ میں شرکت کرو۔ اور نہ ہی ان سے دوستی و راہ و رسم پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ بلکہ عید اور خوشی وغیرہ کی تقریبات میں بدعتیوں کو مبارک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا يترحم
اذا ذكروا
بل يبا ينهم
ويعاديهم
في الله عز وجل
معتقداً ابطلان
مذهب اهل البدعة
محتسباً بذلك
الثواب الجزيل
والاجر الكثير
وروي عن النبي
صلى الله عليه وسلم
انه قال من نظر
الى صاحب بدعة
بغضاً له في الله
ملأ الله قلبه
امناً وايماناً
ومن انتهر

قطعاً نہ کہو حتیٰ کہ بدعتیوں کا جنازہ[1] تک بھی نہ پڑھو اور نہ ہی مرنے کے بعد ان کو "رحمۃ اللہ علیہ" کے لفظوں سے ذکر کرو۔ بلکہ ان کے مذہب وعقیدہ کو باطل اور بالکل غلط سمجھتے اور حصول ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ان سے بغض وعداوت رکھو۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح لفظوں میں فرمایا ہے کہ جس نے اللہ کو خوش رکھنے کے لیئے بدعتی کو بغض وعداوت کی نگاہ سے دیکھا اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے دل کو امن وایمان کی لازوال دولت سے بھرپور کر دیتا ہے۔ اور جو کوئی بدعتیوں کے مذہب کو باطل سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیئے بدعتیوں کو بری نگاہ سے دیکھتا اور ان کو ڈانٹ و جھڑکی دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عوض روز قیامت اس کو حشر اور حساب وکتاب کی مشکلات سے محفوظ رکھے گا۔ نہ صرف یہی

[1] جنازہ تک بھی نہ پڑھو الخ۔ اگرچہ پیر صاحب کی تحریر کے ہوتے ہوئے تصدیق و شہادت کی ضرورت نہیں تاہم اگر امام اہل السنۃ کے مصرح الفاظ مطلوب ہوں تو عقیدۃ السنۃ ص ۵ ملاحظہ فرمایئے۔ "ولا احب الصلوٰۃ خلف اهل البدع ولا الصلوٰۃ علی من مات منهم" نہ ہی تو بدعتی کی اقتدا میں نماز پڑھی جائے اور نہ ہی اس کا جنازہ پڑھنا چاہیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب بدعة
بغضا له في الله
أمنه الله يوم
القيٰمة ومن
استخف بصاحب
بدعة رفعه
الله تعالیٰ في الجنة
مائة درجة
ومن لقيه
بالبشر او بما
يسره فقد
استخف بما
انزل الله تعالیٰ
علیٰ محمد
صلی الله تعالیٰ
عليه وآله وسلم
(غنیہ ص ۱۸۰/۱۸۱)

بلکہ جو شخص بدعتیوں کے عقیدہ کو گمراہ کن
وہلاکت آفرین سمجھ کر اللہ تعالیٰ کو خوش
کرنے کے لئے بدعتیوں کو ذلیل وحقیر
کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ
جنت میں اس کے سو درجے بلند کرتا ہے
اور اس کے برعکس جو کوئی بدعتیوں سے
خندہ پیشانی یا ایسی حرکت وادا سے پیش
آتا ہے کہ اہل بدعت کی حوصلہ افزائی
یا مسرت کا موجب ہو تو سمجھ لو کہ یہ ایسا
بدبخت ہے کہ اس نے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے لاتے ہوئے دین کی
بے حرمتی کی ہے ۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ بدعتیوں
کو خوش کرنے اور ان کی حوصلہ افزائی
کے سامان بہم پہنچانے والے تمام لوگ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے لاتے
ہوئے دین حق کی توہین وتحقیر کرنے والے
ہیں ۔ (عیاذا باللہ ثم عیاذا باللہ)

بدعت اور بدعتی سے محبت حبطِ اعمال کا موجب ہے

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مصرح مذکورہ فرامین کو ذہن نشین رکھتے ہوئے اب بدعتی اور بدعت کے مردود وملعون ہونے اور بدعتی اور بدعت سے محبت کرنے کو حبط اعمال کا موجب ہونے کا مستند اعلان بھی ایک نظر ضرور دیکھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلیئے۔

اہل بدعت کی تحقیر و تذلیل فرماتے ہوئے اہل بدعت سے محبت یا ان کی حوصلہ افزائی کرنے کی وجہ سے حبطِ اعمال کا جس درجہ خطرہ ہے اس کے ثبوت و شہادت کے لئے بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے جلیل القدر صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان یوں نقل فرمایا ہے۔

ابی اللہ عزوجل ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ۔ (ص ۱۸۱)	یعنی اللہ عزوجل بدعتی کا اس وقت تک کوئی بھی عمل قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ اپنی بدعت کو نہ چھوڑ دے۔

مزید تشریح مذکورہ حدیث کی تشریح و توضیح کی غرض سے کبار تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بالکل واضح اور مصرح اقوال یوں لاتے ہیں۔

قال فضیل بن عیاض من احب بدعۃ احبط اللہ عملہ واخرج نور الایمان من قلبہ واذا علم اللہ عزوجل انہ مبغض لصاحب بدعۃ رجوت اللہ تعالیٰ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ۔	حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ بکمال وثوق فرماتے ہیں کہ بدعتیوں سے دلی دوستی رکھنے والوں کے عمل نہ صرف ضائع ہو جاتے ہیں بلکہ اہل بدعت کی محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بدعتیوں کے دوستوں کے قلوب و اذہان سے نور ایمان ہی خارج کر دیتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے بدعتیوں سے بغض و عداوت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ اہل بدعت سے عداوت کی وجہ سے اس کے تمام گناہ بخش کر اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔ اگرچہ اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیک اعمال اتلاف فلیس ہی کیوں نہ ہوں۔

تقویٰ وطہارت

واذا رایت مبتدعًا فی طریق فخذ طریقا اٰخرو قال فضیل ابن عیاض سمعت سفیان بن عیینۃ یقول من یتبع جنازۃ مبتدع لم یزل فی سخط اللہ تعالیٰ حتی یرجع وقد لعن النبی صلعم المبتدع فقال النبی صلعم من احدث حدثًا اواوی محدثًا فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ الصرف والعدل یعنی بالصرف الفریضۃ وبالعدل النافلۃ۔ (ص ۱۸۱)

تقویٰ وطہارت تو یہ ہے کہ بدعتی کو اگر سامنے آتا ہی دیکھ پاؤ تو اس سے نفرت وبغض کی وجہ سے راستہ ہی تبدیل کرلو۔ حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سفیان بن عیینہ ایسے شہرہ آفاق امام حجاز سے اپنے کانوں یہ سنا کہ جو شخص بدعتی کے جنازہ کے ساتھ جاتا ہے گھر واپس لوٹنے تک وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصہ ہی میں رہتا ہے۔ اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھلم کھلا اعلان فرمایا کہ جو شخص کوئی بدعت جاری کرتا ہے یا بدعتی کا ادب واحترام کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام مومنین کی لعنت وپھٹکار ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بدعتی کے فرض اور نوافل تک بھی منظور وقبول نہیں فرماتا۔

بدعتیوں کی مخصوص علامات اور پہچان

بڑے پیر صاحبؒ نے بدعتیوں کی مذمت وبرائی اور اُن سے بغض وعداوت کو موجب رحمت وبخشش اور ثواب ودرجات میں اضافہ اور بلندی کا باعث قرار دینے پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ایک مستقل باب یعنی فصل وعنوان سے بدعتیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مخصوص علامات اور پہچان بھی بالکل غیر مبہم اور کھلم کھلا الفاظ سے اعلان فرماتی ہے۔ چنانچہ غنیہ ص۱۸۲ میں لکھتے ہیں:۔

فصل واعلم ان لاهل البدع علامات يعرفون بها فعلامة اهل البدعة الوقيعة فی اهل الاثر۔

یہ فصل بدعتیوں کی علامات اور پہچان کے بیان میں ہے۔ پس جاننا چاہیئے کہ بدعتیوں کی کچھ مخصوص ترین علامات ہیں جن سے وہ خود بخود ہی پہچانے جاتے ہیں۔ چنانچہ بدعتیوں کی سب سے بڑی پہچان اور خاص الخاص علامت یہ ہے کہ بدعتی اہلحدیث کی برائی بیان کرنے کے عادی اور اہلحدیث پر بہتان طرازی اور ان کو بدنام کرنے کے خوگر ہوتے ہیں۔

بدعتیوں کے غلط الزاموں اور برائی بیان کرنے کا نمونہ

بدعتی لوگ اہلحدیث کو جن برے ناموں سے یاد کرتے اور جس طرح اہلحدیث پر بہتان بازی کرتے ہیں پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی مثال یا نمونہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

فعلامة الزنادقة تسميتهم اهل الاثر بالحشوية و يريدون ابطال الاثار وعلامة القدرية تسميتهم اهل الاثر مجبرة ۱۲

ص ۱۸۲

زندیق بدعتیوں کی عام پہچان یہ ہے کہ یہ اہلحدیث کو حشویہ نام سے بدنام کرتے ہوئے مسئلہ صفات کا انکار و ابطال چاہتے ہیں۔

اور ایسے ہی قدریہ ایسے بدعتی لوگ اہلحدیث کو مجبرہ نام سے بدنام کرکے مسئلہ تقدیر کو جھٹلانے کا ارادہ کرتے ہیں:۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جہمیہ ورافضیوں ایسے بدعتیوں کی بہتان بازی ذکر کرتے ہوئے بطور قول فیصل فرماتے ہیں۔

وكل ذلك عصبية وغياظ لاهل السنة ولا اسم لهم الا اسم واحد وهو اصحاب الحديث ولا يلتصق بهم ما تبهم به اهل البدع كما لم يلتصق بالنبي صلى الله عليه وآله وسلم بتسمية كفار مكة . الخ (غنیہ صـ ۱۸۲)

اہل بدعت جو اہل السنہ کو بُرے بُرے باطل اور بیہودہ ناموں سے بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ان کا ویسے ہی رنج وغصہ اور تعصب ہے جیسا کہ کفار مکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عداوت و دشمنی کی بنا پر ساحر، شاعر، مجنون اور کاہن وغیرہ ناموں سے مطعون و بدنام کرتے۔ پس جیسا کہ کفار مکہ کے باطل ناموں سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس شخصیت ہر طرح وہر حیثیت سے پاک وصاف تھی ویسے ہی اہل بدعت کے برے ناموں یعنی حشویہ ومجبرہ وغیرہ (یا عہد حاضرہ کے وہابی نام) سے اہلحدیث بھی ہر طرح مبرا و منزہ ہیں ان کا تو اللہ تعالیٰ اور تمام اہل اللہ کے نزدیک صرف ایک ہی نام ہے یعنی اہلحدیث۔

خلاصہ کلام بڑے پیر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی قلم حقیقت آشکار سے واضح ہو چکا ہے کہ اصل یا خالص اسلام قرآن وحدیث اور تعامل صحابہ رضؓ یعنی جو عمل یا فعل (کلام اور امر) قرآن وحدیث اور تعامل صحابہ رضؓ سے ثابت نہیں وہ بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے نہ صرف یہ بلکہ بدعت اور اہل بدعت مردود ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ اور تمام اہل ایمان یعنی فرشتوں، جنات، انبیاء، صلحاء اور عامۃ المسلمین کی لعنت و پھٹکار ہے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ مسلمان کو اہل بدعت سے محبت کرنا، یا ان کو مبارکباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا یا کوئی ایسا کام کرنا جس سے بدعتی کی حوصلہ افزائی اور عزت یا بدعت کی ترویج ہو سخت منع بلکہ ایمان و اسلام میں انتہائی نقصان و خسارہ کا موجب اور سراسر گمراہی نہ صرف یہی بلکہ اس کے برعکس اہل بدعت اور بدعت سے نفرت و بیزاری اجر جزیل اور عظیم ترین ثواب اور اللہ کی رحمت و مغفرت اور رضا یا خوشنودی کا موجب ہے۔ دعا ہے کہ اللہ ہم مسلمانوں کو قرآن و حدیث اور تعامل صحابہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور بدعت اور اہل بدعت سے دور و محفوظ رکھے۔

مریدی کا دم بھرنے والو!

اگر تو آپ کو بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور قرآن و حدیث سے سچی و صحیح محبت اور لگاؤ ہے تو ذرا غور کریں اور اپنے داؤں کو ٹٹولو اور دیکھو کہ مروجہ عرس و قوالی۔ تیجے دسویں چالیسویں جمع ہو کر مُردوں کی فاتحہ خوانی۔ ختم و نیاز۔ گیارہویں اور مجالس میلاد۔ قبروں پر چراغاں و غلاف اور عورتوں کا وہاں حاضر ہونا وغیرہ قرآن و حدیث اور تعامل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہیں اور اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ان کو چھوڑ کر پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کا پیش کردہ عقیدہ قبول کر کے اہلحدیث ہو جاؤ۔ ورنہ یاد رکھو پیر صاحب ہی نہیں بلکہ بحکم شریعت اہل بدعت کی صف میں آ کھڑے ہو جاؤ گے۔

ع

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

آپ کی علم کلام سے بیزاری

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جو پیران پیر رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذہب کے خصوصی ترجمان ہیں بسند صحیح روایت کرتے ہیں کہ شیخ شہاب الدین سہروردی صاحب العوارف میں فرماتے ہیں کہ مجھے علم کلام پڑھنے کا شوق دامنگیر ہوا۔ تو خیال یہ آیا کہ اولاً امام الحرمین کا "الارشاد" پڑھوں یا کہ شہرستانی کی نہایہ یا پھر کوئی دوسری کتاب اس دوران مجھے اپنے ماموں ابی نجیب کے ہمراہ شیخ جیلانی کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقعہ میسر ہوا ماموں صاحب تو نماز میں مصروف ہو گئے اور میں شیخ صاحب کے پاس بیٹھ گیا ناگہاں شیخ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا

اے عمر تیرے پاس قبر کے لئے کیا کچھ تیاری ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامان ہے قبر کا سامان وخرچ نیرے پاس کیا ہے

پیران پیر کا یہ فرمان سن کر میں نے علم کلام وغیرہ کا خیال چھوڑ دیا بلکہ دنیا سے بے رغبت ہو کر زاد قبر و آخرت کی فکر و تلاش میں مصروف ہوا۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حکایات خود علامہ ابن قدامہ کی قلم سے مکتوب دیوار سے لگی ہوئی بھی دیکھی۔ (طبقات ابن رجب صـ۲۹۶)

حاصل یہ کہ پیران پیر کی مختصر نصیحت اور ارشاد نے توجہ سے حضرت سہروردیؒ کی دنیا ہی بدل گئی۔ یعنی حصول علم کی اشتہار، حرص، دنیا کی محبت اور خواہشات نفسانی وغیرہ کے جملہ خیالات و علائق دل دماغ کی لوح سے یکسر محو بلکہ کافور ہو گئے اور قبر و آخرت کا فکر اس درجہ غالب ہوا کہ سوائے رضا الٰہی اور ذکر اللہ عزوجل کے کوئی شغل ہی باقی نہ رہا اور اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے اس درجہ صاحب کمال ہو گئے کہ رہتی دنیا تک آپ کا نام اور ذکر وچرچا اہل طریقت میں درخشاں رہے گا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دربار نبوتؐ میں عرض کیا کہ حضورؐ کس آدمی کی صحبت ہمارے لیے خیر وبرکت کا موجب ہے۔ ارشاد ہوا۔

من ذکرکم اللہ رویتہ وزاد فی علمکم منطقہ وذکرکم بالاخرۃ عملہ او کما قال۔ (ترغیب الترہیب باب فضیلت علماء)	جسے دیکھتے ہی تمہاری زبان پر اللہ تعالےٰ کا نام جاری ہو اور جب وہ گفت گو کرے تو تمہارے علم میں اضافہ کا موجب ہو اس کے کردار سے آخرت کا ذکر و نقشہ تمہارے ذہن و قلب میں ثبت اور خوف الٰہی طاری ہو۔

علامہ ابن قیمؒ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

الجہل داء قاتل وشفاءہ ⁘ امران فی الترکیب منفقان
نص من القرآن او من سنۃ ⁘ وذاک طبیب عالم الربان

جہالت و بے دینی کا واحد مجرب علاج صرف وہ متفقہ چیزیں ہی ہیں قرآن مجید کی واضح آیت یا حدیث کے مصرح الفاظ بشرطیکہ بیان کرنے والا ربانی عالم ہو۔ اللھم ارزقنا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا زہد آپ ایک ہی لمبا کرتہ (عربی) پہنا کرتے تھے۔ اور سر پر ایک چھوٹا سا رومال رکھا کرتے اور ننگے پاؤں چلا کرتے تھے آپ فرماتے ہیں:

شروع شروع مجھے بہت سی مشکلات اور مصیبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ لیکن میں ان سے گھبراتا نہیں تھا۔ آخر کار میں نے اپنے نفس پر غلبہ حاصل کر کے اسے قابو کر لیا۔

آپ فرماتے ہیں:

مجاہدات (کثرت روزہ اور عبادت وغیرہ) سے میرا نفس اس درجہ پریشان ہو گیا تھا کہ مجھے ویرانہ جنگل اور انسانی آبادی شہر وغیرہ سب برابر ہی معلوم ہوتے تھے۔ اور میں دیوانوں اور پاگلوں کی طرح چلا پھرا کرتا تھا

آپ فرماتے ہیں

روزوں کی کثرت کی وجہ سے ایک دن مجھے کچھ بھوک اور کمزوری معلوم ہوتی۔ اچانک ایک شخص میرے سامنے آیا اور اشرفیوں کی ایک تھیلی پیش کی۔ بقدر ضرورت اس میں سے نکال کر میں نے روٹی خریدی اور جب کھانے کے لیئے لقمہ توڑا تو روٹی سے ایک رقعہ نکل آیا جس پر لکھا تھا کہ "بعض آسمانی کتابوں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں کی خواہش کمزور لوگوں کے لیئے ہے تاکہ وہ کھا کر عبادت کے لیئے قوت حاصل کر سکیں اور جو لوگ قوی ہیں ان کا اس میں کوئی حق نہیں ہے" یہ پڑھ کر میں نے وہ روٹی وہیں چھوڑ دی۔

آپ فرماتے ہیں۔

میرے گھر جو بچہ پیدا ہوتا میں اُسے اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر کہتا کہ یہ میت ہے۔ یعنی اسی وقت میں اپنے دل سے اس کی محبت کو نکال دیتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ محبت ہمیشہ زندہ کے ساتھ کی جاتی ہے مُردہ سے کتنے بھی عزیز اور پیارے ہوں موت ان کی محبت کو توڑ دیتی ہے، جب آپ پیدائش ہی سے اولاد کو مردہ خیال کر لیتے تھے تو پھر اس کی محبت کیا دل میں رہ سکتی تھی۔ دنیا کی بابت آپ سے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ دنیا کی محبت دل سے نکال دے پس پھر تجھے یہ نقصان نہ دے گی۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔

کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور۔ (مشکوٰۃ)	اس دنیا میں راستہ چلنے والے پردیسی مسافر کی طرح ہو کر گزر کر۔ اور اپنے آپ کو آبادی میں نہیں بلکہ قبرستان کا رہنے والا سمجھ۔

خشیتِ الٰہی اللہ تعالیٰ کا خوف اور ڈر آپ کی طبیعت پر اس درجہ غالب تھا کہ سخت سردی کے دنوں میں بھی آپ کا جسمِ مبارک پسینہ سے تر بتر رہتا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ نے ایک نیا کرتہ گلے ڈالا۔ اوپر سے ایک چڑیا گذری جس کا پیشاب کُرتہ پر گرا۔ آپ نے جونہی اوپر نظر اٹھا کر دیکھا تو شرم کے مارے چڑیا زمین پر گری اور مرگئی۔ یہ واقعہ دیکھ کر آپ بے حد غمگین ہوئے۔ کہ میری وجہ سے ایک بے گناہ جانور کی جان ضائع ہوگئی۔ لہٰذا اسی وقت آپ نے وہ کُرتہ اتار کر ایک مسکین کو صدقہ کر دیا۔ (شعرانی)

طبقات ابن رجب میں ہے کہ آپ کے زہد و تقویٰ دیانت و علمی کمال اور کشف و کرامات کی اس درجہ شہرت اور دھوم مچ گئی کہ "ھابہ الملوک فمن دونہم" یعنی سلاطین اور دوسرے عوام پر آپ کا رعب و دبدبہ اور ہیبت چھا گئی۔

عبادت:۔ آپ کے خادم کا بیان ہے کہ پورے چالیس سال میں امام الاولیاء کی خدمت میں رہا۔ آپ کی عادت مبارک تھی کہ عشاء کے وضو سے ہی اکثر فجر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھا کرتے تھے۔ اگر کبھی وضو رہ جاتا (ٹوٹ جاتا) تو آپ تازہ وضو کر کے دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھتے۔ آپ تمام رات ذکر الٰہی میں گذارتے۔ عشاء کے بعد تنہائی میں داخل ہو جاتے۔ اور فجر کے بعد اشراق پڑھ کر (سورج نکلنے تک) کسی سے میل جول اور کلام وغیرہ نہ کرتے۔ ایک دفعہ خلیفہ وقت نے حد سے زیادہ کوشش کی کہ مجھے رات بھر آپ کی عبادت لطف اندوز ہونے کا موقع دیا جائے لیکن آپ نے اسے ایک ساعت کے لیے بھی رات کو آپ کے پاس ٹھہرنے کی اجازت نہ دی۔ یا الٰہی تو ہم سب کو آپ کے طریقہ پر چلنے کی توفیق بخش (شعرانی)

آپ فرماتے تھے میں نے کثرت عبادت و مجاہدات سے ہم نے اپنے نفس پر قابو پا کر اُسے مطیع کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے ہمارے دل کو اپنی یاد کے لئے زندہ کر دیا (شعرانی)

نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان لگا ہوا ہے۔

فائدہ | صحابہ رضی اللہ علیہم نے عرض کیا۔ حضور کیا آپ کے ساتھ بھی ہے جواباً فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے مگر میں نے اس پر قابو پا لیا (وہ مسلمان ہو گیا) ہے۔ اور اب وہ برائی کی دلالت ہی نہیں کرتا۔ یہی مطلب ہے امام الاولیاء کے مذکورہ فرمان مبارک کا کہ ہم نے نفس کو قتل کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارا دل زندہ کر دیا چنانچہ غنیہ میں اس کی وضاحت آپ نے یوں فرمائی:

وکلّ عاصٍ للہ عزّ وجلّ میّتٌ کما جآء فی الحدیث قال اللہ تعالٰی انّ اوّل من مات من خلقی ابلیس (غنیہ ص۵۹)

ہر وہ جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے وہ مردہ ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پہلا شخص جو مر گیا مخلوق میری سے وہ شیطان ہے

پس اس فرمان سے ظاہر ہو گیا کہ ہر نافرمان مردود مردہ ہے اور ہر وہ جو پورا پورا اطاعت گذار ہے وہ زندہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی کرامات کشف و کرامت اگرچہ ولایت کا جزو یا شرط نہیں (کیونکہ ولایت کا معیار اتباع کتاب و سنت ہے) بلکہ کرامت کو چھپانا اور کشف کا اظہار نہ کرنا ولایت کے خاص آداب سے ہے۔ چنانچہ کشف و کرامات کی ذیل میں بڑے پیر صاحب علیہ الرحمۃ کا اعلان ذکر ہو چکا ہے۔ مگر بڑے پیر صاحب چونکہ امام الاولیا ہیں اور کشف و کرامات کا اظہار و شہرت آپ کے مرتبہ و مقام کے منافی نہیں لہذا ان کی کرامات کو بتائید غیبی اس درجہ شہرت حاصل ہوئی کہ آپ کے خاص الخاص شاگرد اور آپ کے مذہب و مسلک کے خصوصی ترجمان حضرت علامہ موفق الدین ابن قدامہ (مصنف المغنی) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "کہ شیخ عبدالقادر جیلانی سے زیادہ صاحب کرامت ولی میں نے کسی کو نہیں پایا اور نہ ہی کوئی شخص میں نے آپ سے زیادہ متبع کتاب و سنت دیکھا ہے"

(طبقات ابن رجب و تاج المکلل)

مزید سنئے حضرت شیخ علی بن سلیمان خباز فرماتے ہیں شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے مکاشفات اور کرامات اس کثرت سے ہیں کہ دوسرے کسی بزرگ سے اس قدر ذکر نہیں کیے گئے۔ (طبقات ابن رجب شعرانی۔ تاج المکلل)

مقام ولایت جس طرح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مبارک ہستیاں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہی رسالت اور نبوت کے لیے سرفراز فرماتا رہا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح فرمایا ہے

قالت لهم رسلهم ان نحن الا بشر مثلكم ولكن الله يمن على من يشاء من عباده۔ الآیۃ	کہا رسولوں نے اپنی اپنی قوم کے کفار کو (جو بشریت کو رسالت کے منافی جانتے اور مانتے تھے۔ یعنی جن کا یہ عقیدہ تھا کہ کوئی بشر رسول نہیں ہو سکتا جیسا کہ آجکل کے اہل بدعت کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر نہیں ہیں) کہ نہیں ہیں ہم مگر بشر تمہارے جیسے ولیکن نبوت و رسالت اللہ کا احسان ہے کرتا ہے جس پر چاہے اپنے بندوں میں سے ۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعینہٖ اسی طرح مرتبہ ولایت بھی اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے۔ محنت شاقہ دریاضت یا کسبی طور پر ولایت میسر نہیں البتہ عملیات، چلہ کشی اور محنت شاقہ سے مؤثر ہوتے ہیں۔

فیجوزان یصطفی اللہ عبدا من عبادہ فیتولی تربیتہ و حراستہ من الشیطان وصفات النفس والھوی کا براھیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم و اویس القرنی من الاولیاء وغیرھم (غنیۃ الطالبین ص۸۲۴)

پس ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی ایک بندے کو منتخب فرما (چن) لے۔ اور اس کی تربیت کرے اور شیطان سے اس کی حفاظت کرے اور نفس کی خواہشات اور ہوا سے اس کو بچائے رکھے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ میں سے حضرت خواجہ اویس قرنی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

شاہ جیلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس فرمان سے ظاہر ہو گیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ خاص الخاص اولیاء اللہ کو منصب ولایت کے لئے چن لیتا ہے۔ اللّٰھم اجعلنا برحمتك فی عبادك الصالحین۔

آپ کا مرتبہ

سطور بالا فوق سے ثابت ہو چکا ہے کہ بعض مخلصین کو اللہ تعالیٰ فطری اور پیدائشی طور پر مرتبہ کمال ولایت سے مالا مال کر دیتا ہے۔ چنانچہ پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان ہی خاص مخلصین وصاحب کمال اولیاء اللہ سے ہیں (اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مخلص وصاحب کمال صلحاء واولیاء اللہ کے طریق پر زندہ رکھے اور ان ہی کے زمرہ میں حشر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوض کوثر سے سیراب فرماتے اور فردوس میں پڑوس نبوی نصیب کرے۔)

شیطانی فریب اور دھوکہ

شیطان مردود اگرچہ پوری انسانی نسل کا دشمن اور ہر فرد بشر کو گمراہ کر کے جہنم رسید کرنے کا خواہش مند ہے۔ مگر علماء وطلبا اور صوفی ومشائخ (عابدوں وزاہدوں) وغیرہ سے چونکہ شیطان کو انسانوں کی رشد وہدایت کی فکر لاحق ہوتی ہے یا دوسرے لفظوں میں شیطنت وگمراہی سے بغاوت کا خطرہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنابریں وہ ان لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا سکتا ہے۔ چنانچہ وہ عباد و زاہدوں کو گمراہ کرنے کے لئے ایسے کرتب و ہتھکنڈوں سے کام لیتا ہے کہ انسانی عقل و فہم کی رسائی بھی وہاں تک ناممکن ہوتی ہے۔ یعنی اگر علماء و طلباء کو علمی طریق اور معارف و نکات کے حربے سے گمراہ کرتا ہے تو صوفی و مشائخ کو طریق عبادت اور کشف و کرامت کے دام تزویر سے پھانسنے کے عیارانہ طریق اختیار کرتا ہے۔ غرضیکہ علماء و مشائخ کا شیطانی مکر و فریب سے محفوظ و سلامت رہنا سوائے توفیق و امداد الٰہی کے ناممکن ہے۔ چنانچہ پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس مردود نے جس انتہائی مکروہ فریب سے پھسلانے اور گمراہ کرنے کی کوشش کی بطور نمونہ خود بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبانی سنئے۔

اگرچہ تذکرہ نویسوں نے یہ واقعہ مختلف الفاظ اور مختلف راویوں سے نقل کیا ہے۔ مگر امام ابن رجب علیہ الرحمۃ ایسے نامور محقق نے طبقات میں چونکہ امام الاولیاء کے جگر گوشہ حضرت موسیٰ سے نقل و روایت کیا ہے۔ لہٰذا یہاں اختصاراً تذکرہ لیجیے۔

حضرت موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ والد صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم لق و دق جنگل میں پیدل سفر کر رہے تھے کہ پانی ختم ہو گیا۔ گرمی کی شدت، دوپہر کا وقت، مارے پیاس کے انتہائی اضطراب و بے قراری کی وجہ سے جینا محال ہو گیا۔ پس ناگہاں اس پریشانی حالت میں ایک بادل نے سر پر سایہ کیا اور سرد ہوا چلنے لگی۔ اور راحت بخش بوندا باندی شروع ہوئی جس سے پریشان و بے قرار طبیعت کو قدرے راحت و سکون میسر ہوا۔

ونزل علی منها شئ	اس حال میں ہم نے جب اوپر نظر اٹھا کر
	دیکھا تو انتہائی نور و روشنی نظر آئی اور
یشبه الندی فترویت	اس میں انتہائی دلکش و دلربا صورت
	دکھائی دی۔ جو آواز بلند مجھے یہ کہتے
به ثم رایت نورا اضاء	سنائی دی کہ اے عبدالقادر میں تیرا
	رب ہوں۔ تیری عبادت اور اطاعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

به الأفق وبدت لي صورة
ونوديت منها يا عبد القادر
أنا ربك وقد أحللت لك المحرمات
أو قال ما حرمت على غيرك فقلت
أعوذ بالله من الشيطان الرجيم
اخسأ يا لعين فإذا ذلك
النور ظلام وتلك الصورة
دخان ثم خاطبني وقال يا عبد القادر
نجوت مني بعلمك بحكم ربك وفقهك
في أحوال منازلاتك ولقد أضللت
بمثل هذه الواقعة سبعين من
أهل الطريق فقلت لربي الفضل والمنة"

وغیرہ سے اس درجہ خوش ہوں کہ تیرے لئے
وہ تمام چیزیں حلال کردی ہیں جو دوسروں
کے لئے حرام ہیں۔ پس اس خلافِ واقعہ
اور تعجب انگیز آواز سے بے ساختہ
میری زبان پر اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم جاری ہوا اور پھر انتہائی جرأت
سے میں نے اس کو دھتکار کر کہا او مردود
واپس دور ہو جا۔ چنانچہ یہ کہتے ہی
روشنی انتہائی اندھیرے سے بدل گئی اور
وہ دلکش صورت سخت ترین دھوئیں کی
مانند اڑتی دکھائی دی۔ اور اس نے پھر یوں
آواز دی کہ اے عبدالقادر تو اپنے علم و
فقہ کی وجہ اور رب کی مہربانی سے نجات
پا گیا۔ ورنہ میں تو اس مکروفریب اور
گمراہ کن چال وطریق سے تیرے مقام کے ستّر
اولیاء کو گمراہ کرکے جہنم رسید کر چکا ہوں۔
مردود کی یہ آواز سن کر میں نے کہا او بدبخت
تیری خباثت وشرارت سے مجھے علم وفقہ
نے نہیں بچایا بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی
اور مخصوص فضل نے مجھے تیری زد سے محفوظ
رکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید سنئے

طبقات شعرانی میں ایک واقعہ خود بڑے پیر صاحب کی زبانی یوں ہی مذکور ہے کہ بغداد و نواحی علاقہ کے علماء و مشائخ اور [illegible] و طلباء ایک دفعہ بغداد کے شہرہ آفاق مدرسہ نظامیہ میں جمع ہوئے اور مجھ سے مسئلہ تقدیر عام فہم پیرایہ میں سمجھنے کی سفارش کی۔ پس جبکہ میں نے خطبہ مسنونہ کے بعد مسئلہ تقدیر اور قضا و قدر کو جلالی اور عام فہم انداز میں بیان کرنا شروع کیا اور سامعین اس سے محظوظ و متاثر ہونے لگے تو اچانک مدرسہ کی چھت سے ایک بہت بڑا اژدہا خطرناک و ڈراؤنی شکل و صورت کا سانپ مجلس کے درمیان بلکہ میرے اوپر دھڑام سے گرا۔ یہ خوفناک و وحشت انگیز منظر دیکھ کر تمام علماء و فقہا و مشائخ و طلباء مارے خوف و ڈر کے بھاگ نکلے۔ اس کے برعکس بتوفیق الٰہی میں پورے امن و سکون سے اپنی جگہ قائم اور پرجوش تقریر کرنے میں مشغول رہا کہ گویا کوئی واقعہ درپیش ہی نہیں آیا۔ حتیٰ کہ سانپ پھرتی سے میرے کرتے (قمیص) کے اندر گھس گیا اور پیٹ اور پیٹھ اور گردن پر چکر کاٹتا ہوا بالآخر بالکل میرے سامنے قد آدم کے برابر پھن تان کر کھڑا ہو گیا اور پھنکارنے اور شور برپا کرنے لگا۔ تمام حاضرین ہیبت زدہ و حیران ہو کر دور کھڑے یہ تمام ماجرا دیکھ اور پھنکار و شور سن رہے ہیں، مگر ان کو اس کی کچھ سمجھ نہ آئی۔ مگر مجھ پر اس تمام پریشان کن واقعہ کا کوئی اثر نہ ہوا بلکہ بدستور تقریر کرتا رہا۔ حتیٰ کہ سانپ خود بخود غائب ہو گیا۔ چنانچہ سانپ کے غائب ہو جانے کے بعد پورا مجمع از سر نو ہمارے گرد جمع ہو کر بیٹھ گیا۔ اور خاتمہ تقریر کے بعد ہم سے اژدہا کی حقیقت و کیفیت کا طلب گار ہوا۔ جواباً کہا گیا کہ اژدہا جب کہ پیٹ اور پیٹھ و گردن پر چکر کاٹنے کے بعد سامنے کھڑا ہو کر پھنکار رہا تھا تو وہ اپنی زبان میں یہ کہہ رہا تھا کہ اے عبدالقادر! تو بڑا عجیب ترین بے خوف اور نڈر انسان ہے کہ میرے اس انتہائی مکر و فریب کا تجھ پر ایک ذرہ بھی اثر نہیں ہوا۔ حالانکہ میں اپنے اس خطرناک فریب سے تیرے جیسے ستر باکمال اولیاء کو خوف زدہ کر کے گمراہ کر چکا ہوں۔ جواباً اسے کہا گیا کہ ہم خود مسئلہ تقدیر ہی تو بیان کر رہے تھے جس کا مقصد یہ ہے کہ سوائے اذن و حکم الٰہی کسی کو کچھ تکلیف نہیں پہنچتی۔ بنابریں ہم پر تیرے مکر کا کارگر ہونا ہی ناممکن تھا کیونکہ تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ایک ادنیٰ ترین کیڑا ہے۔ پس اگر میرے مقدر میں تیرا کاٹنا لکھا ہوتا تو مجھے کوئی بچانے والا نہیں تھا۔ اور اس کے برعکس جب میرے مقدر میں تیرا کاٹنا ہی منظور و مرقوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تو پھر مجھ سے خوف زدہ و ہراساں ہونے کیا معنی!

بنا بریں جیسا کہ ہم لوگوں کو زبانی فقط قضا و قدر (تقدیر) کا مسئلہ سمجھا رہے تھے عملاً اس کا صحیح نمونہ پیش کرنا بھی ہمارا فرض تھا۔ پس بحمداللہ قولاً و عملاً ہم نے مسئلہ قضا و قدر حاضرین کے ذہن نشین کرا دیا۔ چنانچہ وہ ہماری یہ تقریر سن کر غائب ہوتا ہوا یہ کہہ گیا کہ میں ایک کامیاب شیطان ہوں جسے تو نے ناکام بنا دیا۔

خان صاحب احمد رضا مجدد و مقتدر مذہب بریلوی حضرت خاں صاحب کے ملفوظات میں بھی شیطان کا ایک مکرو فریب مرقوم ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ شیطان مردود نے ایک دفعہ بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک بیوی محترمہ کے گرد میں فریب کی ایک شمع روشن کر دی۔ جس سے وہ قدرے متعجب و متاثر ہوئیں۔ اتنے میں بڑے پیر صاحب بھی تشریف فرما ہو گئے۔ چنانچہ شیطانی دھوکہ سے آگاہ ہو کر اس شمع کو بجھا کر آپ نے اپنی اہلیہ سے فرمایا کہ ابلیس لعین آپ کو بہکانا چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق آپ کے شامل حال ہوئی کہ ہم پہنچ گئے اور اس مردود کا پول کھل گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آپ اس کی شرارت سے محفوظ ہو گئیں۔

چودھویں صدی کے مشہور پنجابی صوفی عہد حاضرہ کے ایک نامور پنجابی صوفی کا عجیب و غریب واقعہ بلکہ اظہار واقعہ ہے اس لئے نام لئے بغیر تفصیل عرض ہے۔

امیر المجاہدین حضرت صوفی عبداللہ صاحب بانی و مہتمم دارالعلوم تعلیم الاسلام اوڈانوالہ ضلع لائل پور کسی مزید تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ نے ان گنت و بے شمار لوگوں کو یہ واقعہ سنایا اور سنا رہے ہیں۔ احباب سے شنید کے بعد راقم الحروف نے بغرض تصدیق خود صوفی صاحب سے مفصل سننے کی گزارش کی۔ جس پر آپ نے بکمال مہربانی فرمایا کہ مجھے چونکہ عملیات و تصوف سے عقیدت ہے بنا بریں میں ہر مکتب فکر کے صوفی (خواہ بریلوی ہو یا دیوبندی) سے بلا تامل ادب ملنے اور احوال وغیرہ دریافت کرنے کا عادی ہوں۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب سے مجھے اس درجہ راہ و رسم اور خصوصی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاقات وگفتگو کا موقعہ میسر تھا کہ نہ خادم سے اجازت کی ضرورت تھی براہ راست آؤ اندر دیکھو
میاں صاحبؒ کی خلوت گاہ میں داخلہ کی اجازت مطلوب۔ گویا کہ میرے اور میاں صاحب
کے درمیان کوئی روک و پردہ نہ تھا۔ ماحصل یہ کہ ایک مرتبہ ناگہاں میں میاں صاحب
کی خلوت گاہ میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میاں صاحب انتہائی عاجزی و تضرع اور
خشوع سے "یا شیخ عبد القادر جیلانی" کا وظیفہ پڑھا اور بکمال خوبی ضربات
لگا رہے ہیں۔ سلام و مصافحہ کے بعد میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ وظیفہ تو خلاف شریعت
ہے۔ جواباً آپ نے بطور مذاق کہا کہ آخر آپ کی وہابیت رنگ لائے بغیر نہ ہی رہی اور
ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ آپ جب پھر کبھی تشریف لائے تو اس ہونہار وظیفہ کے کمال کا مشاہدہ
کرایا جائے گا۔

مجھے چونکہ عملیات کی دھن ہے لہذا کچھ دنوں بعد عمداً الغرض مشاہدہ میاں صاحب
کی خدمت میں جا پہنچا اور وعدہ یاد دلایا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ دوزانوں بیٹھ کر آنکھ
بند کرو۔ حسب الحکم تعمیل کی گئی۔ پس کیا دیکھتا ہوں کہ میرے گرد چار خوش پوش سفید
ریش دلربا صورت کے انسان کھڑے ہیں۔ جن کے ہاتھوں میں سونے کی ۲،۲ اینٹیں
ہیں اور مودبانہ طور پر انتہائی خاموشی سے مجھے دینے کی پیشکش کر رہے ہیں۔ اس
تعجب خیز واقعہ سے میری طبیعت خاصی متاثر ہوئی۔ اور ارادہ بھی کر لیا کہ سونے کی
تمام (آٹھ) اینٹیں لے لوں کیونکہ ایک مدت تک مدرسہ کی ضروریات ان سے بخوبی
پوری ہوتی رہیں گی۔ مگر پھر اس کے ساتھ ہی یہ بھی خیال آگیا کہ یہ تو شیطانی فریب و دھوکہ
ہے بنابریں میں نے اعوذ اور لاحول پڑھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ چاروں کے چاروں
فوراً غائب ہو گئے۔ اس پر میاں صاحب نے فرمایا۔ صوفی صاحب! آپ کی وہابیت
آپ کو ایسے باکمال مشاہدات سے محروم ہی رکھے گی۔ میں نے عرض کیا میاں صاحب!
اگر یہ کوئی واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ولایت کا کمال یا حقیقی معرفت کی شے ہوتی
تو اعوذ اور لاحول سے غائب و مفقود ہونا کیا معنیٰ؟ میری دانست میں تو چونکہ
یہ شیطانی شعبدہ و استدراج ہے اس لئے اعوذ اور لاحول کی ہیبت ناک آواز —

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ضربِ کاری) سے شیطان کو سوائے بھاگنے کے کوئی چارہ نہ ہوا۔ میاں صاحب نے قدرے کھسیانے ہو کر کہا کہ یہ چاروں صاحب کمال بزرگ تھے۔ آپ نے چونکہ ان کو شیطان تصور کر کے اعوذ اور لاحول پڑھا۔ بنابریں وہ آپ کی اس حرکت (ذہن) سے ناراض ہو کر غائب ہو گئے۔ لہذا آپ جب تک وہابیت سے دست بردار نہ ہوں گے ان کمالات سے محروم ہی رہیں گے۔

نہ صرف یہی بلکہ میاں صاحب نے فرمایا کہ ہمارے مشاہدات کا تو یہ حال ہے کہ جب کبھی مجھے لاہور جانا ہوتا ہے داتا گنج بخش صاحب بغرض استقبال مجھے شاہدرہ کی پُل دریائے راوی کی پُل کے اس پار ملاقات فرماتے ہیں۔ اگر آپ کو یہ مشاہدہ اور ملاقات مطلوب ہو تو کبھی ہمارے ساتھ لاہور چلو۔ میں نے عرض کیا کہ فقیر حاضر ہے۔ میاں صاحب نے جواباً کہا اس وقت فرصت نہیں پھر کبھی سہی۔

چنانچہ اس واقعہ کے کچھ دنوں بعد میں میاں صاحب کی خدمت میں پہنچ گیا۔ اور وعدہ یاد دلایا تو آپ میرے ہمراہ لاہور روانہ ہوئے اور دریا کی پُل کے قریب۔ لاری رکوائی اور نیچے اُتر کر پیدل روانہ ہوئے۔ جب پُل میں داخل ہوئے تو مجھے مخاطب اور اشارہ کر کے کہا کہ دیکھئے وہ داتا صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے جب اشارہ کے مطابق دیکھا تو ایک سبز پوش سفید ریش خوب صورت انسان ہماری طرف آ رہا ہے۔ جس کے سر پر چوکور طرز کا خوشنما تاج (ٹوپی) ہے اور چاروں طرف جلی اور سنہری حروف میں "داتا گنج بخش" لکھا ہے۔ یہ ماجرا دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی کہ اگر فی الواقعہ یہ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ہوتے تو ان کو سبز پوشاک اور تاج، پھر تاج کے چاروں طرف نمایاں سنہری حروف داتا گنج بخش کے اظہار و علامت کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہو نہ ہو یقیناً یہ شیطانی اثر و شعبدہ ہی ہے۔ لہذا اس خیال و یقین کی بنا پر میں نے حسب معمول اعوذ اور لاحول پڑھنا شروع کیا۔
نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سبز پیراہن اور دلکش تاج والی دلربا صورت دھوئیں کی شکل میں تبدیل ہو کر نہایت تیزی سے بھاگتی دکھائی دی۔ اور معلوم یوں ہوا کہ مارے ہیبت کے بے تحاشہ اس کا پاخانہ نکل رہا ہے۔ جس کی بدبو اس قدر گندی اور دماغ سوز تھی کہ میرا دماغ پھٹنے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب ہوگیا. میاں صاحب یہ حالات دیکھ کر نہایت برافروختہ ہوئے. اور انتہائی خوش غصہ و رنجیدہ ہوکر کہا صوفی صاحب آپ کی وہابیت نے آپ کو تو ہلاک و محروم کرنا ہی تھا مگر آپ کی کرتوت کے نتیجہ میں داتا صاحب مجھ سے بھی ناراض ہوکر واپس ہو رہے ہیں.

مختصراً یہ کہ میاں صاحب پر شیطان کا جادو اس درجہ کامیاب تھا کہ اعوذ اور لاحول کی ضرب سے نڈھال ہوکر اور جوش غصہ سے رنجیدہ ہوکر کہا صوفی صاحب! آپ کی وہابیت نے آپ کو تو ہلاک و محروم کرنا ہی تھا مگر وہ مجھے بھی لے ڈوبی. یعنی آپ کے اعوذ اور لاحول کی ضرب سے داتا صاحب ایسے بگڑ کر واپس ہو رہے ہیں کہ میرے ساتھ مصافحہ کرنا بھی ان کو گوارا نہیں ہوا.

میں نے کہا میاں صاحب! اگر یہ واقعی داتا صاحب ہی تھے تو ان کو اعوذ اور لاحول سے بھاگنے اور بگڑنے کی ضرورت ہی کیا تھی. کیونکہ حسب فرمان نبوی ؐ اعوذ اور لاحول سے تو صرف شیطان ہی بھاگتا ہے. مومن کے لئے تو اعوذ اور لاحول باعث مسرت اور موجب ہزار برکات ہے. میاں صاحب کو میری اس بات سے اس درجہ کوفت ہوئی کہ بغیر سلام و مصافحہ کئے مجھ سے علیحدہ ہوکر سیدھے داتا گنج بخش روانہ ہوئے. اور فقیر مسجد چینیاں والی میں حضرت مولانا عبدالواحد صاحب غزنوی نوراللہ مرقدہٗ کی خدمت میں پہنچ گیا.

مقصد و مدعا یہ ہے کہ اسلام و علوم معرفت الٰہی سے ناواقف صوفی اور نام کے مشائخ مساجد کے پلیشہ ور امام قبروں کے گدی نشین اور جابر منڈیے فقیر وغیرہ چودھویں صدی کے صوفی کی طرح شیطانی مکر و فریب اور استدراج وغیرہ ہی کو کشف و کرامات اور ولایت کا کمال اور عوام ایسے ہی مبتلائے فریب و فنکاروں کو صاحب کمال اولیاء سمجھے ہوئے ہیں. بمصداق "بھیڑ چال،، ان ہی کو کارخانہ الٰہی کے مختار مطلق اور قادر مانتے ہوئے ان کی پرستش کر رہے ہیں (عیاذ ناباللہ ثم عیاذ ناباللہ)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کتاب و سنت اور تعامل صحابہؓ کے معیار پر ولایت (طریقت) سمجھنے کی توفیق بخشے اور صلحاء امت کے زمرہ میں حشر فرمائے. آمین.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشف وکرامت اور عملیات کا موثر ہونا

ولایت کا جزو اور شرط نہیں

اصل اسلام اور علوم معرفت الہٰی سے ناواقفی اور ہندو معاشرہ اور صحبت کے نتیجہ میں مسلمان بھی یہی سمجھے ہوئے ہیں کہ کشف وکرامت بلکہ عملیات (جھاڑپھونک اور تعویذ گنڈے) کا موثر و کامیاب ہونا ولایت (بزرگی) کا ضروری جزو اور شرط ہے حالانکہ اسلامی تعلیم اور سلف صالح اہل السنت قدیم کے عقیدہ کے اعتبار سے یہ امور ولایت کا جزو و شرط نہیں اور بالکل نہیں بلکہ ولایت کی ابتدائی و آخری شرط اور اصل وکمال سلف صالح کے تعامل طریق و دستور کی روشنی میں خالص کتاب وسنت کی اتباع ہے۔ اس لئے کہ کشف وکرامت اور عملیات کا موثر و کامیاب ہونا ولی اللہ کے بس واختیار کی شے نہیں اور بالکل نہیں۔ بلکہ صحیح کشف وکرامت کا ظہور اور عملیات کا مؤثر ہونا اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے یعنی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ظاہر و مؤثر کردے نہ چاہے تو باوجود ہزار کوشش کے بھی نہ ظاہر کرے۔ اور فیل و ناکام کردے۔

نہ صرف یہی بلکہ کشف وکرامت بعض دفعہ استدراج اور شیطانی فریب و دھوکہ ہوتا ہے۔ چنانچہ شیطانی فریب و دھوکہ کے عنوان سے خود بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی ذکر ہوچکا۔ حتیٰ کہ غیر شرعی مسلمان طبقہ کے لوگ اور غیر مسلم اقوام کے احبار و رہبان اور سادھوؤں وغیرہ کے کشف وکرامات اور عملیات کے مؤثر ہونے کی لامتناہی داستانیں زبان زد عام ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آئمہ طریقت اور صاحب کمال عارفوں نے کشف وکرامت وغیرہ کو کمال ولایت کے درمیان بہت بڑا حجاب و حدّ فاصل قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام الاولیاء کا اعلان سُنئے پیرانِ پیر اولیاء صادقین کا مقام و مرتبہ اور حصول ولایت کا دستور اور طریق کار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فبالاعتقاد یحصل له علم الحقیقة وبالاجتهاد یتفق له سلوك ثم یجب علیه ان یخلص مع الله عزوجل عهدا بان لایرفع قدما فی الطریقة الیه ولایضعها الا بالله مالم یصل الی الله فلا یتصرف عن قصده بملامة ملیم لان الصادق لایرجع ولا بوجود کرامة فلا یقف معها ویرضی بها عن الله عزوجل عوضا اذ هی حجابه عن ربه مالم یصل الیه عزوجل

(غنیہ ص۸۳۷)

اعتقاد صحیحہ ہی سے علم حقیقت (سلوک) حاصل اور اجتہاد (ذکر و فکر) ہی سے اس راستہ پہ چلنا آسان ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی انتہائی مضبوطی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ پختہ عہد کیا جائے کہ ہر امر میں اللہ تعالیٰ ہی کی مرضی کا متلاشی رہوں گا۔ اور ہر حال اللہ تعالیٰ کی اس درجہ اطاعت کروں گا۔ کہ کوئی کام بھی اس کی مرضی و اطاعت کے بغیر نہ ہونے پائے گا۔ اگرچہ ملامت کرنے والے ہزار ملامت کریں کیونکہ صادق نہیں رجوع کرتا جب تک کہ اسے مقام صدق میسر نہ ہو۔ ورنہ ہی وہ کرامت سے مطمئن ہوتا ہے کہ یہی میرے مقصد کا ثمرہ ہے کیونکہ کشف و کرامت دراصل صادق اور اللہ کے درمیان بہت بڑا حجاب (پردہ) ہیں۔ تا وقتیکہ مقام صدق کمال حاصل نہ ہو جائے۔

کرامت کا چھپانا ولایت کی اہم ترین شرط ہے۔ کرامت کی تشریح و تفصیل بیان کرتے ہوئے امام الاولیاءؒ فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لان من شرط الولاية كتمان الکرامات ومن شرط النبوة والرسالة اظهار المعجزات ليقع بذلك الفرق بين النبوة والولاية (ص ۴۳۸)	کرامت کا چھپانا ویسے ہی ازبس ضروری شرط ہے جیسا کہ صاحب نبوۃ ورسالت کے لئے معجزات کا مشہور و اجاگر کرنا لازمی شرط ہے۔ یہ اس لئے تاکہ نبوت و ولایت میں فرق ہو جائے۔

فائدہ امام الاولیاء کے واضح فرامین سے ظاہر ہو چکا کہ اولیاء صادقین نہ تو کشف وکرامت سے مطمئن ہوتے ہیں اور نہ ہی کشف وکرامت کو ولایت کی جزو و شرط مانتے ہیں بلکہ اس کے برعکس کشف وکرامت کو چھپانا ولایت کی ضروری شرط سمجھتے ہیں۔ لہٰذا مرید صادق کا فرض ہے کہ کشف وکرامات کا طومار باندھنے اور یاوہ گوئی کرنے والے مکار و فریب کار سے دُور رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کی بیعت

دنیا دار مکار پیروں اور نام کے مولویوں نے جاہل اور بے خبر مسلمانوں کو اپنے قبضہ میں رکھنے کے لئے مشہور کر رکھا ہے کہ عورت کی نجات بغیر بیعت کئے ناممکن اور محال ہے۔ چنانچہ پیروں کے اس طبقہ کا مشہور دبودی پیر سردار شاہ دھڑوی ضلع منٹگمری اپنی کتاب تحفۂ عرفانی میں لکھتا ہے

"مرشد کے سوا عورت کی فلاح (نجات) غیر ممکن ہے مرد کی بھی اسی طرح مگر عورت کے لئے زیادہ تاکید ہے" (تحفۂ عرفانی ص ۱۰۴)

یہ تاکید اس لئے کی گئی ہے چونکہ عام انسان آجکل زن مرید ہیں یعنی عورتوں کے تابع ہیں اس لئے نام کے پیروں اور مولویوں نے مریدی کا جال پھیلانے کے لئے عورتوں کو قابو کرنا ضروری سمجھا ہے جس سے آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام دونوں کام چل جاتے ہیں یعنی عام عورتوں سے مٹھی چاپی کا کام اور خاص سے تنہائی میں فیض رسانی کا سلسلہ بھی مکمل ہو جاتا ہے۔ اور ان کے گھر والے آدمی بھی قابو میں رہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

افسوس اور صد افسوس مسلمانوں کی دیوثی اور بے غیرتی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ بنا علیہ ہم حضرت امام الاولیاء علیہ الرحمۃ کا فرمان عرض کئے دیتے ہیں تاکہ ان سے عقیدت اور محبت رکھنے والے پیر اور مرید دونوں اس بے حیائی سے محفوظ رہ سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دربارشاہ جیلان کا اعلان | پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غنیۃ الطالبین ص ۹۲ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ

ولا یخلو بامراۃ لیست منہ بمحرم لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ذلک ...... ولا ینظر الی امرأۃ شاب الخ (غنیہ ص ۹۲)	نہ کرے بیٹھے تنہائی (علیحدگی) میں کسی پرائی عورت کے ساتھ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور نہ ہی غیر محرم عورت کو نظر بھر کر دیکھے۔

اور سنئے حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لا یستمع الی اصوات الاجنبیات من شواب النساء لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ھذا اذا ناب المصلی نائب فی صلوتہ فکیف بالشعر والغناء والامور المھیجۃ لطباع الناس من ذکر صفات العشاق المعشوقین ودقائق صفات المحبۃ والمیل والصفات المشتھیات التی تشوق النفس الخ سماعھا تھیج دواعی	نہیں جائز ہے سننا آواز غیر محرم عورتوں کا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تسبیح کہیں مرد اور ایک ہاتھ سے اور دوسرے ہاتھ سے تالی بجائیں عورتیں یہ اس وقت کے لئے ہے جب کہ نماز کی حالت میں کوئی ناگہانی ضروری امر پیش آئے ہو۔ پھر کس طرح جائز ہو سکتا ہے غیر محرم عورتوں سے شعر غزل گانا وغیرہ سننا اور وہ باتیں جو طبیعتوں کو شہوت کی طرف ابھارتی ہیں۔ تنہائی میں لوگوں سے علیحدہ خالی مکان کے اندر بیٹھنا اور عورتوں سے شعر جاہلی گانا اور شعر میں بھی گانا اور عاشق و معشوق کے قصے کہانیاں سننا اور ان میں محبت کی باتیں باتوں کا کھول کر پوچھنا جو نفس کو زیادہ ابھارتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السماع وتشير طبعه الى
المحارم فلا يجوز لاحد
سماع ذلك وان قال قائل
انى اسمعها على معان اسم
نيها عن الله تعالى
كنت بناء لان الشرع لم
يفرق بين ذلك ولو جاز
لاحد جاز لانبياء عليهم
السلام ولو كان ذالك
عذراً لاجزنا سماع القيان
لمن يدعى انه لا يطرب به
وشرب المسكر لمن ادعى
انه لا يسكره فلو قال
عادتى انى متى شربت
الخمر انكففت عن الحرام
لم يجز له ولو قال انى
شاهدت المردان
والاجنبيات وخلوت
بهم اعتبرت فى حسنهم
لم يجز له ذلك بل
نقول ترك ذلك
واجب واعتبار بغير
المحرمات اكثر

پس شعر اور گانے والی وہ عورتیں زیادہ ابھارتی ہیں طبیعتوں کو حرام کاموں کی طرف پس نہیں جائز ہے کسی کو بھی غیر محرم عورتوں سے شعر و اشعار سُننا۔ اور کوئی خواہش پرست کہے کہ میں سُنتا ہوں اور کراتا ہوں یہ سب امور ایسے معنوں اور مطلب پر جس سے سلامت رہتا ہوں میں نزدیک اللہ تعالیٰ کے تو ہم اس کو بہت بڑا جھوٹا کہیں گے۔ اس لئے کہ اگر یہ جائز ہوتا تو جائز ہوتا نبیوں کے لئے اور اگر ہوتا یہ عذر تو البتہ جائز رکھتے عورتوں سے سننے اور ایسے معاملہ کو اس شخص کے لئے جو دعویٰ کرتا ہے کہ راگ اس کو خوش نہیں کرتا۔ اور جائز رکھتے نشہ لانے والی چیز کے پینے کو اس شخص کے لئے جو دعویٰ کرتا ہے کہ اس کو وہ نشہ نہیں لاتی۔ پس اگر وہ کہے کہ میری عادت ہے کہ میں شراب پیتا ہوں تو باز رہتا ہوں حرام سے تو اس کے لئے شراب جائز نہیں ہو سکتی۔ اور اگر کوئی یہ کہے کہ تحقیق میں دیکھتا ہوں نوعمر (بے داڑھی) لڑکوں اور پرائی عورتوں کو اور ان سے تنہائی میں بیٹھتا ہوں اور عبرت حاصل کرتا ہوں ان کے حسن سے۔ تو یہ ہرگز اس کے لئے جائز نہ ہوگا۔ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ اس کا پرائی عورتوں سے میل جول تنہائی وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من ذلك وانما هذه طريقة
من اراد تناول الحرام بطريق
الله عزوجل فى ركب هواه
فلا نسلم لاصحابها ولا نلتفت
اليهم قال الله عزوجل قل
للمومنين يغضوا من ابصارهم
ويحفظوا فروجهم ذلك
ازكى لهم فمن قال
النظر ازكى كان مكذبا
للقران

ترک کرنا (چھوڑ دینا) واجب ہے۔ اور
وہ اس ناجائز امر محرمات کے سوا دوسرے
جائز امور سے عزت حاصل کرسکتا ہے۔

یعنی سوائے اس کے نہیں ہے کہ یہ
طریقہ ہے اس شخص کا جو کھانا چاہتا ہے
حرام کو اللہ عزوجل (ولایت) کے راستہ
میں آڑ بنا کر پس سوار ہو رہا ہے یہ اپنی
نفسانی خواہشات پر۔ پس نہیں سلامت
جانتے ہم ایسے باطل طریقہ کے مکار
لوگوں کو اور نہیں اعتبار کرتے ان کی لاف
زنی کا۔ کیونکہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ
کہہ دو اے میرے حبیب (صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم) مومنوں کو کہ نیچے رکھیں
اپنی نظروں کو اور حفاظت میں رکھیں اپنی
شرمگاہوں کو یہ بہت اچھا ہے ان کے
لئے۔ پس جو کوئی غیر محرم عورتوں سے تنہائی
میں بیٹھنے اور سیٹی چابی وغیرہ کو جائز رکھے
وہ قرآن مجید پر ایمان ہی نہیں رکھتا ہم اس کو
بدترین جھوٹا جانتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوامی ولایت اور ولایتِ محمدی کا نمایاں فرق

ملکی وقومی روایات ہی نہیں بلکہ مشاہدہ سے بھی ظاہر و ثابت ہے کہ کہ ولایت یا معرفت الٰہی (قرب الی اللہ یا خدا رسی) کا ذکر و چرچا بلا تفریق مذہب و ملت ہر قوم وملک میں قدیم الایام سے بدستور وموروثی چلا آرہا ہے یعنی ہر مذہب وملت اور قوم وملک کے لوگ اپنی اپنی جگہ اپنے مذہب وملت کے بعض مخصوص وپسندیدہ افراد (فقیروں گوشہ نشینوں، سادھوؤں مندر وبُت خانہ بلکہ قبروں اور مذہبی مسکان وغیرہ کے مجاوروں، علماء ومشائخ) کو اپنے اپنے گمان وعقیدہ کے مطابق عارف باللہ (ولی اللہ) مانتے ہوئے کشف وکرامات کا لامتناہی سلسلہ ان کی طرف منسوب کرتے اور ان کے عملیات (منتر جنتر یا جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے) کو مؤثر وکامیاب مانتے ہوئے ان کی بزرگی (نیابت الی اللہ وخدا رسی کا ڈھنڈورا پیٹوا تے چلے آرہے ہیں۔ بہ نسبت مہذب وتعلیمیافتہ اور شہری لوگوں کے وحشی جنگلی اقوام اور خانہ بدوش قبائل وجاہل آبادیوں میں اپنے مزعومہ بزرگوں (اولیاء) کا انتہائی ادب واحترام بلکہ ایک گونہ ان کی پرستش کی جاتی ہے۔ اور ان کے عملیات پر کامل اعتقاد وبھروسہ کرتے ہوئے ان کے طلسمات شعبدات فنکاریوں اور مکر وفریب واستدراج کو ولایت وبزرگی کا کمال یقین کیا جاتا ہے۔

اسی پر بس نہیں بلکہ عوام کی ضعف اعتقادی، ذہنی کمزوری (گندی ذہنیت) اور جہالت بلکہ اللہ تعالیٰ سے بے گانگی اور بُعد (دُوری) کا یہ حال ہے کہ ہر ننگے دھڑنگے مجنون مخبوط الحواس حتیٰ کہ مذہب وملت سے بالکل بے گانہ وناآشنا بھنگی چرسی وافیون وشراب خور وزندگی باز وبدکردار وزنانہ لباس وزیورات پہنے لوبے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کنگن اور زنجیر و قلادے جھوٹی موٹی تسبیح زیب تن کرنے اور رنگ برنگ کا پنج و پتھر کے منکوں (موتیوں) کے ہار بلکہ گھنگرو وغیرہ باندھنے اور بلا تمیز حلال و حرام ہر شئے ہڑپ کر جانے والے بھیک منگے و مکار و آوارہ گرد مرگھٹ مسان بتخانہ و قبروں کے مجاوروں وغیرہ کو کامل ولی اللہ اور ان کی خرافات و لاف زنی اور جملہ بیہودہ حرکات کو کشف و کرامات ماننے کے عادی ہیں۔ حتیٰ کہ جس قبر مرگھٹ مسان مکان تو کیا درخت و دیوار اور پتھر و گذرگاہ پر دیا جلتا (چراغ روشن) دیکھ پائیں یا کسی ایرے غیرے کی زبانی سن لیں کہ یہ بزرگ کا مکان (استھان) ہے تو اسی کی پرستش و پوجا پاٹ شروع کر دیتے ہیں۔

غرضیکہ مسلم و غیر مسلم عوام کے نزدیک نہ تو ولایت کا کوئی خاص معیار ہے اور نہ ہی کسی مذہب و ملت کی تمیز و پابندی ہے بلکہ جس کو چند جہلاء نے بزرگ اور ولی اللہ کہدیا اور اس کی جھوٹی موٹی کرامتوں کا چرچا اور عملیات کی شہرت ہوگئی وہی صاحب کمال ولی اللہ قرار پایا۔ اور عوام نے خدائی کے جملہ اختیار کا مالک و مختار اسی کو سمجھ لیا۔ خواہ کسی بھی مذہب و ملت کا کیوں نہ ہو۔

یقین نہ آئے اگر آپ کو اعتبار نہ آئے تو انسانی آبادیوں کا جائزہ لیجئے گا یعنی تہذیب اور انسانیت سے ناآشنا وحشی جنگلی اقوام و خانہ بدوش قبائل اور جاہل آبادیوں سے لے کر مہذب اور تعلیم یافتہ طبقہ تک میں گھوم پھر کر دیکھ لیجئے کہ ہر قوم و ملک اور مذہب و ملت کے لوگ اپنے اپنے مزعوما و پسندیدہ عاملوں، فقیروں وغیرہ کو صاحب کمال، عارف باللہ اور سب سے بڑا ولی اللہ سمجھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہودی، عیسائی اپنے علماء و مشائخ گدی نشین اور قبروں وغیرہ کے مجاوروں کو جملہ ہندو اقوام اپنے مذہبی راہنماؤں اور مندروں، مرگھٹ مسان وغیرہ کے گدی نشین مجاور اور سادھو فقیروں کو، بدھ مت کے لوگ اپنے لاماؤں، بھکشوؤں اور مندر و بت خانہ کے مجاور فقیروں کو اور مسلمانوں کے جملہ گروہ اپنے اپنے علماء و مشائخ اور پیرو فقیروں اور قبروں کے گدی نشین و مجاوروں کو عارف باللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سب سے بڑے اولیاء سمجھے ہوئے ہیں۔ جس سے اظہر من الشمس ہے کہ ولایت یا معرفت الٰہی کا مقام اس درجہ ارزاں و سستا اور عام ہے کہ جس مذہب و ملت کے عوام جس کو چاہیں ولایت کے اعلیٰ مقام پر بٹھا دیں اور اسے خدائی کارخانہ کا مالک و مختار بنا دیں۔ حالی مرحوم نے کیا سچ کہا ہے۔

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کہے آگ کو اپنا قبلہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولایتِ محمدی اور اس کے حصول کا دستور

عوامی ولایت کا خاکہ و تصور ملاحظہ فرمانے کے بعد ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ اور اس کا مخصوص و نمایاں معیار اس کے حاصل کرنے کے ذرائع اور طریق کار نیز ضد و تعصب اور تقلید و فرقہ بازی کی جکڑ بندیوں سے یکسر آزاد ہو کر بلکہ خالی الذہن ہو کر بڑے پیر صاحب یعنی امام الاولیاء اور سلطان العارفین و قائد السالکین کی اپنی زبان سے ملاحظہ فرمائیے پھر صدق دل پوری توجہ اور خلوص سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال نعمت سے سرفراز فرمائے اور اپنے صالح و مخلص بندوں کے گروہ میں حشر کرے
(اللّٰھم فاطر السمٰوات والارض انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنا مسلماً والحقنا بالصالحین)

اولیاء کرام کے دو گروہ ہیں

امام اولیاء فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے باعتبار مراتب دو گروہ یا دو طبقے ہیں

طبقہ اولیٰ کے اولیاء تو وہ خوش نصیب ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی و مخصوص فضل و کرم سے ہی ولایت کے بلند مراتب سے فائز فرما دیتا ہے چنانچہ ولایت کے اوصاف و ثمرات بیان کرتے ہوئے پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ رطب اللسان ہیں۔

یجوز ان یصطفی اللہ
عبداً من عبادہ فیتولی
تربیتہ وحراستہ
من الشیطان وصفات

بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے
مخصوص ترین بندوں کو منتخب فرما کر ان
کی خاص تربیت فرماتے اور شیطان و نفسانی
خواہشات سے ان کو محفوظ رکھتے ہیں جیسا کہ

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النفس والہوی کابراھیم النبی ونبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واویس القرنی من الاولیاء وغیرھم (ص۴۴)

جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور رحمۃ للعلمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی مقام نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کو خصوصیت سے پیدائشی شانی ولی اللہ منتخب کرلیا۔

طبقہ ثانی دوسرے درجہ یا طبقہ کے اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے طریق کار یا اعتقاد و کردار کو بالتفصیل ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں اگرچہ مقام ولایت تک رسائی حاصل کرنے کے لیے مخصوص تزئین شرائط و ذرائع ہیں جن کی پابندی کے بغیر ولایت کا حصول ناممکن ہے مگر ان کی پابندی کے باوجود ولایت کا مدار و انحصار پھر بھی اللہ تعالے کی مہربانی فضل و کرم اور توفیق پر ہی ہے تا وقتیکہ توفیق الٰہی شامل حال نہ ہو مقام ولایت تک رسائی ناممکن چنانچہ امام الاولیا رحمۃ اللہ علیہ اس حقیقت کا اعلان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

فحرسھم ربی ونعم رعونات نفوسھم وضراوتھا بسلطان الجبروت فثبتھم فی مراتبھم ووفقھم للوفاء بشرطھم العہد ان وفقھم للوفاء بالصدق فی سیرھم والصبر فی محل الانقطاع والاضطرارھم فادوا الفرائض وحفظوا العہود والادب واستداموا المراتب حتی قوموا وھذبوا

پس میرے رب عز وجل نے ان کی نگہبانی و تربیت فرمائی اور نفس کی رعونت اور شرارتوں سے ان کو اپنی مہربانی سے محفوظ رکھا اور ان کے مرتبہ میں ان کو ثابت قدم رکھا اور ان کو وفائے عہد کی توفیق مرحمت فرمائی بنا بریں انھوں نے اللہ تعالے کے راستہ میں صدق و صفائی سے کام لیا اور مخلوق کی تکالیف و انقطاع پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کے فرائض بخوشی داطمینان ادا کیے اور اس کی حدود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واتقوا وادبوا وطهروا وطيبوا ورسعوا وزكوا وشجعوا وعودوا فتمت لهم ولاية الله وتولية الله ولي الذين آمنوا الى قوله وهو يتولى الصالحين.

(غنیۃ الطالبین ص ۳۲۲)

اور احکام کی حفاظت کی اور ضروری امور شریعت کو لازم پکڑا حتی کہ صراط مستقیم پر صحیح معنوں پر قائم ہوئے اور اپنے آپ کو پاک و صاف کیا اور خوشبودار بنایا اور پاکیزگی کو لازم پکڑا اور شجاعت سے کام لیا اور کشادہ ظرفی کا طریق اختیار کیا اور عادات کو عمدہ بنایا پس اللہ تعالیٰ کی ولایت اور دوستی ان کے لیے پوری ہوئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ میں مومنوں کا دوست اور صالح اعمال کرنے والوں کا کارساز ہوں۔

اس کے برعکس

بعض دفعہ ایسا بھی ہوا بلکہ ہوتا چلا آیا ہے کہ باب ولایت تک پہنچ کر دستک دینے والے بھٹک کر اس دنیا گمراہ و بد راہ ہو گئے کہ جہنم کا ایندھن ہو کر رہ گئے چنانچہ اہل کتاب کے مشہور ترین عابد و زاہد اور اولیاء بلعم بن باعورا اور برصیصا وغیرہ کا گمراہ و جہنمی ہونا محتاج تعارف نہیں ثعلبہ جیسے مشہور صحابی کا خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ہلاک و جہنم رسید ہونا، بلکہ منصور جیسے بہت بڑے عابد و زاہد اور باب ولایت کو دستک دینے والے ولی کا گمراہ ہو کر علماء و فقہاء زمانہ کے متفقہ فتوی اور سید الطائفہ مجدد وقت و قطب زمانہ حضرت شیخ جنید بغدادی نور اللہ مرقدہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصدیق و تائید سے دار (سولی) پر چڑھایا جانا محتاج بیان نہیں، بلکہ خود بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی منصور کی گمراہی بھی اظہر من الشمس ہے۔ حتی کہ کئی ایک اولیاء کی گمراہی خود بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے شیطانی فریب و دھوکہ کی ذیل منقول تذکرہ ہو چکی ہے۔

بڑے پیر صاحب کا مقام اور مرتبہ

ابتداء ذکر ہو چکا ہے کہ بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولیاء اللہ والدین کے روشن چراغ جنہے اولیاء کی گود کے تربیت یافتہ اور اپنے عہد و زمانہ کے عالم و فقیہ اور شامی شیخ و استاد بقیہ خواجہ اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ ایسے ممتاز ترین اولیاء اللہ رحمتہ اللہ علیہم کے درجہ و طبقہ کے بلند بخت ولی و عالی مرتبہ کیدا اپنے بعد آنے والے اولیاء اللہ کے امام ہادی راہنما و دستگیر ہیں چنانچہ مشاہیر تذکرہ نویسوں نے پیران پیر رحمتہ اللہ علیہ کے مقام ولایت کی صراحت خود پیران پیر رحمتہ اللہ علیہ کی زبانی جس وضاحت سے نقل کی ہے اسے نویں صدی ہجری کے شہرہ آفاق محقق و مؤرخ و مجتہد بلکہ بقول حضرت خانصاحب احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے قطب یعنی اکابر اولیاء حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے طبقات الکبریٰ میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ترجمہ کی ذیل یوں ذکر کیا ہے۔

عثر الحسین الحلاج فلم یکن فی زمنہ من یاخذ بیدہ وانا لکل من عثر مرکوبہ من اصحابی ومریدی ومحبی الی یوم القیامۃ آخذ بیدہ۔

طبقات الکبریٰ شعرانی مطبوعہ مصر ص ۱۰۸

شیخ منصور حسین بن حلاج نے طریقت یا حصول ولایت کے سلسلہ میں اس لیے ٹھوکر کھائی اور گمراہ ہو کر حقیقت سے محروم رہ گیا کہ اس کے عہد میں کوئی ایسا صاحب کمال ہادی اور راہنما نہ تھا کہ جو اس کی راہنمائی و دستگیری کر کے دوبارہ صراط مستقیم پر لا کھڑا کرتا۔ اب بفضلہ تاقیامت ہم اپنے ان تمام عقیدت مندوں، مریدوں اور دوستوں کی راہنمائی اور دستگیری کرنے والے ہیں۔ جن کو حصول ولایت میں کوئی مشکل و رکاوٹ پیش آئے۔

سلطان العارفین کی دستگیری

بڑے پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا مذکورہ فرمان اگرچہ اپنے مقصد و مدعا میں بالکل واضح اور کھلا ہے کہ شیخ منصور کو حصول ولایت کے سلسلہ میں اس درجہ غلطی اور ٹھوکر لگی کہ سجائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ ولایت سے سرفراز ہونے کے گراہ ہو کر اپنے عہد کے علماء شریعت اور ائمہ طریقت کے متفقہ فتوے سے دار (سولی) پہ کھچوایا یا چڑھایا گیا۔ وجہ یہ ہے کہ منصور کے زمانہ میں کوئی ایسا رہبر کامل نہ تھا جو اسے گمراہی سے آگاہ کرکے اس کی راہنمائی کرتا ہوا صراط مستقیم سے فائز کر دیتا۔ مگر اب ہم بفضلہ طریقت یا راہ ولایت کے اس درجہ شہ سوار و مرد میدان ہیں کہ قیامت تک کے عقیدت مندوں مریدوں اور دوستوں کی راہنمائی کے لیے حصول ولایت کے طریق کو اس درجہ عام فہم اور بالکل آسان پیرائے یا طریق سے بیان کر دیا ہے کہ اس طریق پر کاربند ہونے والے کو غلطی و ٹھوکر کا شبہ تک بھی نہیں ہوگا۔ مگر بعض ناعاقبت اندیش اس واضح فرمان کے خلاف منشا بلکہ بالکل برعکس اور سراسر الٹ پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی دنیوی مصائب و آلام اور رنج و غم میں مشکلکشائی و دستگیری یقینا کیے ہوئے ہیں۔ ۔

ع "فکر ہر کس بقدر ہمت اوست"

خیر ہم تو پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے مقام و فرمان کو آشکار کرتے ہوئے یہی دعا کرتے ہیں ؎

خدا الٹی سمجھ کسی کو نہ دے
دے موت اور یہ بلا کسی کو نہ دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصور کی گمراہی و قتل پر متفقہ فتوے

سطور فوق میں ذکر ہو چکا ہے کہ اسلام سے نا آشنا اور علوم معرفت الٰہی سے بے بہرہ مسلمانوں کے نزدیک چونکہ ولایت کا کوئی خاص معیار نہیں بنا بریں جس ایرے غیرے کو چاہتے ہیں ولی اللہ مشہور کر کے اس کی از زندہ مردے کی قبر پرستش شروع کر دیتے ہیں چنانچہ شیخ منصور ایسے راہ طریقت اور ولایت سے بھٹکے ہوئے بلکہ علماء شریعت و مشائخ زمانہ کے متفقہ فیصلہ و فتوے سے دار (سولی) پہ کھنچوائے یا چڑھائے شخص کو بھی شیخ طریقت بلکہ صاحب کمال ولی اللہ سمجھا جا رہا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) حالانکہ امام اولیاء شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اعلان سے منصور کی گمراہی اظہر من الشمس ہے۔

نہ صرف یہی بلکہ منصور کے مابعد آنے والے جملہ فقہاء اسلام اور مشاہیر مشائخ طریقت کا متفقہ اعلان و فیصلہ بھی یہی ہے کہ شیخ منصور واقعی گمراہ اور بے راہ تھے اور علماء مشائخ زمانہ کا اس کو گمراہی کی پاداش میں دار پہ کھنچوانے کا فیصلہ و فتویٰ بالکل حق پہ مبنی ہے چنانچہ حجۃ الاسلام حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ نور اللہ مرقدہ بنور التمام نے اپنے شہرۂ آفاق و مقبول عام رسالہ بلاغ المبین صفحہ ۱۰۳ میں منصور کی گمراہی اور علماء و مشائخ کے متفق فتوے و فیصلہ کو یوں اعلان فرمایا ہے۔

"آوردہ اند کہ حسین بن منصور حلاج متعبد بود ہزار رکعت نوافل در شب می گذارد و چوں از زبان وے انا الحق برآمد

روایت ہے کہ حسین بن منصور حلاج بہت بڑا عابد تھا ایک رات میں ہزار رکعت نفل پڑھا کرتا تھا جب اس کی زبان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر مشائخ وقت فتوے بقتلش نوشتند و بردار کشیدند در اخبار الاخیار نوشتہ است کہ از شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سوال کردند کہ حکم شیخ ابن منصور حلاج چیست فرمود مردود است۔ جنید رحمۃ اللہ علیہ او را رد کردہ بود۔ جنید رحمۃ اللہ علیہ مقتدائے وقت بود رد او را رد ہمہ باشد۔ (بلاغ المبین صفحہ ١٠٢، ١٠٣ مترجم مطبوعہ جید برقی پریس دہلی)

انا الحق نکلا تو جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے مشائخ وقت نے اس کے قتل کو فتوے دے کر سولی پہ چڑھوا دیا۔ اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ شیخ نظام الدین اولیا (دہلوی) رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ شیخ منصور کا کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا۔ کہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا رد کیا ہے اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ اپنے عہد، زمانہ کے مقتدا و مجدد ولایت ہیں پس جنید رحمۃ اللہ علیہ کا منصور کو گمراہ اور واجب القتل گردان کر سولی چڑھانے کا حکم فرمانا تمام اولیاء اللہ اور علمائے ربانی رحمۃ اللہ علیہم کا فیصلہ و فتوے ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام ومرتبہ

اگرچہ حضرت نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان سے واضح ہو چکا ہے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ امام الاولیا ہیں، تاہم مزید وضاحت و تصدیق کے لیے امام العارفین شیخ محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی سنیئے

وما زالت الاولیاء والصدیقون والابدال کذالک من بین استاذ وتلمیذ کالحسن البصری عتبۃ الغلام وسری السقطی وغلامہ وابن اختہ ابی القاسم الجبیند وغیرھم

اور ہمیشہ سے اولیاء اللہ و صدیق اور ابدال استادی شاگردی کے سلسلہ سے چلے آتے ہیں۔ جیسے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ان کا شاگرد عتبہ غلام اور سری سقطی اور اس کا غلام اور ان کا بھانجا ابو القاسم جنید رح وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ جیلان کے فرمان سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کمال ائمہ طریقت میں لہٰذا جو شخص منصور کی گمراہی میں شک کرے وہ بھی گمراہ ہے۔

مشاہیر محققین امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اور مشاہیر محققین نے منصور کی گمراہی اور مصلوب ہونے کی اصلیت بیان کرتے ہوئے لکھا ہوا ہے کہ منصور نے صرف انا الحق کا نعرہ ہی نہیں لگایا بلکہ وہ اپنے مکان کو بیت اللہ یقین کر کے اس کے طواف کو حج کعبہ قرار دیتا تھا۔ گویا کہ وہ ہر شے و ہر مکان (ہر جگہ) میں اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاضر و ناظر مانتا ہوا ہی انا الحق کا نعرہ بلند کرتا تھا یعنی اسے یقین تھا کہ جب مجھ میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا جلوہ موجود ہے تو پھر میرے خدا ہونے میں کیا شبہ اور ایسے ہی جب اللہ تعالیٰ کی ذات ہر جگہ موجود ہے تو پھر بیت اللہ کی کیا خصوصیات لہٰذا ہر مکان خود بیت اللہ ہی ہے جس سے روز روشن کی طرح آشکارا ہے کہ منصور فرقہ وجودیہ کا امام و مقتدا ہے لہٰذا جو فتوے علماء و مشائخ نے منصور کے حق میں دیا بالکل وہی فتوے ہر وجودی پر عاید و صادق ہوتا ہے حاصل یہ کہ صحیح العقیدہ مسلمان کو وجودی مذہب سے کلیتہً اجتناب و پرہیز بلکہ پورے طور پر متنفر و بیزار رہنا چاہیئے۔ فرقہ وجودیہ کی تردید میں راقم الحروف دو خاص رسالے بھی شائع کر چکا ہے (۱) فرقہ وجودیہ کی اصلیت و پہچان (۲) الشہاب الثاقب للمجہول (اس وقت یہ دونوں نایاب ہیں کیونکہ یہ مفت تقسیم ہوئے اور طبع کرانے والے قبروں میں سو چکے ہیں)

عقیدہ کی درستگی ولایت کی بنیادی شرط ہے بڑے پیر صاحب طریق ولایت کے آداب و شرائط بیان فرماتے ہوئے غنیۃ الطالبین میں رطب اللسان ہیں۔

فالذی یجب علی المبتدی فی ہذہ الطریقۃ الاعتقاد الصحیح والذی ہو الاساس تیکون علی عقیدۃ السلف الصالح

طالب و مبتدی ولایت کے لیے اعتقاد صحیحہ کا اختیار کرنا شرط اول ہے کیونکہ ولایت کی اصل یا بیج و بنیادی شرط صرف عقیدہ کی صحت اور پختگی ہی ہے لہٰذا طالب ولایت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اهل السنة القديمة سنة الانبياء والمرسلين وصحابته والتابعين والاولياء والصديقين على ما تقدم ذكره وشرحه في اثناء الكتاب فعليه التمسك بالكتاب والسنة والعمل بهما امراً ونهياً اصلاً وفرعاً فيجعلهما جناحيه يطير بهما في الطريق الواصل الى الله عز وجل

غنیۃ الطالبین
ص ۸۳۶

کہ سنت صالح اہل السنت قدیم کا عقیدہ اختیار کرنا چاہیے کیونکہ یہی اہل السنت قدیمہ کا مذہب ہے جو کہ انبیاء اور رسل علیہم السلام اور صحابہ اور تابعین اور اولیاء کرام اور تبع تابعین اور صدیقین کا متفقہ عقیدہ ہے چنانچہ شروع کتاب غنیۃ الطالبین میں عقیدہ اہل السنت کی تفصیل و تشریح بکمال وضاحت بیان کر چکے ہیں پس مبتدی ولایت کو بصدق دل و جان قرآن اور حدیث صحیح سے اپنا پورا تمسک کرنا اور ہر ایک کو ہر بات میں اس پر عمل پیرا ہونا لازم ہے جو کچھ کتاب و سنت کے احکامات امر و نہی اصول و فروع پر نافذ اور منطبق ہوں عمل اور اپنے سلوک کی راہ ہر دو سے کلیتاً اختیار کرنا چاہیے بلکہ پیر طریقت سے بڑھ کر چاہیے حتیٰ کہ قرآن و حدیث کو اپنے دو بازو (پر) بنا کر ان دونوں پروں (مکمل عشق) سے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لیے محبوب حقیقی اور پیوستگی خوشی سے پیدا کرنی چاہیے۔

اظہر من الشمس ہوگیا

بڑے پیر صاحب کے کھلم کھلا فرمان سے روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا ہے کہ جو کسی کو اللہ تعالیٰ سے ملاقات وصال باللہ سے محبت یعنی اس کا تقرب مطلوب و مقصود ہو جسے مدرسہ تصوف میں ولایت الٰہی کہا جاتا ہے اس کے لیے از بس ضروری و لازمی بلکہ شرط اول ہے کہ عقیدہ اہل السنت قدیم یعنی صحابہ اور ان کے شاگرد یعنی حضرات تابعین و تبع تابعین کے عمل و عقیدہ کو انتہائی پختگی سے اختیار کرے اس کے برعکس جو شخص سلف یا طریق سلف سے ایک ذرہ بھی ادھر ادھر ہوا مقام ولایت کی رسائی محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

عقیدہ سلف صالح کا معیار پہچان

ولایت کی بنیادی شرط چونکہ بڑے پیر صاحب نے عقیدہ سلف صالح اہل السنت قدیم کی روشنی میں کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونا قرار دیا ہے لہٰذا عقیدہ سلف صالح اہل السنت قدیم کی تشریح و وضاحت بلکہ مکمل نشاندہی اور پوری صراحت خود بڑے پیر صاحب کی قلم و زبان سے سنیے چنانچہ امام الاولیاء لکھتے ہیں۔

فعلی المؤمن اتباع

مومن صادق یا مبتدی ولایت کے لیے سنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السنة والجماعة فالسنة ما سنه رسول الله صلى الله عليه وسلم والجماعة ما اتفق عليه أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في خلافة الأئمة الأربعة الخلفاء الراشدين المهديين رضي الله عنهم أجمعين (غنیہ ص ۸۰)

اور جماعت کی اطاعت پیروی یا اتباع لازم ہے پس سنت تو وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان و عمل ہے اور جماعت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل و عقیدہ ہے جو کہ خلفاء راشدین کی خلافت کے عہد سعادت میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بالاتفاق معمول فرمایا"

سلف صالح یا اہل السنّت قدیم کا عقیدہ کس نام سے مشہور ہے

[illegible] رحمۃ اللہ علیہ کے قول و فعل سے اظہر من الشمس ہو چکا ہے کہ سلف صالح کا عقیدہ طریق ولایت کی اصل و بنیادی شے ہے بنا بریں جب تک سلف صالح کا عقیدہ قبول و معمول نہیں کیا جائے گا مقام ولایت تک رسائی محال بلکہ ناممکن ہے صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد عقائد میں کافی ردّ و بدل اور اختلاف ہو گیا۔ چنانچہ عقیدہ کے اعتبار سے اہل السنت والجماعت کے وعدے دار تین قسموں میں منقسم ہیں

(۱) حنفی ماتریدی عقیدہ رکھتے ہیں۔

(۲) شافعی باعتبار عقیدہ اشعری ہیں۔

اور یہ دونوں عقیدے اپنے اپنے ائمہ (رحمۃ اللہ علیہم) مذاہب اور ان کے مخصوص ترین شاگردوں کے اصول و قواعد پر مبنی ہیں۔ مثلاً ماتریدی عقیدہ کے بانی و موسس امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو وہ ایک واسطہ سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں ماتریدی بستی کا نام ہے بنا بریں ماتریدی مشہور ہیں۔

(۲) اور اشعری عقیدہ کے موسس امام ابو الحسن اشعری شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے مشہور صحابی کی اولاد سے نویں پشت میں ہیں۔ یہ دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدے باہم متفق نہیں بلکہ قدرے مختلف و متضاد ہیں۔

(۳) تیسرا عقیدہ: عقیدہ حنبلی کے نام سے شہرۂ آفاق ہے محدثین عظام رحمۃ اللہ علیہم اور اہل حدیث اس کے عامل و حامل علمبردار اور پابند ہیں۔ کیونکہ یہی عقیدہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا متفقہ و مسلمہ عقیدہ ہے۔ چنانچہ صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم سے اس عقیدہ کو روایت (نقل) کرنے والے اسلام کے مسلمہ و نامور امام بلکہ اسلام کی مثالی شہرۂ آفاق شخصیت حضرت امام السنہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اور لطف و کمال یہ کہ یہ عقیدہ اہل سنت کے نام سے مشہور بلکہ اس وجہ ابا گیا ہے کہ اسلامی دنیا کے ہر گوشہ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ متحدہ ہندوستان (ہند و پاک) میں بار ہا خالص عربی متن بلکہ عربی مع اردو ترجمہ میں بھی شائع شدہ ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ حکومت سعودی عرب کے فرمانروا۔ اور عوام چونکہ حنبلی العقیدہ ہیں بنابریں مملکت سعودیہ بلکہ مملکت کے رؤسا و تجار کی طرف سے عقیدہ اہل السنت لاکھوں کی تعداد میں عالم اسلام میں مفت شائع ہو چکا اور ہو رہا ہے ناظرین کی سہولت اور آسانی کے لیے مطبوعہ ستارہ پریس دہلی کا اقتباس عرض ہے۔

قال احمد بن حنبل رضي الله تعالى عنه هذه مذاهب اهل العلم واصحاب الاثر واهل السنة المتمسكين بعروقها المعروفين بها المقتدى بهم فيها من لدن اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الى يومنا هذا وادركت من علماء الحجاز والشام وغيرهم عليها فمن خالف

حضرت امام السنہ رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد آپ سے روایت کرتا ہوا رطب اللسان ہے کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تمام کے تمام اہل العلم واصحاب الاثر اور اہل سنت ان تینوں سے مراد اہل حدیث ہی ہیں۔ اہل حدیث اہل سنت جو کتاب و سنت کو انتہائی مضبوطی سے تھامنے روایت کرنے اور ان پر ابتدا زوال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح عمل کرنے والے اور اس بارے یا سلسلہ میں مشہور و معروف و مقتدی ہیں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لے کر ہمارے عہد و زمانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شيئا من هذه المذاهب وطعن فيها او عاب قائلها فهو مخالف مبتدع خارج عن الجماعة زائل عن منهاج السنة وسبيل الحق.

(عقیدہ اہل السنت ص۳)

ملک کا متفقہ مذہب یا عقیدہ صرف یہی اور یہی ہے جو ہم بیان کر رہے ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ ہم نے اپنے زمانہ کے مشاہیر اہل العلم یا المحدثین یا اہل السنت کے علما و مشائخ حجاز (مکہ مکرمہ مدینہ منورہ) اور شام وغیرہ تمام ممالک اسلام کو بھی اسی مذہب یا عقائد پر پایا ہے۔ پس جو شخص ہمارے بیان (روایت) کردہ مذہب میں سے کسی ایک کا بھی خلاف کرے گا یا اس پر عیب و طعن دھرے گا یا اس کے قائل و عامل پر نکتہ چینی کرے گا وہ اہل السنت والجماعت یا اہل حدیث کا کھلم کھلا مخالف اور بدعتی ہو کر خالص اسلام یا مذہب حق اور منہاج السنہ سے خارج ہو جائے گا۔

حنبلی عقیدہ ہی اصل اسلام اور اصل ولایت کا واحد ذریعہ ہے

سلطان اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی تسلیم

حقیقت منکشف ہو چکی کہ اصل اسلام یا کامل و اکمل ایمان اور ولایت کی بنیادی و آخری شرط صرف عقیدہ سلف صالح اہل السنت قدیم یا دوسرے لفظوں میں خیر القرون کے متفقہ اعمال یعنی صحابہ، تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اتباع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے مذہب و عقیدہ کو عملاً قبول و معمول کرنا ہے اور اس کے ساتھ ہی حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا بالکل واضح مصرح بلکہ کھلم کھلا اعلان بھی آپ ملاحظہ فرما چکے کہ صرف ہمارا روایت (بیان) کردہ عقیدہ ہی خیر القرون کا متفقہ و مسلمہ عقیدہ ہے لہذا اس عقیدہ (مذہب) کی کسی ایک شق سے انکار یا اس پر اعتراض اور نکتہ چینی کرنے والا اصل اسلام یا مذہب سلف صالح اہل السنت قدیم سے خارج کھلم کھلا بدعتی و گمراہ ہے۔ اور بڑے پیر صاحبؒ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مصرح اعلانات کو ذہن نشین رکھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اب خود امام اولیاء قطب الاقطاب سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی قلم حقیقت آشکار سے عقیدہ حنبلی کی صحت و قدامت اس کا اصل اسلام اور ولایت کی بنیادی اور آخری شرط ہونا بھی ملاحظہ فرماتے چلیئے۔ پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ مریدان صادق کو شریعت حقہ اور طریق ولایت و معرفت الٰہی کی راہنمائی وہدایت فرماتے اور اسلامی مذاہب کے اختلافی مسائل سے آگاہ وخبردار کرتے ہوئے غنیۃ الطالبین میں جگہ جگہ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب و مسلک کو انتہائی امتیازی شان اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی واسم گرامی کو کمال ادب سے یاد فرماتے ہیں چنانچہ بطور مثال صرف مقتدی پر امام کی اقتداء کی فرضیت اور اقتداء میں کوتاہی سے نماز کے باطل ہونے کا اعلان کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

" قال الامام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی وامامنا علی مذھبہ اصلاً وفرعاً وحشرنا فی زمرتہ "

(غنیہ ص۲۶)

یہی قول و فتویٰ ہے ابو عبد اللہ امام احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کا، اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ اصول و فروع میں اپنے عملاً و اعتقاداً انہی کے مذہب و عقیدہ پر کرے اور ان کے ہی زمرہ (صف یا جماعت) میں قیامت کے روز حشر فرمائے یا اللہ! سے دل سے یہی دعا ہے کہ سنئے قبول ہو جائے

ع حنبلی عقیدہ پہ ہو موت و حشر میرا

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی یہ دعا اس امر کا مجسم ثبوت اور زندہ شہادت ہے کہ آپ کو

اصلیت واقعہ کھل کر سامنے آ گئی

اسلامی مذاہب سے صرف عقیدہ حنبلی کے ساتھ ہی والہانہ شغف و دلی عقیدت یا آخری و گہری محبت ہے جس سے یہ حقیقت مجسم صورت میں کھل کر سامنے آ گئی کہ عقیدہ حنبلی ہی درحقیقت اصل یا بنیادی عقیدہ و مذہب ہے جسے پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ عقیدہ سلف صالح اہل السنت قدیم کے نام و عنوان سے اعلان فرماتے ہوئے ولایت کی بنیادی و آخری شرط قرار دیا ہے پس اگر آپ کو پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح معنوں میں محبت و عقیدت ہے۔ تو آپ بصدق دل ان کو امام اولیاء سلطان العارفین یا قطب الاقطاب رحمۃ اللہ علیہ مانتے اور اپنے بالعموم تا قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولیاء کے پیشوا ان کو ہادی و راہنما جانتے ہیں تو پھر آپ کا فرض منصبی یہی ہے کہ پہلی فرصت میں ہی تمام دوسرے مذاہب و عقیدوں سے دست بردار ہو کر بصدق دل عقیدۂ حنبلی کو قبول و معمول کرتے ہوئے پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی لوح سے خلوص و توجہ اور آخری خشوع و خضوع اور عاجزی و تضرع سے مرقومہ درج فرمودہ دعا: "اماتنا علی مذھبہ صلا وفرعا وحشرنا فی زمرتہ" پر باآواز بلند آمین کہہ دیں۔

لایکون للہ ولیّ الاّ علی اعتقاد احمد بن حنبل

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی دعاء مبارک کو بھی ذہن نشین رکھیے اور اس پر بصدق دل آمین کہتے ہوئے اب امام الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا قطعی اور آخری بلکہ دوٹوک قول فیصل بھی سنتے ہی چلیے کہ جب تک عقیدہ حنبلی قبول و معمول نہ کیا جائے کوئی شخص ولی اللہ نہیں ہو سکتا۔ امام ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ مشاہیر اسلام کی نامور شخصیت ہیں اور آپ کی مصنفہ "طبقات ابن رجب" اپنے موضوع کی شہرۂ آفاق و مقبول عام کتاب ہے ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ کی ذیل آپ کے حالات بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

"قیل للشیخ الجیلانی هل کان للہ ولیا علی غیر اعتقاد احمد بن حنبل فقال ما کان ولا یکون"

عقیدت مندان جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے دریافت کیا دوسرے لفظوں میں پوچھا کہ عقیدہ حنبلی قبول و معمول کیے بغیر بھی کوئی شخص ولی اللہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے بالکل واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ نہ ہی تو کوئی شخص آج تک عقیدہ حنبلی کے بغیر ولی اللہ ہوا اور نہ ہی آج کے بعد تا قیامت کوئی ہو گا۔

(۲) طبقات ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ سے قطع نظر

"تاج المکلل" اپنی مشہور کتاب میں علامہ سید نواب محمد صدیق حسن خان صاحب امیر و رئیس ریاست بھوپال نے تذکرہ شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل دو مزید قول یوں نقل فرماتے ہیں۔

(۱) حضرت ابوزکریا صرصری رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ عارف باللہ حضرت علی بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا۔

انہ سأل الشیخ عبد القادر فقال یا سیدی هل کان للہ ولی علی غیر اعتقاد احمد بن حنبل؟ فقال ما کان ولا یکون وقد نظمہ الصرصری فی قصیدۃ

تحقیق شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ یا سیدی یہ فرمایئے کہ عقیدہ حنبلی کے بغیر بھی کوئی شخص ولی اللہ ہو سکتا ہے اس پہ پیر بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی جوش وجلال سے فرمایا کہ نہ ہی کوئی آج تک عقیدہ حنبلی کے قبول کیے بغیر ولی اللہ ہوا ہے اور نہ ہی تا قیامت ہوگا

مزید سنیے: حکی الشیخ علی بن سلیمان الخباز عن الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فانہ صاحب الکشفات والکرامات التی لم ینقل لاحد من اهل العصر انہ قال لا یکون للہ ولی الا علی اعتقاد احمد بن حنبل

(تاج المکلل ترجمہ شیخ جیلانی)

حضرت شیخ علی بن سلیمان خباز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ اپنے عہد و زمانہ کے شہرہ آفاق قطب الاقطاب ہیں جس قدر آپ سے کشف و کرامات ظاہر ہوئے کسی دوسرے سے اتنے نہیں پائے گئے شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ نے پورے دعوے سے فرمایا کہ عقیدہ حنبلی قبول کیے بغیر حصول ولایت و ولی اللہ ہونا خیال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے

یہ ہے پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح دستگیری جسے آپ نے "وانا لکل من عثر مرکوبہ من صحابی ومریدی ومحبی الی یوم القیمۃ" کے الفاظ سے اعلان فرمایا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی آرزو اور یہی التجا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت فیصلہ اور دعا کے مطابق حنبلی عقیدہ قبول و معمول کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ اور شیخ عبدالقادرؒ اور امام احمدؒ سے صحیح محبت و عقیدت کی نعمت سے بہرہ ور کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کما حقہٗ اطاعت نصیب کرے اور حشر اور جنت الفردوس میں آپ کی رفاقت اور پڑوس بخشے۔ آمین **برحمتك** یا ارحم الراحمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ حنبلی کا مکمل تعارف امام احمدؒ و پیران پیرؒ
کی زبانی

مذکورہ بالا مضمون کو ذہن نشین رکھتے ہوئے اب حاملین عقیدہ حنبلی کا اصل و صحیح نام اور کامل و مکمل تعارف بھی خود امام السنہ حضرت امام احمد بن حنبل اور پیران پیر رحمۃ اللہ علیہما کی زبانی سنتے چلیے۔ فخر المتاخرین اور بقیۃ الحفاظ حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ فتح الباری شرح صحیح البخاری میں حدیث "لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق" کی شرح فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں:

واخرج الحاکم فی علوم الحدیث عن احمد ان لم یکونوا اهل الحدیث فلا ادری من هم؟

(فتح الباری مطبوعہ دہلی ج ۱۳ ص [illegible])

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یوں فرمایا ہے کہ میری امت کا ایک طائفہ (گروہ) ہمیشہ ہمیشہ تا قیامت حق پر یعنی اصل و صحیح اسلام کا علمبردار رہے گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس سے آپ کی مراد طائفہ حق اہل حدیث ہی ہے

اس حوالے سے ثابت ہے کہ امام احمدؒ کے نزدیک طائفہ حقہ صرف اہل حدیث ہی ہے۔

فیصلہ کن شہادت

طبقات حنابلہ لابی یعلی متوفی ۵۲۶ھ انتہائی شہرہ آفاق و مقبول کتاب ہے۔ اس میں حضرت امام احمدؒ کے حالات بیان کرتے ہوئے امام ابو یعلی رطب اللسان ہیں:

فاذا ذکر بحضرۃ الکافۃ من العلماء

جب تمام مختلف فقہی مذاہب کے مشاہیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

على اختلاف مذاهبهم في مجالسهم ومدارسهم قالوا۔ احمد بن حنبل من اهل الحديث صالح واعتقد انهما خلتان جليلتان

(طبقات الحنابلہ مطبوعہ اعتدال دمشق ص۔۔۔)

علماء وفضلاء کا ذکر ہو تو تمام فضلاء باتفاق یہی فرماتے ہیں کہ امام احمدؒ انتہائی صالح اور اہلحدیث کے مسلمہ امام ومقتداء ہیں، نیز میں دعوے سے بلکہ حلفاً کہتا ہوں کہ اہلحدیث اور صالح ہونا یہ دو نوں انتہائی خوبی وکمال کے اوصاف ہیں۔ (ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔)

سید الائمہ امام شافعیؒ کی فیصلہ کن شہادت

شاگرد تو ہمیشہ استادوں کے مداح چلے آئے ہیں مگر استادوں سے شاگردوں کے کمالات وخوبیاں اور مدح کمیاب ہے مگر افراد امت سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وہ مثالی شخصیت ہیں کہ آپ کے اساتذہ اور شاگرد بالاتفاق آپ کی مدح سرائی میں رطب اللسان ہیں۔ چنانچہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شاگرد رشید حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا سفرنامہ لکھواتے اور اپنے زمانہ کے مشاہیر فقہاء مذاہب اور چوٹی کے ائمہ اہلحدیث کا تذکرہ فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

يلقاني الرجال واصحاب الحديث منهم احمد بن حنبل وسفيان بن عيينة والاوزاعي۔

(رحلة الشافعي ص۱۲ مطبوعہ مصر)

دوران سفر مجھے اکابر ومشاہیر ائمہ سے ملاقات میسر ہوئی۔ جن میں سے اہلحدیث شہرہ آفاق امام احمد بن حنبل اور حضرت سفیان بن عیینہ اور حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ صرف یہی | بلکہ امام شعرانی نے اہلحدیث کے فضائل و مناقب ذکر کرتے ہوئے امام شافعی کا قول یوں نقل کیا ہے۔

"وکان یقول اهل الحدیث فی کل زمان کالصحابة"

امام شافعیؒ فرمایا کرتے کہ اہلحدیث کا وجود باسعود ہر زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہ کی مثل (مانند) ہے۔

اگر مزید تاریخی شواہد مطلوب ہوں تو مقدمہ تاریخ ابن خلدون اور شہرستانی کی الملل والنحل سے فقہی مذاہب کی تقسیم و تفصیل پڑھئے جس سے اصلیت واقعہ مجسم صورت میں کھل کر سامنے آجائیگی کہ امام احمدؒ و امام شافعیؒ اور امام مالکؒ قرآن و حدیث کی نصوص ناطقہ کے عامل و پابند یا دوسرے لفظوں میں اہل حجازی (اہلحدیث) مذہب کے امام و مقتدا ہیں، اور ان کے برعکس امام ابوحنیفہ اور قاضی ابویوسف اور امام محمد اہل الرائے (عراقی مذہب) کے علمبردار ہیں۔

سلطان الاولیاء کا آخری فیصلہ | امام احمدؒ کے اہلحدیث بلکہ امام اہلحدیث ہونے اور اہلحدیث کو اہل اسلام یا جرغوی علماء کف منصورہ قرار دینے کو ذہن نشین رکھتے ہوئے پیران پیرؒ کا آخری بلکہ قطعی اور دو ٹوک فیصلہ ملاحظہ فرمائیے۔ گمراہ اور اہل بدعت فرقوں کی عام پہچان اور اہل اسلام کے عاملین یعنی سلف صالح اہل السنت کے ساتھ اہل بدعت کی عداوت اور ان کے خلاف ہوزہ سرائی کو نقل اور مریدان صادق کو اہل بدعت سے دور رہنے کی ہدایت فرماتے ہوئے بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مستقل فصل (باب) کے عنوان سے رقمطراز ہیں۔

فصل واعلم ان لاهل البدعة علامات یعرفون بها فعلامة اهل البدعة الوقیعة فی اهل الاثر

یاد رہے کہ اہل بدعت (گمراہ فرقوں) کی کچھ خاص علامات ہیں جن سے ان کا بدعتی (اہلحدیث کے خلاف) ہونا خود بخود کھل کر سامنے آجاتا ہے، چنانچہ ان مخصوص علامات میں سے

15507

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعلامة الزنادقة تسميتهم اهل الاثر بالحشوية ويريدون ابطال الآثار وعلامة القدرية تسميتهم اهل الاثر مجبرة وعلامة الجهمية تسميتهم اهل السنة مشبهة وعلامة الرافضة تسميتهم اهل الاثر ناصبية.

وكل ذلك عصبية وغياظ لاهل السنة ولا اسم لهم الا اسم واحد وهو اصحاب الحديث ولا يلتصق بهم ما لقبهم به اهل البدع كما لم يلتصق بالنبي صلى الله عليه وسلم تسمية كفار مكة ساحرا وشاعرا ومجنونا ومفتونا وكاهنا (عقيدۃ السلف ص ۱۰۲)

بڑی اور مشہور و معروف علامت یہ ہے کہ اہل بدعت اہلحدیث کو برا بھلا کہتے اور ان کی بدگوئی کرتے اور برے برے ناموں سے یاد کرنے کے عادی ہیں۔ یعنی ملحد و زندیق تو اہلحدیث کو حشویہ کہتے ہوئے ذخیرہ احادیث کو باطل و بے کار ثابت کرنے کی ناکام سعی کرتے ہیں۔ اور قدریہ ایسا گمراہ فرقہ اہلحدیث کو مجبرہ اور جہمیہ جیسے بدعتی اہل السنت (اہلحدیث) کو مشبہہ نام سے مشہور کرکے اپنی شقاوت وعداوت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور غالی رافضی اہلحدیث کو ناصبیہ کہتے ہیں۔

اہلحدیث کو برے برے ناموں سے یاد کرنا جو بطور مثال ذکر ہو چکے ہیں۔ یہ سب اہلسنت سے اہل بدعت کی عداوت تعصب اور غیظ وغضب کا مظہر ہے۔ ورنہ اہلحدیث کا اصل و صحیح نام تو صرف ایک ہی ہے یعنی اہلحدیث۔ اہل بدعت اپنی شقاوت کی بنا پر اہلحدیث کو جن ایسے ہی برے برے ناموں سے بدنام کرتے ہیں جیسے کفار مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساحر شاعر، مجنوں، مفتون اور کاہن وغیرہ ناموں سے بدنام کرکے اپنے بغض و غصہ اور ذکر و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعصب کا اظہار کرتے تھے۔

غرضیکہ جس طرح اہل بدعت کے پرانے فرقے اہلحدیث کو حشویہ، مجیرہ وغیرہ ناموں سے بدنام کرکے اپنے دل کی بھڑاس نکالتے چلے آئے ہیں ویسے ہی عہد حاضرہ کے مخالفین اہلحدیث کو وہابی اور غیر مقلد وغیرہ ناموں سے مطعون و بدنام کر رہے ہیں۔ پس جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ اور ملائکہ وغیرہ مخلوق کے نزدیک رسول اللہ کا نام صرف رسول اللہ اور نبی اللہ ہی ہے۔ ویسے ہی اہلحدیث کا نام بھی صرف اہلحدیث اور اہل السنت ہی ہے۔

امام السنۃ کا اعلان بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اعلان کو اگر عقیدہ اہل السنت کے الفاظ میں سننا چاہو تو مطبوعہ سٹار پریس ص ۱۱ سے پڑھئے۔

نہ صرف یہی بلکہ آگے چلکر اہل بدعت کی گمراہی اور اہلحدیث سے اہل بدعت کی عداوت وغیرہ کو بالتفصیل بیان کرتے ہوئے پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ بطور قول فیصل اہلحدیث کی قدامت حقانیت وصداقت کو الم نشرح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

وما اسمهم الا اصحاب الحديث واهل السنة على ما بينا (غنیہ ص ۱۹۳)	یعنی اہل بدعت جو اہلحدیث کو برائی اور برے برے ناموں سے یاد کرتے ہیں یہ سب کچھ ان کے بدبخت ہونے کی واضح علامت اور پہچان ہے۔ اہل حدیث کا اصلی وصحیح نام تو صرف اہلحدیث یا اہل السنت ہی ہے۔ چنانچہ ہم بالتفصیل بیان کر چکے ہیں۔

تنبیہ بعض لوگ اپنے ضد وتعصب کی بنا پر بلکہ عوام کو گمراہ کرنے اور اصل واقعہ کو چھپانے کے لئے یہ مشہور کر رہے ہیں کہ "اصحاب الحدیث" سے مراد شافعی وغیرہ مذہب کے لوگ ہیں یا زیادہ سے زیادہ مصنفین صحاح ستہ یعنی امام بخاری، مسلم، ترمذی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ حالانکہ یہ ان کا سراسر دھوکہ اور فریب ہے اس لئے کہ یہ بزرگ خود اہلحدیث کے مشاہیر و نامور شاگرد ہیں بلکہ مسلک اہلحدیث ان ہی آئمہ کی سعی سے زندہ ہے اور تاقیامت زندہ رہے گا۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ امام شافعی علیہ الرحمۃ خود مسلک اہلحدیث کے مثالی مجدد اور اہلحدیث کے شاگرد ہیں۔ چنانچہ گذشتہ اوراق میں حضرت امام شافعیؒ کا قول رحلت الشافعی کے حوالہ سے ذکر ہو چکا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ نتائج التقلید، البشریٰ لسعادۃ الدارین اور اکمل البیان فی شرح حدیث نجد قرن الشیطان وغیرہ تصنیفات میں ہم خود صحابہ رضی اللہ عنہم کا اہلحدیث کہلوانا یا صحابہ کا اہلحدیث ہونا ثابت کر چکے ہیں۔

اب پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قلم حقیقت رقم سے صحابہؓ اور تابعینؒ کا سلف صالح اہلحدیث ہونا پوری صراحت اور وضاحت سے سنئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ اور تابعین ہی کو سلف صالح اور اہلحدیث کہا گیا ہے۔

امام الاولیاء کے قلم حقیقت آشکار سے جہاں آپ سلف صالح اہل السنت قدیم کا اصل وصحیح نام اہلحدیث ملاحظہ فرما چکے ہیں، ساتھ ہی آپ بڑے پیر صاحبؒ کی زبان فیض ترجمان سے صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا سلف صالح اہلحدیث ہونا بھی سنتے چلیے۔ اہل السنت کے صحیح عقائد بیان کرتے اور اللہ تعالیٰ کے مستوی علی العرش ہونے کی صراحت و وضاحت فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

ولانقل عن احد من الصحابۃ والتابعین من السلف الصالح من اصحاب الحدیث (صفحہ ۱۲۶)

یعنی استویٰ علی العرش کا جو معنی جہمیہ وکرامیہ ومعتزلہ وغیرہ اہل بدعت فرقے بیان کرتے ہیں یہ صحابہ اور تابعین سلف صالح اہلحدیث سے قطعاً منقول نہیں۔

تائید وتصدیق

اگرچہ بڑے پیر صاحب کے بیان کی موجودگی میں مزید کسی دوسرے حوالہ یا دلیل کی ضرورت نہیں تاہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا اہلحدیث نام سے شہرہ آفاق ہونا خود اکابر تابعین کی زبان فیض ترجمان سے ایک نظر ضرور ملاحظہ فرماتے چلیے۔

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ ایسے شہرہ آفاق تابعی جن کو اڑتالیس (۴۸) اکابر صحابہ سے شرف تلمذ اور پانچ سو صحابہؓ سے ملاقات کی سرفرازی میسر ہے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ امام شعبیؒ وہ خوش نصیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بلند اقبال مفتی ومدرس ہیں کہ جن کے درس وفتویٰ کی شہرت ومقبولیت خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہو چکی تھی۔

نہ صرف یہی بلکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ایسے مشہور امام بیس اکیس برس کی عمر میں شعبی کی ہدایت[1] ونصیحت سے علم دین کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور بالآخر اس اجتہادی وفقیہانہ شان کے مظہر ٹھہرے۔ امام ذہبی ایسا مثالی ناقد فن رجال تذکرۃ الحفاظ جلد اول میں حضرت شعبیؒ کے حالات بیان کرتے ہوئے رطب اللسان ہے کہ شعبیؒ اپنے شاگردوں کو حدیث کا درس دیتے ہوئے پورے یقین اور وثوق سے فرمایا کرتے۔

ما حدثت الا بما اجمع علیه اهل الحدیث .	میں آپ کے سامنے صرف وہی حدیث بیان کرتا ہوں جس کی صحت پر اکابر اہلحدیث کا اجماع یا اتفاق ہے۔

حنفی مذہب کی شہادت

درمختار ایسی مشہور ومعتبر کتاب فقہ حنفی میں لکھا ہے کہ امام اعظم جب بغداد میں داخل ہوئے تو ایک اہلحدیث نے سوال کیا کہ کیا رطب کی بیع تمر سے جائز ہے یا کہ نہیں؟ (غایۃ الاوطار اردو ترجمہ درمختار جلد۳ صفحہ ۱۳۰)

یہ حوالہ اس کا زندہ وبیّن ثبوت ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں اہلحدیث پوری شان وشوکت سے موجود تھے۔ اور یہ کھلی ہوئی تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کو کبار تابعینؒ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ تابعین عظام کے زمانہ میں بھی اہلحدیث کثرت سے موجود تھے۔

فہو المراد ۔

---

[1] ہدایت کے سیرۃ النعمان للشبلی نعمانی جلد ۱ صفحہ ۲۱ مطبوعہ مرکنٹائل۔ لاہور ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا اعلان شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہاء مذاہب کے بالمقابل اہل حدیث کا تذکرہ جس امتیازی شان سے بیان فرمایا ہے وہ بھی ایک نظر دیکھتے ہیں چلیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو من وجہ ثابت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

وقد روی عن امامنا ابی عبد اللہ احمد بن حنبلؒ روایۃ اخری ان خلافۃ ابی بکر ثبتت بالنص الجلی والاشارۃ وھو مذھب الحسن البصری وجماعۃ من اصحاب الحدیث۔
(غنیہ ص ۱۶۳)

ہمارے محترم امام حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت یوں بھی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت نص جلی اور اشارہ دونوں طرح سے ثابت ہے چنانچہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ایسے شہرہ آفاق تابعی اور اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے۔

اور سنیئے پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ مولود دورہ طور پر موسیٰ علیہ السلام الیٰ مشہور روایت کو موضوع یا غلط و باطل قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

وھذا منکر عند اھل النقل واصحاب الحدیث۔ (ص ۲۱۷)

یعنی اہل حدیث اور اہل نقل کے نزدیک یہ حدیث بالکل موضوع یا منکر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے دنبہ کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے دنبہ کا حلیہ اور قربانی کا ذکر کرتے ہوئے پیر بادشاہؒ رطب اللسان ہیں

وقال اصحاب الحدیث قولہ ویطاء فی سواد الحدیث
(غنیہ ص ۵۶۶)

یعنی اہل حدیث کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ویطأ فی سواد الحدیث کا معنی یہ ہے کہ اپنے موٹاپا (چربی) اور کثرت لحم ہونے کے سبب اپنی چربی اور گوشت کے سایہ میں چلنے والا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل | پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے واضح فرمان بلکہ حنفی مذہب کی مصرح شہادت سے آشکارا ہو چکا کہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور تابعینؒ اہل حدیث کے نام سے شہرہ آفاق تھے بنا بریں سلف صالح اہل السنت قدیم یا سلف صالح اہل حدیث سے صحابہؓ اور تابعین ہی مراد ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیے کہ تعامل خیر القرون کا معنی و مفہوم اہل حدیث کا مسلک ہے اور مسلک اہلحدیث سے مراد خیر القرون کا تعامل ہے اس کے برعکس اہل سنت کے موجودہ مدعی حنفی شافعی وغیرہ سب بعد کی پیداوار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پیر بادشاہ نے صرف اہل حدیث ہی کو مذہب حق یعنی اصل اسلام اور اہل السنت قرار دیتے ہوئے ولایت کی بنیادی شرط یا اصل اصول فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصول ولایت کی دوسری بنیادی شرط مجاہدہ ہے

ولایت کی ابتدائی وبنیادی یا سب سے بڑی شرط یا دوسرے لفظوں میں ولایت کی اصل وحقیقی روح "لایکون للہ ولی الا علی اعتقاد احمد بن حنبل" کا صحیح معنی ومراد مسلک اہلحدیث کی پابندی سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد اب سلطان الاولیاء سید نا قادر رحمۃ اللہ علیہ (ولایت) کی زبانی حصول ولایت کی دوسری اہم ترین ومخصوص شرط ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) مرید صادق کا اصل دستور العمل

شرائط ولایت بیان فرماتے ہوئے شیخ العارفین رطب اللسان ہیں۔

فاما المريد من كانت فيه هذه الجملة واتصف بهذه الصفة. فهو ابدا مقبل على الله عز وجل وطاعته. مول عن غيره واجابته.

پس مرید خالص وہ ہے جو ان صفات مخصوصہ سے متصف ہو

(۱) یعنی وہ ہمیشہ وہر حال اللہ عز وجل کی طرف متوجہ رہنے والا ہو۔

(۲) ہر حال غیر اللہ یعنی پوری دنیا سے درپردہ منہ پھیرنے والا اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کا اطاعت گذار ہو۔

يسمع من ربه عز وجل فيعمل بما في الكتب والسنة ويصم عما سوى ذلك!

(۳) صرف اپنے مولا کریم ہی سے سننا اور کتاب وسنت پر عمل کرنے اور ان دونوں کے سوا دوسرے تمام جہان سے بہرا اور بالکل بے خبر رہنے والا ہو۔

(غنیہ ص ۸۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچے صوفی کا کردار

مرشد صادق کے دستور العمل یا طریق کار سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد اب صوفی صادق کی عملی زندگی یا کردار بھی سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے سنیئے ارشاد فرماتے ہیں۔

الصوفی من کان صافیاً من آفات النفس خالیاً من مذمومات ہا سالکاً لحمید مذاہبہ ملازماً للحقائق غیر ساکن بقلبہ الی احد من الخلائق۔

(ص۲۹)

سچا صوفی تو وہ ہے جو کہ آفات نفس یعنے نفسانی خواہشات سے پاک وصاف اور نفس کی تمام شرارتوں اور برائیوں سے پورے طور پر متنفر اور بیزار یعنی بالاتر ہو اس کے برعکس تمام نیک خصائل یعنے اخلاق حمیدہ کا مجموعہ اور حقائق شرعیہ سے بہرہ ور یعنے پوری طرح آگاہ و خبردار ہو کر تمام مخلوق یا پوری دنیا سے دل برداشتہ ہو کر صرف اللہ تعالےٰ ہی کے ساتھ اپنے دل کو وابستہ کرنیوالا ہو۔

مزید سنیئے

ان التصوف الصدق مع الحق وحسن الخلق مع الخلق۔

تصوف کا دوسرا معنے یہ بھی ہے ...... کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ مکمل یا پورا پورا صدق یعنی ہر امر میں رضاء بالقضاء یعنے ہر حال میں رضاء الہٰی کی طلب اور ہر امر میں اللہ تعالےٰ کی رضاء پر راضی رہنا یا صبر کامل اور مخلوق کے ساتھ حسن خلق سے پیش آنا یعنی خلق کی ہر حال میں خیر خواہی کرنا۔

فتوح الغیب سے پڑھیئے

غنیۃ الطالبین سے مخصوص آیات ملاحظہ فرمانے کے بعد اب حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مخصوص ترین مجالس سے طریق ولایت یا معرفت الہٰی کے خصوصی بیانات یا مواعظ حسنہ یعنے ولایت کے صحیح اور بنیادی اصول و شرائط فتوح الغیب سے پڑھیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ معرفت الٰہی یا ولایت اور محبت الٰہی کا اصح الصحیح طریق یا اصل الاصول بلکہ مخصوص ترین شرط اور خاص الخاص گر بیان کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

فانظر لنفسك نظر رحمة وشفقة واعتزل بها خير القبيلتين وافردها عن اقتران السوء من شياطين الانس والجن واجعل الكتاب والسنة امامك وانظر فيهما بتامل وتدبر واعمل بهما ولا تغتر بالقال والقيل والهوس.

اے مرید صادق اپنے نفس (اپنی جان) پر رحم و شفقت کر یعنی بُری مجالس اور بُرے لوگوں کی صحبت سے دور و علیحدہ رہو۔ اور نیک و صالح لوگوں کی صحبت اختیار کر۔

قرآن اور حدیث ہی کو اپنا امام و پیشوا بنائے رکھ اور قرآن اور حدیث کا ہی غور و تدبر سے مطالعہ کیا کر نہ صرف یہی بلکہ ہر حال اور ہر امر میں قرآن اور حدیث ہی کی اطاعت و پیروی کر ان دونوں کے سوا کسی دوسرے کے قول و عمل یا رائے قیاس اور خواہش کی اتباع نہ کرنا اور قطعاً نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بکمال تاکید قرآن مجید میں کھلم کھلا اعلان فرما رکھا ہے۔

وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا واتقوا الله ولا تخالفوه فتتركوا العمل بما جاء به وتخترعوا لانفسكم عملا وعبادة كما قال في حق قوم ضلوا عن سواء السبيل"

جو شے (حکم) تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے بصدق دل و جان اسے قبول کرو اور جس شے (امر) سے منع کرے فوراً اور قطعی طور پر اس سے رک جاؤ (باز رہو)

بہرحال اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کی مخالفت سے ہمیشہ و ہر حال بچو اگر تم نے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح معنوں میں اتباع نہ کی یا ان کی اتباع (حکم) سے ذرہ بھی اعراض و انکار کیا اور اس کے برعکس اپنے بیٹھے اپنی طرف سے عمل و عبادت کے طریق ایجاد کیئے یا کسی دوسرے کے بنائے ہوئے طریق و عمل کے پیروکار ہو گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو یاد رکھو تم بالکل ان ہی لوگوں (یہود و نصاریٰ) کی طرح گمراہ ہو جاؤ گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ان کے بارے میں اعلان کر رکھا ہے۔ ضلوا عن سواء السبیل وہ صراط مستقیم سے بھٹک کر گمراہ ہو گئے۔

ثم انہ تذکی ھو نبیہ ونزھہ من الباطل فقال ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ ای ما اتکم بہ فھو من عندی الا من ھواہ ونفسہ فاتبعوہ ثم قال ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ فبین ان طریق المحبۃ اتباعہ قولاً و فعلاً۔

پس اللہ تعالیٰ نے تم نے اپنی مہربانی سے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صداقت اور پاکیزگی کا اعلان اور اس کو کذب و باطل کی تمام آلائشوں اور شبہات سے محفوظ رکھنے کے لیے کھلم کھلا فرما دیا ہے کہ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم دیتا ہے وہ فی الواقعہ میرا ہی حکم ہے کیونکہ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بغیر میری وحی و مرضی کے کچھ کہتا ہی نہیں۔ گویا کہ اس کا حکم خود میرا ہی حکم ہے وہ اپنی مرضی و خواہش سے کچھ کہنے کا یا عمل کرنے کا مجاز ہی نہیں۔

(ف) نہ صرف یہی بلکہ اللہ تعالیٰ نے بالکل واضح طور پر اعلان کر دیا تھا۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ فتبین ان طریق المحبۃ اتباعہ قولاً و فعلاً۔

(فتوح الغیب مقالہ چھبیسواں حاشیہ غنیہ ص ۴۸۴ ، ص ۴۹۳)

اے میرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اعلان کر دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت (ولایت) کے خواہش مند ہو تو پھر صدق دل سے میری پیروی کرو۔ اس صورت سے اللہ تعالیٰ خود بخود تمہیں اپنا دوست بنا لے گا۔

پس اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت یا ولایت کا واضح طور پر طریق بیان کر دیا ہے کہ وہ صرف نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قول و عمل کی پیروی اور اطاعت ہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولایت کا اصل اصول

سطور فوق میں جو اقوال یا ہدایات ذکر ہیں اگرچہ ان میں سے ہر ایک اپنی ولایت کی بنیادی شرط اور آخری فیصلہ کن گویا قطعی اٹل اصل ہے تاہم مزید وضاحت بلکہ صراحت کے لیے بڑے پیر صاحبؒ کا آخری اور فیصلہ کن حکم ملاحظہ فرمائیے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

قال اللہ عز وجل وعلی اللہ فتوکلوا وقال من یتوکل علی اللہ فهو حسبه وقال ان اللہ یحب المتوکلین فقد امرك بالتوکل ونبهك علیه کما اَمَرَ نبیه۔
(فتوح الغیب مقالہ ۳۷ حاشیہ غنیہ ص ۹۵)

یعنی اللہ عز وجل نے ایمانی کمال یا ولایت کی آخری منزل توکل ہی کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ حکم ہوتا ہے وعلی اللہ فتوکلوا۔ یعنی تمام جہاں سے دست بردار ہو کر ہر امر میں صرف اللہ تعالیٰ ہی پہ بھروسہ (توکل) کرو۔ بلکہ مزید فرمایا من یتوکل علی اللہ فهو حسبه جس نے بکمال صدق اللہ تعالیٰ پر توکل (بھروسہ) کر لیا پس اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر حال و ہر امر میں کافی و بس ہے۔ یا بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ کامل توکل کرنے والوں کی ہر مشکل، غم، دکھ اور سکھ میں راہنمائی و امداد کرنے کا ذمہ دار ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ بطور قول فیصل کے فرمایا ان اللہ یحب المتوکلین یعنی اللہ تعالیٰ پوری خصوصیت سے کامل توکل والوں ہی کو دوست رکھتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے کمال ایمان یا ولایت کا آخری مقام توکل ہی کو قرار دیتے ہوئے کامل توکل کا حکم دیا۔ بلکہ قطعی طور پر آگاہ فرمایا ہے کہ بغیر صحیح اور کامل توکل کے ایمان کی تکمیل یا ولایت کا حصول ناممکن ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پوری خصوصیت سے توکل علی اللہ کی آخری تاکید فرمائی اور توکل کے فضائل اور حکم و خوبیاں بیان کرتے ہوئے پورے زور سے ترغیب دی ہے اور اس کے برعکس عدم توکل یا متزلزل اور غیر محکم توکل کو موجب ہلاکت و نقصان فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توکل کا اصل معیار

بڑے پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے توکل کو ایمان یا ولایت کا راس المال یا متاع عزیز قرار دیتے ہوئے توکل باللہ کی اصل و صحیح صورت یوں بیان فرمائی ہے

وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد ۔ ھذا یعم الرزق والاعمال والاقوال لیس لنا نبی غیرہ نتبعہ ولا کتاب غیر القرآن فنعمل بہ فلا تخرج عنھما فتھلک فیضلک ھواک والشیطان۔

قال اللہ تعالیٰ ولا تتبع الھویٰ فیضلک عن سبیل اللہ

والسلامۃ مع الکتب و السنۃ و الھلاک مع غیرھما۔ بھما یرتقی العبد الی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کسی نے کوئی ایسا کام عمل کیا جس کا ہم نے حکم نہ دیا ہو وہ بالکل مردود ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ واضح حکم رزق کا نے اعمال واقوال کو حاوی ہے۔ جیسے انسانی زندگی کا کوئی شعبہ اس سے باہر نہیں ہو سکتا۔ گویا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم سنت اور بدعت کا واحد معیار ہے۔ لہذا ہر امر دین و دنیا میں قرآن وحدیث کی اتباع ضروری ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ہمارا کوئی نبی یا امام نہیں کہ جس کی اطاعت ہم پر فرض ہو اور نہ قرآن مجید کے سوا ہماری کوئی دوسری کتاب ہے جس کی فرمانبرداری ہمارے لیے لازم ہے بنا بریں ہر حال و ہر امر میں بصدق دل قرآن وحدیث کی اطاعت (اتباع یا پیروی) کر اس کے بغیر اگر تو نے قرآن وحدیث کی پیروی سے ایک ذرہ بھی بے رخی یا کنارہ کشی کی تو پھر یقیناً تو ہلاک ہو جائے گا اور تیری نفسانی خواہش اور تیرا شیطان تجھے اللہ تعالیٰ کے سیدھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالۃ الولایۃ والنبیۃ والغوثیۃ (ص ۱۹۸)

راستہ یا صراط مستقیم (مذہب حق) سے گمراہ کر دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بطور آخری احکام اور قطعی نوٹس دے کے فرمایا ہے کہ تو اپنی خواہش نفسانی کی پیروی مت کر کیونکہ اس کی پیروی کے سبب تو اصل راہ مستقیم سے بھٹک جائے گا

بھلائی و سلامتی

صرف قرآن اور حدیث کی اتباع بھلائی اور سلامتی ہی ہے اس کے برعکس یعنی قرآن و حدیث کی نافرمانی یا قرآن و حدیث سے روگردانی و لاپرواہی سراسر خسارہ اور ہلاکت و رسوائی کا موجب ہے

نہ صرف یہی

صرف قرآن و حدیث کی اتباع یا خالص اتباع کتاب و سنت کی بدولت انسان ولایت اور قطبیت وغیرہ انتہائی کمالات سے سرفراز ہو سکتا ہے۔ قرآن و حدیث کی اطاعت کے بغیر انسان ان کمالات سے بالکل محروم اور دور ہی دور رہتا ہے گویا کہ ولایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منسلک ہے اس میں کمالات حاصل کرنے کا واحد ذریعہ و طریقہ صرف قرآن و حدیث کا صحیح معنوں میں اطاعت ہے امید ہے کہ عقیدت مندان جیلانی بصدق دل سے پیر بادشاہ کے ارشادات عالیہ کو قبول و عمل کرتے ہوئے تمام مذاہب و معتقدات سے دستبردار ہو کر برائے دین بلکہ دنیا میں بھی صحابہؓ و تابعینؒ کی روش پر قرآن و حدیث کی اطاعت کرتے ہوئے مسلک اہل حدیث کے عامل پابند ہو کر عملاً بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت کا ثبوت بہم پہنچائیں گے

ہمارا کام ہے کہنا بتا دینا
تمہارا کام ہے مانو یا نہ مانو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا پیرانِ پیر حنبلی مذہب کے مقلّد تھے؟

اگرچہ پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ مخصوص ترین اعلانات اور مصرح بیانات سے اظہر من الشمس ہو گیا ہے کہ امام الاولیاء پکے سچے اہلحدیث ہیں اور اہلحدیث کو مقلد کہنا ایسے ہی ظلم و زیادتی اور بہتانِ عظیم ہے جیسا کہ بارہ بجے روشن سورج کو گھٹا ٹوپ اندھیری رات کہنا۔

اگر عقل و فکر کے معیار پر ولایت محمدیہ (علوم معرفت الٰہی) اور تقلید کی مذکورہ سے قطع نظر حیثیت یا حقیقت کا جائزہ لیا جائے تو اصلیّت واقعہ مجسّم صورت میں یوں سامنے آجاتی ہے کہ ولایت الٰہی تو وہ انتہائی ذی شان و مثالی درجہ و مقام ہے کہ جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد خوش قسمت اہل ایمان کو میسر ہوتا ہے گویا کہ اولیاء اللہ تو معرفتِ الٰہی کے نور سے مستنیر اور تقرب الی اللہ سے فائز مجتہدانہ شان سے سرفراز و انسانیت کے مرتبہ کمال پر منتہی ہوتے ہیں۔ اور تقلید کہتے ہیں جہالت و لاعلمی کی اس انتہا کو جسے عرفِ عام یا ہماری زبان میں کسی کے پیچھے اندھا دھند چلنا کہا گیا ہے۔ چنانچہ علماء اصول و فقہ (حنفیہ) نے اس حقیقت یعنی تقلید کی تعریف جن واضح الفاظ میں بیان فرمائی ہے "مسلم الثبوت" وغیرہ ایسی مستند درسی کتب سے پڑھیے۔ "التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجۃ" یعنی بغیر علم یا دلیل شرعی طلب و تلاش کیے (بغیر) غیر نبی (امتی) کے قول پر عمل کرنے کا نام تقلید ہے۔

اس سے قطع نظر اگر بزرگ کی شان کا جلوہ مطلوب ہو تو علماء اصول فقہ نے اس کے چہرہ سے یوں نقاب کشائی فرمائی ہے "واما المقلد فمستند ہٗ قول مجتہد ہٖ" (مسلم الثبوت) مقلد کو مسائل یا دلائل شرعیہ معلوم کرنے کی قطعاً اجازت نہیں۔ اس لئے کہ یہ تو اپنے امام و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقتدا کے قول و فتویٰ پر عمل کرنے پر مامور و مجبور ہے۔ غرضیکہ تقلید و مقلد تو بے علمی جہالت یا بالفاظ دیگر قرآن و حدیث سے بالکل دور و نفور رہنے یا محرومی کا مجسمہ نمونہ ہے۔

پس ولایت الٰہیہ کے عالی مرتبہ اور تقلید کو ایک ہی انسان میں جمع سمجھنا تو بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ آگ اور پانی کا ایک برتن میں اجتماع ماننا۔ حالانکہ یہ عقل و مشاہدہ کے بالکل خلاف و سراسر برعکس ہے۔ پس مقلد کو صاحب کمال ولی اللہ کہنا یا صاحب کمال اولیاء کو مقلد ماننا اجتماع ضدین یا مرتبہ ولایت کی توہین اور اولیاء اللہ کی انتہائی بے ادبی و گستاخی اور ان کے مرتبہ عالی سے انکار ہے۔

میزان الکبریٰ للشعرانی سطور فوق میں جو کچھ ذکر ہوا اسکی اگر تصدیق و تائید مشاہیر اسلام سے مطلوب ہو تو دسویں صدی ہجری کے شہرۂ آفاق و نامور فقیہہ بلکہ مذاہب اربعہ (حنفی شافعی حنبلی مالکی) کی فقہ پر عبور تام اور کلی احاطہ رکھنے والے نامور اسلامی محقق و مورخ با بقول حضرت خان احمد رضا خان صاحب اکابر اولیاء اللہ حضرت امام شعرانی علیہ الرحمۃ کی قلم حقیقت آشکار بلکہ ان کے شیخ محترم اور اپنے زمانہ کے کامل ترین ولی اللہ اور قطب اللہ قطباً کی زبان سے سنئے۔ شعرانی مجتہدین عظام اور اولیاء اللہ کی علمی بصیرت اور علوم معرفت الٰہی میں انکے کمال و مجتہدانہ شان کا تذکرہ فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

(۱) فانہ ما ثم احد حق لہ قدم الولایۃ المحمدیۃ الا ویصیر یاخذ احکام شرعہ من حیث اخذھا المجتھدون وینفك عنہ التقلید لجمیع العلماء الا الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲) ثم ان نقل عن احد من الاولیاء انہ کان شافعیا او حنفیا مثلا فذالك قبل ان یصل الی مقام الکمال۔

جو خوش نصیب انسان مرتبہ ولایت الٰہیہ سے سرفراز ہوتا ہے وہ اس کو مسائل و احکام شرعیہ پر اسی طرح عبور و کمال میسر ہوتا ہے جیسا کہ حضرات مجتہدین کو حاصل ہے۔ پس صاحب کمال ولی اللہ مسائل شرعیہ کو ویسے ہی اخذ کرتا ہے جیسے کہ مجتہدین کرام اجتہادی بصیرت سے معلوم کر پاتے ہیں۔ بنابریں صاحب کمال ولی اللہ تمام علماء (مجتہدین) کی تقلید سے آزاد و بالاتر ہو کر صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و پیروی کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) وسمعت سیدی علی الخواصؒ یقول لایبلغ الولی مقام الکمال الا ان صار یعرف جمیع منازع جمیع الاحادیث الواردۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعرف من این اخذھا الشارع من القرآن العظیم (ج ۱ ص ۱۸)

حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جملہ احادیث سے ان کو واقفیت و آگاہی حاصل ہو جاتی ہے بلکہ اولیاء ذی شان کو یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فلاں حدیث قرآن مجید کی فلاں آیت سے ماخوذ و منقول ہے۔

پیران پیر ولایت میں کمال حاصل کرنے کے بعد تقلید سے آزاد ہو گئے۔

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے پیر صاحبؒ کی مجتہدانہ شان اور کمال ولایت کو بیان اور عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ بڑے پیر صاحبؒ حنبلی مذہب کے مقلد ہیں اس کی تردید یا آپکی تقلید سے آزادی وغیرہ وغیرہ کو انکار کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں:

وقد قلت مرۃ لسیدی علی الخواصؒ کیف صح تقلید سیدی الشیخ عبد القادر الجیلی للامام احمد بن حنبل و سیدی محمد الحنفی الشاذلی للامام ابی حنیفۃ مع اشتہارھما بالقطبیۃ الکبری وصاحب ھذا المقام لا یکون مقلدا الا للشارع وحدہ؟

فقال رضی اللہ عنہ قد یکون ذلک منھما قبل بلوغھما الی مقام الکمال

میں نے ایک دفعہ اپنے شیخ مکرم سید علی الخواصؒ سے تحقیق حال کے لئے دریافت کیا کہ یا سیدی! جب کہ صاحب کمال ولی اللہ مقلد نہیں بلکہ مجتہدانہ شان سے سرفراز ہوتا ہے تو پھر شاہ جیلانیؒ ایسے قطب الاقطاب کا مذہب حنبلی کا مقلد، اور محمد شاذلی کا حنفی مذہب کی تقلید کرنا کیا معنی۔ ان دونوں بزرگوں کا مقلد ہونا کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔

پس میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے شیخ نے بکمال دعویٰ اور پورے یقین سے فرمایا کہ یہ دونوں بزرگ اگر مرتبہ ولایت میں کمال حاصل کرنے کے بعد مجتہدانہ شان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثم بلغا الیہ استصحب الناس ذالک اللقب فی حقھما مع خروجھما عن التقلید۔

(جلد ۱ صـ۲۰)

فائز ہو کر تقلید سے کلیتہً وبکسر آزاد ہو چکے۔ مگر ولایت میں کمال حاصل کرنے سے پہلے چونکہ یہ حنبلی وحنفی مقلد مشہور تھے لہٰذا اسی سابقہ شہرت کی بنا پر لوگ ان کو حنبلی وحنفی ہی سمجھتے رہے لہٰذا قرناً بعد قرنٍ (نسلاً بعد نسلٍ) لوگ حنبلی وحنفی ہی لکھتے اور کہتے چلے آرہے ہیں۔

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ شافعی وحنبلی مذاہب پر فتویٰ دیا کرتے

آپ حضرت امام شافعی وامام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے مذاہب پر فتویٰ دیا کرتے۔ پس جبکہ آپ کا فتویٰ مشاہیر علمائے عراق کے سامنے پیش کیا جاتا تو انتہائی حیرت وتعجب سے بے ساختہ ان کی زبان پر سُبحانَ اللہِ جاری ہو جاتا۔

امام شعرانیؒ نے صرف مذکورہ پر اکتفا نہیں کیا بلکہ طبقات الکبریٰ میں بڑے پیر صاحبؒ کے حالات اور کمالات اور ان کے مذہب ومسلک کی تصریح وتشریح فرماتے ہوئے بکمال یقین اور پورے دعویٰ سے لکھا ہے پیر بادشاہ شافعی اور حنبلی مذہب پر فتویٰ دیا کرتے۔ چنانچہ شعرانی کے الفاظ یہ ہیں۔ "وکان یفتی علی مذھب الامام الشافعی والامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنھما وکانت فتواہ تعرض علی علماء العراق فتعجبھم اشد العجاب"۔

یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے۔

یعنی تقلیدی مذاہب کی پیدائش سے تا حال پوری تاریخ میں یہ ہرگز اور قطعاً ثابت نہیں کہ بیک وقت کوئی ایک انسان دو مذاہب یعنی حنفی وشافعی یا حنبلی ومالکی دو مذاہب کا مقلد گذرا ہو۔ یہ عقلاً ونقلاً ہی نہیں بلکہ تقلید ومقلد کی تعریف وشان کے بالکل برعکس حتیٰ کہ سراسر خلاف اور متضاد ہے گویا کہ کسی ایک انسان کا دو الگ الگ مستقل مذاہب کا مقلد ہونا محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ صرف اسی پر بس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بلکہ یہ امر ایک انسان کی توہین و حقارت ہے۔ پس جب کہ ایک عامی کو دو مستقل مذاہب کا مقلد کہنا عامی کی توہین و تحقیر ہے تو پیران پیرؒ ایسے مثالی صاحب کمال بلکہ امام الاولیاء اور عارفین کے شیخ المشائخ کو دو مذاہب کا مقلد کہنا یا ماننا تو ایسی انتہائی توہین و بے عزتی ہے جیسا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایسے مثالی و ذی شان مجتہد کو کسی عام عالم یا امام کا مقلد کہنا۔ (نعوذ باللہ من ذٰلک)

حاصل یہ کہ پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مقلد کہنا آپ کی توہین و بے ادبی ہی نہیں بلکہ آپ کے ذی شان مرتبہ سے انکار اور صریح بغاوت ہے۔ (نعوذ باللہ من ذٰلک)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں فرقہ بازی کا ظہور

حضرت پیر صاحب کے مذہب و مسلک اور ان کے کمال سے آگاہی اور واقفیت حاصل کرنے کے بعد امام الاولیاء کی قلمِ حقیقت آشکار سے اسلام میں فرقہ بازی اور گروہ بندی یا مسلمانوں کی اصل اسلام سے دوری و بیگانگی اور اپنی طرف سے نئے نئے مذاہب ایجاد کر کے ان کو خالص اسلام سمجھنے یا دوسرے لفظوں میں گمراہ فرقوں کی صحیح داستان اور مختصر کیفیت اور اس عہد فتنہ و گمراہی اور الحاد کے دور دورہ میں اصل اسلام کی صحیح پہچان بھی ملاحظہ فرماتے چلئے اور ضد و تعصب سے بالاتر ہو کر حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت و شان کو دل میں جگہ دیتے ہوئے بکمال خلوص اور توجہ سے سنیئے۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ اسلام کی موجودہ فرقہ بندی یا مختلف مذاہب کی تاریخی حقیقت بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

ثم اما الفصل الثانی
فی بیان الفرق الضالۃ عن
الطریق المهدی "
والاصل فی ذلک ما
روی عن کثیر بن عبد اللہ
ابن عمرو بن عوف عن
ابیہ عن جدہ قال قال

دوسری فصل گمراہ فرقوں کی تفصیل
اور ان کے طریقِ ہدایت یعنی اصل اسلام سے
گمراہ ہونے کے بیان میں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مسلمانو تم پہلی امتوں کے قدم
بقدم ان کی راہ و رسم کی پابندی کرو گے حتیٰ
کہ اگر ان امتوں میں سے کوئی ایک فرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لتسلكن سنن من قبلكم
حذو النعل بالنعل و
لتاخذن مثل اخذهم
ان شبرا فشبرا وان ذراعا
فذراعا وان باعا فباعا
حتی لو دخلوا جحر
ضب لدخلتم فيه
معهم الا ان بنی اسرائیل
افترقت علی موسی ١٠
باحدی وسبعین فرقة
کلها ضالة الا فرقة واحدة
الاسلام وجماعتهم ثم انها
افترقت علی عیسی بن مریم
باثنین وسبعین فرقة
کلها ضالة الا واحدة
الاسلام وجماعتهم ثم انکم
تکونون علی ثلاث وسبعین
فرقة کلها ضالة الا فرقة
واحدة الاسلام وجماعتهم (۱۸۹)
(۲) وعن عبد الرحمن بن جبیر
ابن نفیر عن ابیه عن عوف بن
مالك الاشجعي قال قال رسول اللہ

سانڈے کے سوراخ (بل) میں داخل ہوا ہوگا تو یقیناً تم میں سے بھی کوئی ضرور داخل ہو کر ہی رہے گا۔ یاد رکھو موسیٰ علیہ السلام کی امت اکہتر فرقے ہوئی جن میں صرف ایک ہی فرقہ اہل اسلام پر رہا۔ باقی تمام کے تمام یعنی ستر فرقے گمراہ ٹھہرے اور پھر بعد ازاں عیسائی بہتر فرقے ہو گئے ان میں بھی صرف ایک ہی فرقہ، جماعت مذہب حق پر قائم رہی باقی تمام یعنی اکہتر فرقے گمراہی پر کاربند ہوئے۔ بنا بریں تمہارے تہتر فرقے ہوں گے جن میں سے صرف ایک فرقہ وجماعت ہی اہل اسلام پر عامل وکاربند رہے گا۔ باقی تمام کے تمام بہتر فرقے گمراہ ہوں گے۔

(۲) عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت تہتر فرقے ہو جائے گی۔ سب سے زیادہ خطرناک فرقہ وہ ہوگا۔ جو کہ اپنی رائے قیاس سے حلال وحرام مقرر کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد نبیہ وقبض العلم برفعهم الا شرذمة قليلة وهم الفرقة الناجية حفظهم الله الى يوم الدين

(غنیۃ ص ۱۱۲)

(اصل اسلام) کی عساکر اور علمبردار ہو چلی آئی ہے اور یہی جماعت درحقیقت فرقہ ناجیہ (نجات پانے والا گروہ یا شق ما انا علیہ واصحابی کا مصداق ہے) پس اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے اس قلیل جماعت ہی کو اپنے دین متین (اصل اسلام) کی حفاظت کے لیے باقی رکھا اور بفضل تعالے تا قیامت باقی رہے گی۔

تہتر فرقوں کی اصل دس فرقے ہیں (۱۰)

امام الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ تہتر فرقوں کی نشاندہی یا فہرست پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

(فصل) فاصل ثلاث وسبعين فرقة عشرة: (۱) اهل السنة (۲) والخوارج (۳) والشيعة (۴) والمعتزلة (۵) والمرجئة (۶) والمشبهة (۷) والجهمية (۸) والضرارية (۹) والنجارية (۱۰) والكلابية.

(فصل) اس بیان میں کہ تہتر فرقوں کی اصل (مادہ یا جڑ) دس فرقے ہیں (۱) اہل سنت (۲) خوارج (۳) شیعہ (۴) معتزلہ (۵) مرجیہ (۶) مشبہہ (۷) جہمیہ (۸) ضراریہ (۹) نجاریہ (۱۰) اور کلابیہ

شاخوں کی مجموعی فہرست

حسب تصریح امام الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ اہل السنت صرف ایک ہی فرقہ ہے اور خوارج کے پندرہ اور معتزلہ کے سات فرقے ہیں، اور شیعہ کے بتیس، پھر مرجیہ کے بارہ اور مشبہہ کے تین اور جہمیہ، ضراریہ، نجاریہ اور کلابیہ صرف ایک ایک فرقہ ہے۔

فجميع ذلك ثلث وسبعين فرقة على ما اخبر به النبي صلعم

پس مذکورہ فرقے حسب فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہتر فرقے ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی مذہب کا فیصلہ بھی سنیئے

پیران پیر رحمتہ اللہ علیہ نے تمام گمراہ فرقوں کا منبع یا مادہ جو دس فرقے ذکر فرمائے ہیں اس کی تائید و تصدیق اگر حنفی مذہب سے مطلوب ہو تو حنفی مذہب کے انتہائی سرگرم و پرجوش رکن زبردست حامی یعنے حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ کی مرتبہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ملاحظہ فرمایئے۔ قاری صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو زبردست حامی اس لیے لکھا گیا ہے کہ آپ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صرف حنفی مذہب کی حمایت کی غرض سے لکھی ہے چنانچہ مرقاۃ کی وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے خود لکھتے ہیں۔

وایضًا من البواعث ان غالب الشراح کانوا شافعیۃ فی مطالبہم و ذکروا المسائل المتعلقۃ بالکتاب علی منہاج مذاھبھم واستدلوا بظواھر الحدیث علی مقتضی مشربھم وسموا الحنفیۃ اصحاب الرأی علی ظن انھم ما یعلمون بالحدیث ولا یعلمون الروایات والاحادیث لا فی القدیم ولا فی الحدیث الخ

(مرقات شرح مشکوٰۃ جلد اول ص)

ہمارے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ لکھنے کا سب سے بڑا سبب صرف یہ ہے کہ شارحین حدیث چونکہ اکثر شافعی مذہب میں جو احادیث کی شرح لکھتے ہوئے احادیث کا معنی و شرح اپنے مذہب کی تائید میں لکھتے ہوئے حنفی مذہب کو ان رائے محض رائے قیاس کا مذہب قرار دیتے ہوئے یہ ثابت کرتے چلے آئے ہیں کہ حنفی مذہب کے بانی اور علمبردار علماء علم حدیث سے ناواقف ہیں تو میں بنا بریں حنفی مذہب کا انحصار نہ صرف رائے قیاس پر ہے

لہذا ہم نے بہتر و مناسب سمجھا کہ حنفی مذہب کے دلائل و مسائل احادیث سے بیان کیئے جائیں اور ان پر وارد اعتراضات کا مکمل جواب دے کر آشکار کیا جائے کہ حنفی مذہب کے دلائل بھی حدیث ہی پر مبنی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد مدعا

یہ کہ حنفی مذہب کے ایسے پرجوش عالم نے بھی تہتر فرقوں کی جو اصل اور جڑ بیان کی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

واعلم ان اصول اھل البدع کما نقل فی المواقف ثمانیۃ (۱) المعتزلۃ (۲) والشیعۃ (۳) والخوارج (۴) والنجاریۃ (۵) والجبریۃ (۶) والمشبہۃ (۷) والحلول۔

یعنی اہل بدعت کا مرکز و منبع مندرجہ ذیل آٹھ فرقے ہیں۔

معتزلہ باعتبار شاخوں کے بیس فرقے ہیں (۲) اور شیعہ فرقوں کی مجموعی تعداد بائیس ہے (۳) خوارج کے بیس فرقے ہیں (۴) اور نجاریہ تین گروہ ہیں (۵) جبریہ صرف ایک فرقہ (۶) اور مشبہہ پانچ فرقے ہیں (۷) اور حلولی بھی ایک فرقہ ہے۔

قول فیصل

فتلک اثنان وسبعون فرقۃ کلھم فی النار و الفرقۃ الناجیۃ ھم اھل السنۃ (مرقاۃ ج ۱ ص ۲۰۲)

پس یہ بہتر فرقے تو دوزخی ٹھہرے اور فرقہ ناجیہ جو اہل السنت کے نام سے شہرۂ آفاق ہے

یاد رہے

کہ سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے گمراہ فرقوں کی اصل نو فرقے اور حنفی فقیہ نے سات فرقے بیان فرمائے ہیں اور یہ کوئی زیادہ اختلاف یا فرق نہیں کیونکہ اپنی اپنی تحقیقات اور معلومات ہیں مقصد یہ ہے کہ گمراہی یا دوزخی فرقوں کی تعداد تو غرضیکہ بہتر پر منتہی ہے۔ اور اہل السنت بالاتفاق صرف ایک فقہی مذہب کے فرقے

فاھل السنۃ طائفۃ واحدۃ

پیر بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ اور قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متفقہ بیان سے اظہر من الشمس ہے کہ فرقہ ناجیہ صرف ایک ہی فرقہ ہے جو اہل السنت کے نام سے شہرۂ آفاق ہے۔

فرقہ ناجیہ کا پورا تعارف

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ فرقہ ناجیہ یا محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لے کر رہتی دنیا تک کے علیحدہ مذہب حق کا اعلان فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تفترق
امتی علی ثلاثۃ وسبعین فرقۃ
علی امتی الذین یقیسون الامور
برایہم فیحرمون الحلال و
یحلون الحرام (ص۱۹)

(۳) وعن عبد اللہ بن عمرو قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان بنی اسرائیل افترقوا علی احدی
وسبعین فرقۃ کلہا فی النار
الا واحدۃ قالوا وما تلک الواحدۃ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من کان علی مثل ما انا علیہ
واصحابی وھذا الافتراق
الذی ذکرہ النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
لم یکن فی زمانہ ولا فی
زمان ابی بکر وعمر وعثمان
وعلی رضی اللہ تعالی عنہم
وانما کان ذلک بعد تقادم
سنین والاعوام وفوت
الصحابۃ والتابعین والفقہاء
السبعۃ فقہاء المدینۃ و
علماء الامصار وفقہاء قرونا

تحقیق بنو اسرائیل اکہتر فرقے ہو گئے جن میں سوائے
ایک مخصوص ترین فرقہ کے باقی تمام فرقے دوزخی
دوزخی ٹھہرے۔ اور عنقریب ہماری امت تہتر
فرقے ہو جائے گی جن میں سے سوائے ایک مخصوص
فرقہ کے باقی تمام فرقے دوزخی ہوں گے۔ صحابہ رضی
نے دریافت کیا یا رسول اللہ! وما تلک الواحدۃ؟
اس مخصوص ترین اسلامی فرقہ کی علامت کیا ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
من کان علی مثل ما انا علیہ واصحابی
یعنی اصل اسلام کے عامل وحامل فرقہ کی عام پہچان
یہ ہے کہ وہ پوری خصوصیت سے میری اور میرے
صحابہ کی روش پر عامل اور پابند ہوگا۔
اور یہ تمام کے تمام مذاہب و فرقے جن کا
ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور
جو آج دیکھے اور سنے جا رہے ہیں نہ ہی تو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے اور نہ حضرت
ابوبکر رض، عمر رض، عثمان رض اور علی رض کے عہد خلافت میں
ظہور پذیر ہوئے بلکہ ان تمام فرقوں کا ظہور
وخروج صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رح بلکہ مدینہ منورہ کے
شہرہ آفاق فقہاء سبعہ اور دوسرے شہروں کے
مشاہیر علماء و فقہاء کے قرناً بعد قرنٍ (نسلاً
بعد نسل) فوت اور علم کے قبض ہونے کے بعد
ہوا ہے البتہ ایک قلیل جماعت مذہب حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

واما الفرقة الناجية فهي اهل السنة والجماعة وقد بينا مذهبهم واعتقادهم على ما قدمنا ذكره (صـ ۱۹۲)

اسے پر نجات پانے والا فرقہ ہیں وہ صرف اہل السنت والجماعت ہی ہے جس کا مذہب و عقیدہ ہم گذشتہ اوراق میں بیان کر چکے ہیں۔

ــه اہل الرائے الخ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہزار شکوہ کرے لکھو کھا بار کوشش کریں اس سے حنفی مذہب کے مسائل کو حدیث سے مستند و ثابت کرنے کی کوشش فرمائیں مگر حنفی مذہب کی جو شہرت اہل رائے کے نام سے ہے اس کا ازالہ قطعاً نہیں کر سکتے کیونکہ کتب تاریخ و رجال میں حنفی مذہب اہل رائے کے نام سے موسوم ہے

میزان الاعتدال ایسی مستند و مسلمہ اور شہرۂ آفاق کتاب میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف یوں کرایا گیا ہے "ابو حنیفہ الکوفی امام اہل الرائے" ایسے ہی تاریخ ابن خلدون اور الملل والنحل للشہرستانی میں لکھا ہے یعنی حنفی مذہب کو اہل الرائے کا مذہب اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو امام الرائے لکھا گیا ہے چنانچہ حضرت مولانا شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے حالات و کمالات میں جو کتاب سیرۃ النعمان کے عنوان سے لکھی ہے اس میں اہل الرائے کی حقیقت کا اعتراف ان الفاظ سے کیا ہے "امام ابوحنیفہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ کو مستقل فن بنانا چاہا تو قیاس کا کثرت استعمال سے ساتھ اس (قیاس) کے اصول و قواعد بھی مرتب کرنے پڑے اس بات نے ان کو رائے اور قیاس کے انتساب سے زیادہ شہرت دی۔ چنانچہ تاریخی (کتب تاریخ و رجال) میں جہاں (امام صاحب) کا نام لکھا جاتا ہے امام اہل الرائے ہی لکھا جاتا ہے (سیرۃ النعمان حصہ دوم [illegible])

تنبیہ عوام الناس میں جو یہ مشہور ہو رہا ہے کہ مالکی و حنفی اور شافعی و حنبلی چاروں تقلیدی مذاہب مل کر اہل السنت والجماعت ہے تو یہ صحیح نہیں بلکہ یار لوگوں کی اپنی اختراع ہے کیونکہ یہ چاروں تقلیدی مذاہب حسب تصریح پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اور تابعین و تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی وفات کے بعد ظہور پذیر ہوئے ہیں چنانچہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی ہے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ کی وفات سنہ ۱۷۹ ہجری ہے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سنہ ۲۰۴ ہجری ہے اور حضرت امام السنۃ کی وفات سنہ ۲۴۱ ہجری میں ہوئی۔

اس تاریخی حقیقت سے ظاہر ہے کہ تقلیدی مذاہب کا ظہور کم از کم تیسری ہجری کے بعد ہوا ہے چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ اور انصاف وغیرہ میں اس تاریخی حقیقت کو یوں آشکار فرمایا ہے۔

اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ غیر مجتمعین علی التقلید الخالص لمذھب واحد بعینہ۔	یاد رہے کہ چوتھی صدی ہجری میں پہلے لوگ کسی تقلیدی مذہب پر جمع نہیں ہوئے یعنی تقلیدی مذاہب کا رواج نہیں تھا۔

لہٰذا ان چاروں مذاہب کے مجموعہ کو اہل السنت قرار دینا چوتھی صدی ہجری یا اس کے بعد کی اختراع ہے چنانچہ تاریخ التقلید میں ہم بدلائل ثابت کر چکے ہیں کہ تقلیدی مذاہب چھٹی صدی ہجری میں حکومت کی طرف سے حکماً وقتاً فوقتاً لوگوں پر مسلط کیے گئے ہیں حتیٰ کہ نانویں صدی ہجری میں حکومت کی طرف سے چاروں مذاہب کے لیے بیت اللہ شریف کے چاروں طرف چار مخصوص مصلے تعمیر کرا دیے گئے جس سے اظہر من الشمس ہے کہ تقلیدی مذاہب حکومت کے جاری کردہ ہیں۔ اگر دلائل اور تفصیل مطلوب ہو تو "تاریخ التقلید" کا مطالعہ فرمائیں۔

بنا بریں ان چاروں مذاہب کے مجموعہ کو اہل السنت قرار دینا کسی طرح بھی صحیح نہیں بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان چاروں مذاہب سے جو مذہب اصول و فروع میں اہل حدیث کے معیار پر صحیح ہے وہ اہل السنت یا اہل السنت کے قریب ہے اور جو اس معیار پر صحیح نہیں وہ اہل السنت ہرگز نہیں خواہ کوئی بھی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل سنت اور اہل بدعت کے عقائد کا مقابلہ

اور فرق

فرقہ ناجیہ اور اہل بدعت کی اصلیت سے آشنا ہونے کے بعد اب پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے قلم حقیقت آشکار سے اہل السنت کے مخصوص ترین اور متفقہ عقائد اور اہل بدعت کے خود ساختہ و مصنوعی یا اسلامی عقیدہ کے خلاف یعنی بدعتی عقائد کا نمایاں فرق و امتیاز بھی ایک نظر ضرور دیکھتے چلئے۔ تاکہ آپ کو حق و باطل یا کفر و اسلام سمجھنے یا معلوم کرنے میں سہولت اور آسانی ہو۔

اہل السنت کا متفقہ عقیدہ

(۱) پیران پیرؒ ایک مستقل فصل یا عنوان سے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انسانی نسل کا فرد بشر یا بالفاظ دیگر آپ کی بشریت کا اقرار و اعلان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فصل ویعتقد اهل الاسلام قاطبة ان محمد بن عبد اللّٰه ابن عبد المطلب ابن هاشم رسول اللّٰه وسید المرسلین وخاتم النبیین الخ (ص ۱۶۹)

ترجمہ:۔ اسلام کا پیش کردہ یا مسلمانوں کا متفقہ بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ محمد

اہل بدعت کا خود ساختہ باطل عقیدہ

شیعہ گروہ کے فرقہ غالیہ رافضیہ کے بزعیہ نامی فرقہ کے عقاید باطلہ گنواتے ہوئے پیر بادہ فرماتے ہیں

(۱) شیعہ مذہب کے غالی رافضی فرقوں کے عقاید نقل کرتے ہوئے پیران پیرؒ فرماتے ہیں۔ وادعت ایضا ان علیا کان الٰـها علیهم لعنة اللّٰه الخ (ص ۲۰۲)

ترجمہ:۔ رافضیوں کے غالی فرقے یہ ایمان وعقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ ہی خود خدا ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجود عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف
قریشی کے فرزند ہونے کے بفضلہ تعالیٰ
اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول بلکہ سید المرسلین
اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے یعنی تاجدار
ختم نبوت ہیں۔

تک کی تمام مخلوق کی لعنت ہو۔

(۲) واما البزیعیۃ فمنسوبۃ الی
بزیع زعموا ان جعفرا ھو اللہ
فلا یری ولکن شبہ ھذہ الصورۃ
(ص ۲۰۱)

اے پر فرقہ بزیعیہ جو اپنے موجد بزیعہ کی طرف
منسوب ہے یہ عقیدہ اور ایمان رکھتا ہے کہ
حضرت امام جعفرؓ ہی خود خدا ہیں جو انسانی صورت
میں جلوہ فرما ہیں۔

(۳) فرقہ رافضیہ کے مفضلیہ فرقہ کے
عقاید باطلہ کا ذکر کرتے ہوئے پیر صاحب
لکھتے ہیں وقولھم فی الائمۃ کقول
النصاری فی المسیح (ص ۲۰۱)

رافضیوں کے مفضلیہ گروہ کا عقیدہ اور
مذہب وہی ہے جو کہ موجودہ عیسائی حضرت
مسیح علیہ السلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ یعنی
جیسے عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو خدا اور ابن خدا
مانتے ہیں ویسے ہی شیعہ کے رافضی فرقہ کا مفضلیہ
نامی فرقہ اپنے اماموں کو خدا اور ابن خدا
مانتا ہے۔

نہ صرف یہی بلکہ شیعہ مذہب کے رافضی
گروہ کا ایک فرقہ جو شریعیہ نام سے منسوب
ومشہور ہے یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ ان اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ فی خمسۃ اشخاص النبی وآلہ یعنی فی النبی وآلہ وھم العباس وعلی وجعفر وعقیل۔ (ص ۲۰۲)

یہ پانچوں بزرگ درحقیقت خود خدا ہی ہیں یعنی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی اولاد کے یہ چاروں فرد جو عباس، علی، جعفر اور عقیل نام سے شہرہ آفاق ہیں۔

حقیقت واقعہ

سلطان الاولیاء کے اعلان فرمودہ اہل اسلام کے متفقہ عقیدہ سے ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سردار عبداللہ کا اکلوتا بیٹا یا خاندان بنو ہاشم کا فرد لبشر مانتے ہوئے آپ کو خاتم النبیین اور سید المرسلین ماننا اور یہ آپ کی نبوت کو تا قیامت جاری ماننا اور یقین کرنا اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اسکے برعکس اور سراسر خلاف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشریت یا نسل انسانی سے خارج اور نور من نور اللہ خدا کے نور سے پیدا شدہ جاننا اور یہ کہنا ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر   اُتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

یہ روافض ایسے انتہائی بدعتی اور غالی فرقوں کی اختراع وایجاد ہے اور یہ وہ غلط عقیدہ ہے جس پر پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے لعنت کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ اہل اسلام کے متفقہ عقیدہ پر زندہ رکھے۔ اور غالی فرقوں کے خود ساختہ عقیدہ سے محفوظ رکھے۔

علم غیب اللہ کی مخصوص اور ذاتی صفت ہے

صحابہ رضی اللہ عنہم سے لیکر آئمہ اربعہ حتیٰ کہ متاخرین علماء وفقہاء کا متفقہ عقیدہ یہ ہے کہ علم غیب کلی اللہ تعالیٰ کا خاصہ یا حق سبحانہٗ کی

رافضیوں کا عقیدہ کہ ہمارے آئمہ کو علم غیب کلی حاصل ہے

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ شیعہ کے غالی رافضی فرقوں کے عقائد باطلہ نقل فرماتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی سنت ہے چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ اہل السنت اور شاہ جیلانیؒ نے غنیۃ الطالبین میں اہل السنت کا متفقہ و بنیادی عقیدہ یوں نقل کیا ہے۔

(۱) واللہ عز وجل علی العرش وھو سبحانہ وتعالیٰ یعلم ما فی السموات السبع والارضین السبع وما بینھما وما تحت الثریٰ وما فی قعر البحار ومنبت کل شعر وکل شجرۃ وکل زرع وکل نبت ومسقط کل ورقۃ وعدد ذلک کلہ وعدد الحصاۃ والرمل والتراب ومثاقیل الجبال واعمال العباد واثارھم وکلامھم وانفاسھم ویعلم کل شئ لا یخفیٰ علیہ شئ من ذلک وھو علی العرش فوق السماء السابعۃ۔

(عقیدہ اہل السنۃ ص۵ للامام احمد و غنیہ ص۱۲۵)

اللہ تعالیٰ کی ذات عرش معلیٰ پر مستوی ہے اور اس کے باوجود اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں آسمانوں اور زمینوں کے درمیان بلکہ تحت الثریٰ یعنی نمناک زمین کے نیچے کی ہر شئے کا کما حقہ، فرماتے ہیں۔

ومن ذلک ان الامام یعلم کل شئ ما کان وما یکون من امر الدنیا والدین حتیٰ عدد الحصیٰ وقطر الامطار وورق الاشجار (غنیہ ص۱۹۹)

رافضیوں کا مذہب وعقیدہ ہے کہ ہمارے امام علم غیب کلی یعنی ما کان وما یکون ہر شئے دین ودنیا (جو ہو چکی یا تا قیامت ہونے والی ہے) کا پورا پورا اور صحیح صحیح علم ہے حتیٰ کہ زمین وریت اور کنکر وغیرہ بلکہ بارش کے قطروں اور زمین سے پیدا ہونے والی ہر شئے کے پتوں وغیرہ کا بھی کما حقہ، علم ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کا فیصلہ اگرچہ پیران پیرؒ کے مصرح اعلان

"علم الغیب صفۃ من صفات اللہ تعالیٰ"

علم غیب اللہ تعالیٰ کی مخصوص ترین ذاتی صفت یا صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے کے ہوتے ہوتے مزید کسی دوسری شہادت اور تصدیق وتائید کی ضرورت نہیں تاہم ہمارے ملک کی غالب اکثریت چونکہ حنفی مذہب پر عمل پیرا ہونے کی مدعی ہے بنا بریں حنفی مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پورا پورا علم ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ باری تعالیٰ سمندروں کی لمبائی چوڑائی گہرائی اور ان کے درمیان کی ہر شے حتیٰ کہ پوری مخلوق کے بالوں اور ان کے اُگنے (نکلنے) کی جگہ اور تعداد اور ہر درخت زمین کی جملہ پیداوار درخت زراعت اور جڑی بوٹیوں اور انگور بیلوں اور ان کے پتوں کی گنتی ان کے پیدا ہونے کی اور گرنے کی حالت اور جگہ ریت اور زمین کے ذرات چھوٹی سے چھوٹی کنکریوں کی تعداد اور ان کی اور پہاڑوں اور سمندروں کے قطرات اور ان کے بوجھ (وزن) مخلوق کے اعمال اور سینوں کے پوشیدہ راز اور ان کے سانسوں کی گنتی اور کلام کو بھی بخوبی جانتا ہے بغرضیکہ اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا صحیح اور پورا پورا علم ہے کوئی شے بھی اس سے غائب مخفی یا پوشیدہ نہیں وھو منزہ عن مشابهة خلقه اور باری تعالیٰ اپنی مخلوق کی تمام اشیاء کی مشابہت سے پاک ہے۔

اور سُنئے امام الاولیاء غیر اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے میں علم غیب کلی کی نفی یا تردید فرماتے ہوئے بطور مثال فرماتے ہیں۔

من یعتقد ان محمدا صلی اللہ

کے بانی یا امام و مقتدا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ان کی شہرۂ آفاق تصنیف "فقہ اکبر" سے پڑھئے۔

حضرت الامام اللہ تعالیٰ کی مخصوص ذاتی صفات بیان فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

"ولا یشبہ شیئا من الاشیاء من خلقہ ولا یشبہہ شیٔ من خلقہ لم یزل ولا یزال باسمائہ وصفاتہ الذاتیۃ والفعلیۃ اما الذاتیۃ فالحیاۃ والقدرۃ والعلم والکلام والسمع والبصر والارادۃ۔"

(فقہ اکبر مترجم حضرت مولانا مفتی سردار [illegible] صاحب مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور)

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے کسی شے کے مشابہ نہیں اور نہ ہی اس کی مثل مخلوق سے کوئی شے ہے۔ اللہ تعالیٰ ازل یا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا ساتھ اپنے اسماء ذاتی و صفاتی کے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات دو طرح کی ہیں۔ اوّل ذاتی دوم فعلی۔ اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات یہ ہیں کہ اللہ کی ذات حی القیوم اور قادر مطلق ہے۔ اور یہ بھی باری تعالیٰ کا خاصہ یا اس کی ذاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم یعلم الغیب فھو کافرٌ لان علم الغیب صفۃ من صفات اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

(مرآۃ الحقیقت للشاہ عبدالقادر جیلانی مطبوعہ مصر مش سطر ۷)

چونکہ علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ یا ذاتی صفت ہے اس لئے اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب کلی حاصل ہے تو اس کا یہ عقیدہ صریح کفر ہے:۔

صفت ہے۔ کہ اس کو ہر شے کا صحیح علم ہے اور وہ ہر شے کو دیکھتا اور ہر آواز کو سنتا ہے۔ اور اس کا عزم و ارادہ بھی اس کی ذاتی صفات میں سے ہے۔

حقیقتِ واقعہ پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے بیان فرمودہ اسلامی عقیدہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ اسلام کا متفقہ اور بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ یا اُس کی ذاتی صفت ہے۔ بنا بریں علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذاتی یا عطائی ماکان وما یکون کا علم (علم غیب کلی) ہے صریح کفر ہے۔ اس کے برعکس غالی روافض یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے امام کو ماکان وما یکون کا علم ہے جس سے یہ حقیقت اپنی اصلی صورت میں کھل کر سامنے آگئی کہ علم غیب کلی غلات روافض کی اختراع و ایجاد ہے۔ لہٰذا جو کوئی بھی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماکان وما یکون کا علم (علم غیب کلی) ہے وہ اہل السنت سے خارج غالی رافضی ہے خواہ کسے باشد۔ (کوئی بھی ہو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ اور خیر القرون فوت ہو چکے ہیں

اگرچہ کتب تاریخ و سیر و رجال گواہ اور ثبوت مجسم ثبوت ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات خلفاء راشدین حتیٰ کہ خیر القرون کے تمام افراد اور آئمہ ہدیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سب فوت ہو چکے ہیں۔

اگر اس حقیقت کو بڑے پیر صاحبؒ کے قلم سے ملاحظہ فرمانا مطلوب ہو تو عقیدت مندانہ انداز اور توجہ سے سنئے۔

امام الاولیاء روافض کے یوم وفات حسینؓ کو مصیبت و ماتم کا دن منانے کی تردید فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

ولو جاز ان یتخذ یوم موتہ یوم مصیبۃ لکان یوم الاثنین اولیٰ بذالک اذ قبض اللہ تعالیٰ نبیہ محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیہ وھو ما روی ھشام ابن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال ابوبکر رضی اللہ عنہ لی ای یوم توفی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیہ قلت یوم الاثنین قال انی اللہ عنہ انی ارجوان اموت فیہ فمات فیہ وفقد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ہمارے امام موت کی گرفت سے بالاتر دوامی زندہ ہیں

غلات رافضیوں کے گمراہ کن عقاید نقل کرتے ہوتے ہوئے پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ فمنہم الغالیۃ وقد ادعت ان علیاً رضی اللہ عنہ افضل من الانبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین وادعت انہ لیس بمدفون فی التراب کبقیۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم بل ھو فی السحاب یقاتل اعداء اللہ تعالیٰ من فوق السحاب وانہ کرم اللہ وجہہ یرجع فی اٰخر الزمان یقتل مبغضہ واعداءہ وان علیاً وسائر الائمۃ لم یموتوا بل ھم باقون الیٰ ان تقوم الساعۃ ولا یتطرق علیہم الموت ‘‘ (ص ۱۹۹)

غلات رافضیوں کا ایمان و عقیدہ ہے بلکہ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ حضرت علی تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں۔ اور مزید برآں یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت علی دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح زمین میں مدفون نہیں بلکہ وہ سحاب (بادل) میں زندہ اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وآلہ وسلم وفقد ابی ابکر رضی اللہ عنہ اعظم من فقد غیرھما "
(غنیہ ص۵۸۷)

اگر یوم وفات حسین رضؓ کو یوم مصیبت (ماتم وتعزیہ یا جلوس ذوالجناح) منانے کے لئے کوئی وجہ جواز ہو سکتی ہے تو دوشنبہ (پیر یا سوموار) کا دن اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کو یوم مصیبت (غم وافسوس) منایا جائے کیونکہ پیر (سوموار یا دوشنبہ) ہی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات واقع ہوئی ہے چنانچہ واقعہ وفات نبوی کو بیان کرتے ہوئے حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ حضرت صدیق اکبر (میرے ابا جان) رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کس روز واقع ہوئی ؟ میں نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوموار (دوشنبہ) کے روز فوت ہوئے اس پر والد ماجد (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میری موت بھی پیر ہی کے دن ہوگی چنانچہ آپ (رضی اللہ عنہ) دوشنبہ ہی کے دن فوت ہوئے لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ

گویا دونوں ہی سے قتل کرتے ہیں حتی کہ قیامت کے قریب دنیا میں تشریف فرما ہو کر اپنے دشمنوں اور مبغضین کو اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گے بلکہ غلات روافض کا ایمان وعقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے تمام آئمہ تا قیامت زندہ وصحیح سلامت ہیں۔ وہ ہرگز فوت نہیں ہوئے۔ کیونکہ ان پر موت کو کوئی راہ ہی نہیں۔ یعنی موت کی دستبرد سے آزاد وبالاتر ہیں۔

اور سنئے ویقولون باما مۃ جعفر وانہ حی لم یمت بعد (ص۲۰۴)

شیعہ گروہ کے فرقہ غالیہ رافضیہ کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی امامت (خلافت) صحیح وبرحق ہے اور حقیقت واقعہ یہ ہے کہ حضرت امام جعفر اب تک زندہ ہیں۔ وہ فوت نہیں ہوئے۔

مزید سنئے رافضیوں کا مذکورہ گروہ عقیدہ رکھتا ہے کہ موسیٰ ابن جعفر زندہ ہیں وہ ہرگز نہیں مرے اور تا قیامت ان پر موت واقع نہیں ہوگی کیونکہ موسیٰ بن جعفر ہی دراصل امام مہدی ہیں۔ بلفظہ وقولہم ھو حی لم یمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی موت کا صدمہ دوسری تمام انسانی نسل سے بڑھ کر ہے۔

ولا یموت وھو المھدی"

(صفحہ ۲۰۴)

نہ صرف یہی بلکہ بڑے پیر صاحب نے خیر القرون اور مابعد کے مشاہیر کی وفات کو جس انداز اور صراحت سے بیان فرمایا ہے وہ "اسلام میں فرقہ بازی کا ظہور" کے عنوان سے گذر چکا ہے

بڑے پیر صاحب کے اعلان سے معلوم ہوا کہ خیر القرون، اسلاف صالح اہل السنت قدیم کا متفقہ ومسلمہ عقیدہ یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بحکم "کل نفس ذائقۃ الموت" فوت ہو چکے۔ نہ صرف یہی بلکہ خیر القرون کے چھوٹے بڑے تمام افراد مع المہدی ومحدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا گروہ باشکوہ بھی فوت ہو چکا۔ مگر اس کے برعکس غلات روافض اپنے مخصوص وپسندیدہ ائمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ امام جعفر و موسیٰ بن جعفر وغیرہم کو دائمی زندہ مانتے ہوئے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان پر موت کو کوئی راہ و اختیار ہی نہیں کیونکہ "ان اولیاء اللہ لایموتون" کا جو فقرہ یا مقولہ جہلا میں مشہور ہے یہ دراصل روافض ہی کی ایجاد و اختراع ہے۔ بلکہ روافض کی اس اختراع یا ایجاد اور من گھڑت و باطل عقیدہ سے متاثر اہل السنت کے مدعی مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی قبر المطہر میں زندہ (مقید و پابند) مانتے ہیں۔ چنانچہ ناظرین کی اطلاع کے لئے پاک و ہند کے اہل السنت کا دم بھرنے والے دو مشہور فرقوں کا عقیدہ لفظ بلفظ درج ذیل ہے۔

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیاوی ہے۔ ان پر تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لئے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے ہی حیات عطا فرما دی جاتی ہے اس حیات پر وہی احکام دنیویہ ہیں۔ ان کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا ان کی ازواج کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح حرام نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے نماز پڑھتے ہیں ...... انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی قبور مطہرات میں ان کی ازواج پیش کی جاتی ہیں وہ ان سے شب باشی کرتے ہیں۔

(ملفوظات احمد رضا خاں صاحب بریلوی حصہ سوم ص ۲۶)

خلاصہ کلام مذکورۃ الصدر عقیدہ کا نچوڑ دوسرے گروہ کے مشاہیر کی زبانی سنئے۔

(۱) دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی دیوبندی گروہ کی مسلمہ شخصیت تھیں۔ مدنی صاحب قائد بریلویت حضرت احمد رضا خاں صاحب کی تصنیف "حسام الحرمین" کی تردید وجواب میں اپنے ایک مستقل رسالہ "الشہاب الثاقب" اور "رجوم المذنبین" کے عنوان سے شائع کیا۔ اس میں جہاں مدنی صاحب نے احمد رضا خاں کو جلی کٹی سناتے ہوئے مجسم شیطان قرار دیا ہے وہاں اہل توحید نجد اور اہلحدیث کو بھی اس درجہ آڑے ہاتھوں لیا ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی کا ریکارڈ مات کر دیا ہے۔

خاں صاحب کو غلط کار و مفتری قرار دیتے ہوئے اکابر علماء دیوبند کے مذہب و مسلک کو خالص اسلام یا صحیح معنوں میں اہل السنت کا اصح الصحیح مذہب ثابت کرتے ہوئے ان کے بعض عقاید کو مفصل اور بعض کو مجمل طور پر بیان کیا ہے۔

چنانچہ قبر شریف میں حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیوبند کا متفقہ عقیدہ قرار دیتے ہوئے مولانا رشید احمد صاحب اور مولانا محمد قاسم صاحب کی مصنفات کا نام وحوالہ ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے۔

شہر ملتان میں وفاق المدارس نام سے دیوبندی گروہ کا مشہور مدرسہ ہے۔ اس مدرسہ کے سالانہ اجلاس ۱۹۶۰ء میں پاکستان بھر کے پندرہ مشاہیر علماء دیوبند نے بالاتفاق قبر شریف میں حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوبندی مذہب کا متفقہ عقیدہ تسلیم و اعلان کرتے ہوئے پاکستانی دیوبندی گروہ کے خصوصی آرگن یعنی سہ روزہ اخبار ترجمان اسلام میں یہ قرارداد شائع کرائی ہے مذکورہ سے قطع نظر خود سہ روزہ اخبار ترجمان اسلام کی اشاعت مجریہ ۲/۴ /۲۸ جنوری ۱۹۶۰ء کا مفصل مقالہ بعنوان "حیات النبی اور ترجمان اسلام" اس موضوع پر فیصلہ کن ہے۔ چنانچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقالہ نگار نے جو اپنے مضمون و عندیہ کا ما حاصل بیان کیا ہے ضیافت طبع کے لئے عرض ہے۔
گفتگو صرف اس میں ہے کہ اس وقت قبر شریف میں آپ کے جسد مبارک کو حیات حاصل ہے یا نہیں ؟

حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قائل حضرات دو طرح بات کرتے ہیں۔

(۱) بعض کا ارشاد ہے کہ موت تو قطعی وارد ہوئی لیکن جیسے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خصوصیتیں تھیں اسی طرح آپ کی موت بھی دوسرے (مخصوص) طریقہ سے ہوئی۔ آپ اس جہان سے دوسرے عالم کو تشریف لے گئے لیکن روح مبارک (جسم سے) خارج نہ ہوئی۔ بلکہ مستور ہو گئی (گویا کہ) چراغ بجھایا نہیں گیا بلکہ چھپا دیا گیا۔ (سہ روزہ اخبار ترجمانِ اسلام لاہور مجریہ ۲۴/۲۸ جنوری ۱۹۶۰ء صا کالم ۱)

(۲) دوسرے بزرگوں کا کہنا ہے کہ روح مبارک عام لوگوں کی طرح ہی نکلی ہی لیکن حدیث کی تصریح کے مطابق (قبر میں) روحیں جب سوال وجواب کے لئے دوبارہ اجسام میں لوٹائی جاتی ہیں تو آپ کی روح مبارک پھر (جسم اطہر سے) واپس نہیں لے جائی گئیں۔ (حوالہ مذکور)

پیام اسلام نامی ہفت روزہ اخبار شہر لاہور سے مدنی صاحب کی یادگار میں شائع ہوتا ہے اس کے شمارہ نمبر ۵ جلد ۲ مجریہ ۱۸ دسمبر ۱۹۵۹ء ص۸ میں "حیات النبی اکابر دیوبند کی نظر میں" کے عنوان سے دیوبندی گروہ کے سربراہ مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی حال کراچی کا مفصل اعلان شائع ہوا ہے جو بلفظہٖ ہدیہ ناظرین ہے۔

کچھ روز سے بعض ناپسندیدہ عناصر اکابر علماء دیوبند کے بارے میں یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ علماء دیوبند حیات النبی کے منکر ہیں۔ چونکہ یہ پروپیگنڈہ حقیقت اور واقعہ کے خلاف ہے اس لئے یہ اظہار ضروری سمجھا گیا کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد قبور میں زندہ اور حیات ہیں۔ آپ کا جسم اطہر مع روح کے زیر زمین محفوظ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکل اسی طرح کہ جس طرح دنیا میں جسم اپنے روح کے ساتھ رہ کر زندہ ہوتا ہے۔ البتہ وفات نبی کے بعد جسم پر احکام شرع کی پابندی اور ذمہ داری نہیں رہتی اور دنیوی حوائج کی بھی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہی علماء دیوبند کا عقیدہ ہے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب "آب حیات" میں اس کی تصریح کی ہے۔ اور حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ کے خلیفہ ارشد حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری نے اپنے رسالہ "المہند علی المفند" میں بھی اس کی وضاحت فرمائی ہے اس تصریح کے بعد کسی غلط فہمی کی گنجائش نہیں رہتی جو حضرات اس کے خلاف عقائد رکھتے ہوں اُن کا علماء دیوبند سے اور ان کے مسلک سے کوئی تعلق نہیں۔

(بندہ احتشام الحق تھانوی کراچی)

مطلب واضح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف میں بالکل دنیا کی زندگی طرح زندہ اور موجود ہیں۔

غرضیکہ حضرت خاں صاحب نے حیات النبی کے عقیدہ کو بالکل واضح الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اور دیوبندی حضرات کا مقصد تو وہی ہے مگر مجمل و مبہم الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ مقصد و مدعا دونوں فرقوں کا یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف میں بالکل دنیا کی (ہماری) طرح زندہ ہیں۔

اہل کتاب کی انبیاء و صلحاء پرستی یا ان کی قبروں کی پرستش کا اصل موجب دراصل عقیدہ حیاتِ انبیاء و صلحاء ہی ہے۔ یعنی اہل کتاب اپنے انبیاء و صلحاء کو زندہ در گور مانتے ہوئے اور ان کو سننے اور فریاد رس یا سفارش کرنے والا سمجھ کر ہی ان کی قبروں پر حاضر ہو کر ان سے عرض اور ان کی پرستش کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید کے اعلان۔

هٰؤلاء شفعاءنا عند الله ۔ الآیۃ اور ما نعبدھم الا لیقربونا الی الله زلفیٰ۔

سے ظاہر و ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں بطور آخری انتباہ۔ لعن الله الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجداً کے الفاظ سے امت کو توجہ دلائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصراً یہ کہ اہل کتاب کے حیات انبیاء و صلحاء کے عقیدہ کو اسلامی لبادہ میں اختراع و ایجاد کرنے یا فروغ دینے والے دراصل غلات روافض ہیں۔ انہوں نے اپنے آئمہ کی حیات کے لئے اس عقیدہ کو اہل کتاب سے اخذ کیا اور اہل السنت کے مدعی حضرات نے غلات روافض کی نقل و تقلید میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے صلحاء کو قبروں میں زندہ مان کر فیوض قبور اور توسل بزرگان کے نام سے قبول و معمول کیا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ پیر بادشاہ نے غلاتِ روافض کو اہل کتاب کا نمونہ بیان کیا ہے۔

اپنی عقیدت کو تازہ کرنے کے لئے غنیہ کے الفاظ پڑھیے۔ روافض کے عقائدِ باطلہ گنواتے ہوئے پیرانِ پیرؒ فرماتے ہیں۔

فقد شبہت مذاہب الروافض بالیہودیۃ۔ (ص ۲۰۵)	غلاتِ روافض اسلامی لباس میں بالکل یہودیت کا مجسم نمونہ ہیں۔ (ضیاء [illegible])

کسی کی وفات یا پیدائش کی یادگار میں دن مقرر کرنا۔

پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ [illegible] کے یوم شہادت حسینؓ کو تعزیت کا دن منانے کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ثم لو جاز ان یتخذ ھذا یوم مصیبۃ لاتخذہ الصحابۃ والتابعون لانھم اقرب الیہ منا واخص بہ۔ (ص ۵۸۶)	پس اگر جائز ہوتا کہ یوم شہادت حسینؓ کو ماتم یا افسوس و مصیبت کا دن منایا جائے تو صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ علیہم اس دن کو ضرور مناتے کیونکہ وہ ہم سے زیادہ حق دار اور قریب تر تھے۔

واضح ہے۔ پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کے اعلان سے ظاہر و ثابت ہے کہ عید میلاد النبی یا وفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ابوبکر و عمر و عثمان و علی یا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیدائش یا وفات کا دن منانا اگر جائز ہوتا تو صحابہؓ یا حضراتِ تابعین ضرور مناتے۔ کیونکہ وہ محبت و عقیدت زہد و تقویٰ ایمان و عقیدہ اور عمل و کردار میں متاخرین سے ہر طرح زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق دار و لائق تر تھے۔ اور ان کی خاموشی اس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ یہ ہرگز جائز نہیں بلکہ عہد حاضرہ کے جو بدعات امام ابو حنیفہ اور دیگر ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی پیدائش اور وفات کے دن منا رہے ہیں یا ایصال ثواب کی بجائے بزرگوں کے عرس یا تیجہ، ساتواں، دسواں، چالیسواں وغیرہ کرتے ہیں یہ سب بدعت و ناجائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سلف صالح کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے اور ان کا خلاف کرنے سے محفوظ رکھے۔ (آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین)

اہل السنت قدیم و متاخرین کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا مخلوق کا کوئی فرد حاجت روا یا قادر مطلق اور مختار کل نہیں ہے۔

بڑے پیر صاحبؒ نے اللہ تعالیٰ کی ذات اور مخصوص صفات کو "باب فی معرفۃ الصانع" کے عنوان سے اس درجہ عام فہم انداز سے بیان فرمایا ہے کہ موٹی سے موٹی عقل کا انسان بھی باسانی سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عام مخلوق تو کیا مخلوق کا بڑے سے بڑا فرد بھی کسی کو نفع و نقصان پہنچانے سے یکسر قاصر اور عاجز ہے۔ چنانچہ پیران پیر علیہ الرحمۃ رطب اللسان ہیں۔

فھی ان یعرف ویتیقن انہ واحد احد فرد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع البصیر

غلات روافض نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اور اپنے ائمہ کو دین و دنیا کے تمام امور میں مختار کل و قادر مطلق جانتے ہیں۔

شیعہ مذاہب کے غالی رافضیوں کے عقاید نقل کرتے ہوئے بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:۔

واما المفوضیۃ فھم القائلون ان اللہ فوض تدبیر الخلق الی الائمۃ وان اللہ تعالیٰ قد اقدر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم علی خلق العالم وتدبیرہ وانہ ما خلق اللہ من ذلک شیئا وکذالک قالوا فی حق علیؓ۔

(غنیۃ ص۳۲)

رافضیوں کے مفوضیہ فرقہ کا ایمان و عقیدہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا شبیه له و لا نظیر له و لا عون
و لا شریك و لا ظهیر و لا وزیر
و لا ند و لا مشیر له لیس بجسم
فیمس و لا بجوهر فیحس و لا عرض
فیقضی و لا ذی ترکیب او آلة و
تالیف و ماهیة و تحدید وهو
الله للسماء رافع و للارض واضع
لا طبیعة من الطبائع و لا طالع
من الطوالع و لا ظلمة تظهر
و لا نور یزهر حاضر الاشیاء
علما شاهد لها من غیر
مماسة عزیز قاهر حاکم قادر
راحم غافر ساتر معز ناصر
رؤف خالق فاطر اول آخر ظاهر
باطن فرد معبود حی لا یموت
ازلی لا یفوت ابدی الملکوت
سرمدی الجبروت قیوم لا ینام
عزیز لا یضام منیع لا یرام
فله الاسماء العظام و المواهب
الکرام مرتضی بالفناء علی جمیع الانام
فقال کل من علیها فان و یبقی
وجه ربك ذو الجلال و الاکرام
(غنیہ ص ۱۲۱، ۱۲۲)

کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تدبیر (انتظام وغیرہ) کا تمام سلسلہ ہمارے اماموں کے سپرد کر رکھا ہے۔ اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخلوق پیدا کرنے کا کلی اختیار (قدرت) عطا فر رکھی ہے۔ اور مخلوق کی تمام تدبیر (جملہ انتظامات) کا بھی کلی اختیار دے رکھا ہے۔ بلکہ اصلیت واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق سے کسی ایک شے کو بھی پیدا نہیں کیا بلکہ یہ تمام کا تمام سلسلہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مخلوق کے جملہ امور کے مختار کل اور انتظام کرنے والے ہیں۔ اور یہی عقیدہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بھی رکھتے ہیں۔

اگر بڑے پیر صاحب علیہ الرحمۃ کا نقل کردہ عقیدہ کتب روافض سے مطلوب ہو تو اصول کافی ایسی شیعہ کی معتبر و مستند کتاب کے بالکل واضح الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔

ونحن ولاة امر الله فی عباده
(ص ۸۴)

(بقول روافض) حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام مخلوق کے جملہ امور میں مختار کل ہیں۔
(غنیہ ص ۸۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ :- پس یہ سمجھ لینا اور یقین کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ صرف ایک اکیلی ذات ہے اور ایسا فرد واحد ہے کہ نہ اس کی اولاد ہے اور نہ ہی ماں باپ۔ بیوی وغیرہ کفو سے مبرا (پاک) ہے۔ پوری مخلوق میں اس جیسی کوئی بھی شے (چیز) نہیں۔ اور لطف یہ کہ وہ مخلوق سے زیادہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی کوئی شبیہ اور مثال بھی نہیں ہوسکتی۔ اور نہ ہی اس کی کوئی نظیر ہے اور نہ ہی وہ کسی معاون اور شریک کار کا محتاج ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے۔ اور نہ ہی کسی کی مدد و سہارا کی اس کو ضرورت و حاجت ہے۔ حتیٰ کہ اس کا کوئی وزیر اور صلاح کار و مشیر تک بھی نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس کے لئے بڑے سے بڑے ذاتی اور صفاتی نام ہیں اور اس کی بخشش و کرم بھی بہت زیادہ اور بڑھ کر ہے۔ اس نے اپنی واحدانیت اور کبریائی کا سکہ بٹھانے کیلئے پوری مخلوق پر فنا (موت) کا حکم اور اعلان کر رکھا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ یعنی ذات ذوالجلال والاکرام کے سوا ہر نفس

مزید سنئے

انا قسیم اللہ بین الجنۃ والناس وانا الفارق الاکبر (اصول کافی ص۱۱۸)

یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت اور دوزخ میں داخل یا خارج کرنے میں مختار کل اور ہر امر دین و دنیا میں رد و بدل پہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں قدرت حاصل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فنا ہونے والا ہے۔

مزید توجہ سے سنئے | پیران پیر مریدان صادق کو ہدایت

و وصیت فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

خالق الخلائق وافعالهم

وقدر ارزاقهم واجالهم

لا مقدم لما اخر ولا مؤخر

لما قدم (ص ۱۲۲)

یعنی اللہ تعالیٰ ہی تمام مخلوق اور مخلوق کے افعال کا خالق (پیدا کرنے والا) ہے اور اللہ تعالیٰ ہی نے مخلوق کے رزق کی تقسیم و اندازہ کا اہتمام اور موت کو مخلوق پر مسلط کیا ہے۔ چنانچہ مخلوق کے کسی بڑے سے بڑے فرد کو بھی یہ اختیار اور جرأت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اندازہ یا تقسیم کو ایک ذرہ برابر مقدم و مؤخر یعنی آگے یا پیچھے کر پاتے۔

نہ صرف یہی بلکہ | پیران پیر علیہ الرحمۃ مومن صادق

(اپنے سچے عقیدت مند) کو توجہ اور یقین کامل دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

هو المحرك هو المسكن لم

تتصوره الاوهام ولا تقدره

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاذهان ولا يقاس بالناس جل ان يشبه بما صنعه او يضاف الى ما اخترعه وابتدعه محصي الانفاس القائم على كل نفس بما كسبت لقد احصاهم وعدهم عدا وكلهم آتيه يوم القيامة فردا لتجزى كل نفس بما تسعى۔ (ص ۱۲۳)

اللہ تعالیٰ ہی ہر شے کو حرکت[1] دینے اور ٹھہرانے والا ہے یعنی اس کے حکم کے بغیر نہ کوئی شے حرکت کرتی ہے اور نہ ٹھہرتی ہے اس کی ذات واحد وہم وگمان کی حدود سے متجاوز اور بالاتر ہے۔ نہ ہی تو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات ذہنوں میں آسکتی ہے اور نہ ہی مخلوق سے کسی شے کے ساتھ اس کو تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی بے مثل ہے کہ مخلوق کے ہر فرد کے سانسوں کی تعداد اور اس سے سرزد ہونے والی تمام حرکات کو بھی جانتا ہے۔ چنانچہ ہر متنفس (ہر انسان)

---

[1] حرکت الخ یعنی ہر چھوٹی بڑی شے سورج چاند ستارے ہوا اور پانی بلکہ انسانی اعضاء اور درختوں اور جڑی بوٹی وغیرہ کے پتے سب اسی کے تابع حرکت کرتے اور ٹھہرتے ہیں کیونکہ یوم پیدائش سے ہی اللہ نے حرکت وسکون کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ بنا بریں اسی اندازے کے مطابق سلسلہ جاری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن اکیلا اکیلا اس کے سامنے پیش ہونا تاکہ وہ اپنی بھلائی اور برائی کے مطابق جزا اور سزا حاصل پائے۔

مزید فرماتے ہیں

غنی عن خلقه رازق لبريته يطعم ولا يطعم يرزق ولا يرزق يجير ولا يجار عليه الفاقة مفتقرة اليه لم يخلقهم لاجتلاب نفع ولا لدفع ضرر ولا لداع دعاه اليه ولا لخاطر ولا فكر حدث بل ارادة مجردة كما قال وهو اصدق القائلين ذو العرش المجيد فعال لما يريد منفرد بالقدرة على اختراع الاعمال وكشف الضر والبلوى وتقليب الاعيان وتغيير الاحوال كل يوم هو فى شأن يسوق ما قدر الى ما وقت وانه تعالى حى بحياة وعالم بعلم وقادر بقدرة ومريد بارادة (غنیہ ص۱۲۳)

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات سے غنی (بے پرواہ و بے نیاز) ہے اس کے برعکس تمام کی تمام مخلوق اس کی محتاج ہے۔ کیونکہ اللہ ہی تمام مخلوق کے روزی رساں اور کھلانے پلانے اور مخلوق کے محافظ و نگران ہیں۔ بلکہ مخلوق کے کسی بڑے سے بڑے فرد کو بھی دوسرے کے نفع و نقصان پہنچانے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے کسی کی درخواست اور خواہش و ارادہ کی بنا پر پیدا کیا ہے۔ بلکہ اس نے محض اپنے ہی ارادہ سے دونوں جہاں برپا کئے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے "ذو العرش المجید فعال لما یرید" عرش عظیم کا مالک جو چاہتا ہے برپا کرتا ہے کیونکہ وہ قدرت میں منفرد و مختار ہے جو چاہے کر گذرے نفع و نقصان اور حالات کا ادل بدل سب اسی کے قبضہ و قدرت میں ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے "کل یوم ھو فی شان" یعنی اللہ تعالیٰ ہر روز مخلوق کے انتظام میں ہے۔ جیسا کہ روز ازل سے مقدر فرمایا ہے اس کے مطابق تدبیر احکام جاری فرماتا اور سرانجام دیتا ہے۔ اس کے حکم میں کسی کو مجال نہیں۔ اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہی حی القیوم اور عالم الغیب والشہادۃ
اور قادر مطلق ہے جو چاہے کرے۔ اس کے
ارادہ کے سامنے کسی چون وچرا کی گنجائش نہیں،
مذکورہ کو ذہن نشین رکھتے ہوئے بڑے پیر صاحب کا آخری دو ٹوک
مزید سنئے فیصلہ سنئے۔ نکاح میں مسنونہ خطبہ نقل کرتے ہوئے ایک دوسرا
خطبہ بھی لاتے ہیں جس کے آخری الفاظ یہ ہیں:

ان ھذہ الامور کلھا بید اللہ یصرفھا فی طرائقھا ویمضیھا فی حقائقھا لا مقدم لما اخر ولا مؤخر لما قدم ولا یجتمع اثنان الا بقضائہ وقدرہ ولکل قضاء قدر ولکل قدر اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب وکان من قضاء اللہ وقدرہ ان فلان ابن فلان بن فلان یخطب کریمتکم فلانۃ بنت فلان۔
(غنیۃ ص۱۱۱)

تحقیق دنیا وما فیہا کے تمام امور اللہ کے ہاتھ میں ہی ہیں پھیرتا ہے ان کو ان کے مقررہ راستوں میں اور چلاتا ہے ان کو ان کی لائق جگہوں میں۔ نہیں کوئی مقدم کرنے والا اس امر کو جس کو مؤخر کیا اللہ تعالیٰ نے۔ اور نہیں کوئی مؤخر کرنیوالا جس کو مقدم کیا ہے پروردگار عالم نے نہیں جمع ہوئے دو شخص مگر ان کا جمع ہونا اللہ تعالیٰ کے قضاء قدر (حکم ومرضی) سے ہے اور ہر قضا کے لئے تقدیر ہے اور ہر تقدیر کے لئے وقت مقرر ہے اور ہر وقت کتاب میں مرقوم ہے۔ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں سے جو چاہے اور ثابت رکھتا ہے جسے چاہے۔ کیونکہ ام الکتاب اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ وتصرف میں ہے حتیٰ کہ یہ امر بھی قضاء وقدر [illegible] اور ام الکتاب میں مسطور ومذکور ہے کہ [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں بن فلاں کی بیٹی سے خطبہ و نکاح کریگا۔
اور اسی پر یہ مصادف اور گفتگو ہوگی۔

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے عقیدہ و بیان کو حق و صواب ثابت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ناطق فیصلہ یوں نقل فرماتے ہیں۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث حذیفۃ۔ انّ اللہ تعالیٰ خَلَقَ کُلَّ صانعٍ وَصَنْعَتَہٗ حتّٰی خَلَقَ الجزّار وجزرہٗ

حضرت حذیفہؓ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یوں منقول ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے ہر صنعت کار (کاریگر) کو اور اس کی صنعت کو حتیٰ کہ پیدا کیا اونٹ کو اور اس کے ذبح ہونے کے وقت قصاب اور ذبح کرنے والے کو۔

اسی پر بس نہیں

بلکہ حضرت ابن عباسؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان یوں بھی روایت کیا ہے۔

ان اللہ قال انا خلقت الخیر والشر وطوبیٰ لمن قدرت علی یدیہ الخیر وویل لمن قدرت علی یدیہ الشر

ص ۱۴۷

تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خیر و شر (نیکی و برائی) کو پیدا کرنے والے اگرچہ خود ہم ہی ہیں مگر اس کے باوجود مبارک باد یا خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جن کے ہاتھوں سے ہم نے خیر کو ظاہر کیا ہے اور ویل یا خرابی ہے ان لوگوں کے لئے جن کے ہاتھوں برائی وقوع پذیر ہو۔

پیر صاحبؒ نے

اسی پر ہی اکتفا نہیں فرمایا۔ بلکہ اسی حدیث کا مفہوم و منشا امام السنہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے یوں نقل کیا ہے کہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسئل الامام احمد عن افعال العباد التي يستوجبون بها من الله السخط والرضى أشيء من الله ام شيء من العباد؟

فقال هي لله خلقا ومن العباد.

(غنیہ صـ ۱۴۳)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ بندوں کے اعمال جن کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے یا ناراضگی کا موجب ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ اعمال خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں یا کہ بندوں کی اپنی مرضی و اختیار سے واقع ہوتے ہیں؟ جواباً امام صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ تمام اعمال کا خالق یا پیدا کرنے والا تو خود اللہ تعالیٰ ہی ہے البتہ ان اعمال کا وقوع و ظہور ضرور بندوں سے ہی ہوتا ہے۔

مختار کل تو ذات مطلق کی قضا و قدر پر ایمان رکھنے کی تاکید

سطور بالا میں جو کچھ ذکر ہوا اگرچہ اس سے اظہر من الشمس ہے کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے مخلوق کے کسی بڑے سے بڑے فرد کو غیر تو کیا اپنے ہی نفع و نقصان میں رد و بدل کا اختیار نہیں تاہم مزید تشریح و وضاحت کے لیے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حکم اور قضا و قدر پر ایمان رکھنے کی ہدایت و نصیحت ضرور ملاحظہ فرماتے چلیے۔

ينبغي ان يؤمن بخير القدر وشره وحلو القضاء ومره وان ما اصابه لم يكن ليخطئه بالجد وما اخطأه لم يكن ليصيبه بالطلب و ان جميع ما كان في الدهور والازمان مما يكون

مومن صادق کا فرض ہے کہ تقدیر کی بھلائی و برائی (خیر و شر) اور قضا کی حلاوت اور کڑواہٹ لے یعنی قضا و قدر کے تھپیڑوں سے جو راحت و آرام اور رنج و مصیبت پہنچے تو اس پر ہر حال مطمئن اور خوش رہے۔ اور یقین رکھے کہ مجھے جو آرام و نعمت میسر ہے وہ ہر صورت مجھے پہنچنی تھی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الى يوم ابعث والنشور
بقضاء الله وقدره
نفذ. وروا انه لا محيص
لمخلوق من القدر المقدور
المخطوط في اللوح المسطور
ولو الخلائق لو جهدوا
ان ينفعوا الانسان بما لم يقضه
الله تعالى لم يقدروا عليه
ولو جهدوا ان يضروا بما
لم يقضه الله تعالى جل شانه
لم يستطيعوا كما روى
في خبر ابن عباس وقال
الله تعالى وان يمسسك
الله بضر فلا كاشف له الا
هو وان يردك بخير فلا
راد لفضله يصيب به
من يشاء من عباده۔

(فتوح الغیب ص ۱۴۸)

جو رنج و غم اور دکھ درد پہنچا ہے اس سے
محفوظ رہتے اور بچاؤ کی قطعاً کوئی صورت
نہیں۔ اور جو اسباب مفقود ہیں ان کا میسر
ہونا ناممکن ہے چنانچہ اصل واقعہ یہ ہے
کہ جو کچھ گذشتہ عہد اور زمانوں میں ہو چکا اور
آئندہ تا قیامت چھوٹا یا بڑا خیر و شر کا حادثہ
یا واقعہ اور فتنہ وغیرہ ظہور پذیر ہوگا یہ سب
اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر میں روز ازل سے مقدر
ہے۔ امر محقق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوح
محفوظ میں جو کچھ کسی فرد کے متعلق لکھ رکھا ہے
اس سے قطعاً کسی کو بچاؤ کی کوئی صورت
نہیں۔ مثلاً اگر پوری مخلوق یعنی تمام فرشتے،
جن و انس (انبیاء و صلحاء) سب مل کر کسی فرد
کو ادنیٰ سا نفع پہنچانے کی کوشش کریں جو
اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں نہیں مقدر فرمایا
تو ہرگز نہیں پہنچا سکتے۔ اور ایسے ہی اسکے
برعکس اگر پوری دنیا کسی فرد کو نقصان پہنچانے
کی کوشش کر گذرے جو اللہ تعالیٰ نے اس
کے لیے مقدر نہیں کیا تو قطعاً اس کا نقصان
نہیں ہوگا۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی کی
مرفوع حدیث سے ثابت ہے (جو بحوالہ
فتوح الغیب سطور ذیل میں مع تشریح
آرہی ہے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ صرف یہی بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر ارشاد فرما دیا ہے کہ:

ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ۔

(قرآن مجید)

اے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر ہم آپ کو کسی دکھ و ابتلاء میں مبتلا کر دیں تو کوئی متنفس اس کو روکنے کی قوت نہیں رکھتا۔ اور پھر اس کے برخلاف اگر ہم آپ کو کوئی رحمت یا نعمت وفائدہ عطا فرمائیں تو کسی کی مجال نہیں کہ اس کو روک سکے۔ (ہم اپنی مخلوق کے جس فرد سے جو سلوک روا رکھیں اس میں ہم خود مختار ہیں کسی دوسرے کو اس میں قطعاً کوئی چارہ و سروکار نہیں)

علم عرفان یا التصوف کی روشنی میں

غنیہ کے مختصر اقتباسات کو ذہن نشین رکھتے ہوئے اب بڑے پیر صاحب کی مجلس وعظ و ارشاد کے الفاظ بھی غور سے ملاحظہ فرمایئے۔

عام ارشادات سے پیشتر پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مرض الموت میں اپنے لخت جگر سیدنا عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آخری اور تاکیدی وصیت سنیئے۔ فرماتے ہیں۔ بیٹا! خوب یاد رکھو کہ:

"یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون"

(فتوح الغیب حاشیہ غنیہ صفحہ ۹۳)

لوح محفوظ میں جو مرقوم و مسطور ہے اس سے اللہ تعالیٰ جسے چاہے مٹا دے اور جسے چاہے برقرار رکھے۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے اس کے برعکس اللہ تعالیٰ تمام جن وانس سے محاسبہ کرنے والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات سے چند منٹ پہلے

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ آخری وصیت ہے جو وفات سے صرف چند منٹ پہلے آپ نے اپنے لختِ جگر کو بتاکید فرمائی۔ بنا بریں ہر سچے عقیدت مند کو یہ آخری وصیت ہر حال و ہمیشہ مدِ نظر رکھنی چاہیے۔

عام ہدایت و نصیحت

قضاء و قدر پر ایمان رکھنے کی تاکید اور مختارِ کل یا قادرِ مطلق کی شان کے مظہر بیان فرماتے اور اس پر یقین و ایمان کی اہم ترین تاکید فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

فالاولی للعبد
والالیق بحاله الرضی
والتسلیم والاشتغال
بالعبودیة من
الاوامر والنواهی
والتسلیم فی القدر
وترک الاعتراض
الاشتغال بالربوبیة
التی هی علة الاقدار
ومجاریها واصولها
والسکوت عن لِمَ وکیف
ومتی، والتهمة للحق
فی جمیع حرکاته
وسکناته وتستند
هذه الجملة الی
حدیث عبد الله بن

بندے کا حق اور اس کی شان کے لائق یہی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہر حال خوش رہے۔ اور قضاء و قدر کو بلاچون و چرا بخوشی تسلیم کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کے احکام پر پورے خلوص سے عمل کرے۔ اور اس کی نواہی یعنی جن امور سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے ان کو زہر قاتل سمجھ کر ان سے نفور رہے اور تقدیر کے معاملہ میں ہمیشہ گردن جھکائے رکھے۔ اور ربوبیت کے کاموں میں اعتراض نہ کرے۔ اس لیے کہ تقدیر کو قبول و معمول کرنے کا مرکزی نکتہ یہی ہے کہ یہ کیوں ہوا اور کس طرح و کیسے ہوا۔ وغیرہ کلمات کو دل و زبان پر نہ لائے۔ غرض یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر حال حسنِ ظن رکھے۔ اور کسی حال بھی بدگمانی اور اس کا شکوہ نہ کرے۔

ولنعم ما قال ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عباس وھو

مسردی

عن عطاء

عن ابن عباس

انہ قال

بینما انا

ردیف رسول

اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ

واصحابہ وسلم

اذ قال

یاغلام!

احفظ اللہ

یحفظک اللہ احفظ اللہ تجدہ

مزن زچون وچرادم کہ بندہ مقبل

قبول کرد بجاں ہرسخن کہ جاناں گفت

یعنی محبوب کے امر میں چون وچرا محب

صادق کی شان کے منافی ہے۔ محب کا شیوہ

تو محبوب کے اشارہ پر فدا ہونا ہے

ہماری بیان کردہ تشریح وتوضیح کی دلیل وسند حضرت

ابن عباسؓ کی مرفوع حدیث ہے چنانچہ حضرت عطاءؒ

فرماتے ہیں کہ میرے استاذ محترم حضرت ابن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا۔ ایسا ہوا کہ میں —

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری پر اُن کا

ردیف (حضورؐ کے پیچھے سوار) تھا۔ اس حال میں

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے غلام!

(لڑکے) اللہ تعالیٰ کے امر ونواہی کو ہر حال و

ہمیشہ نگاہ میں رکھ یعنی حکم پر بخلوص دل عمل کر اور

نہی سے کلی طور پر باز رہ۔ پس جبکہ تو حقوق اللہ

کی حفاظت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت وبخشش

سے تیری حفاظت ونگہبانی اور اعانت فرمائے گا۔

(۲) جب تو اللہ تعالیٰ کو پورے خلوص سے یاد رکھے گا

تو بفضلہٖ تو اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے پائے گا۔

(۳) اگر تجھے کوئی ضرورت وحاجت درپیش ہو تو صرف

اللہ تعالیٰ ہی سے مانگ۔

(۴) اور جب مدد کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ ہی سے

امامك فاذا سألت فاسأل الله — مدد طلب کر

واذا استعنت فاستعن بالله — (۴) جو کچھ زندگی میں و مابعد الموت تک ہونے والا ہے

جفت القلم بما هو كائن ولو جهد — وہ لوح محفوظ میں مسطور ہو چکا۔

العباد ان ينفعوك بشئ لم يقضه الله — (۵) اگر پوری مخلوق جمع ہو کر تجھے کوئی فائدہ پہنچانے

لك لم يقدروا ولو جهد العباد ان — کی آخری کوشش بھی کر گذرے مگر وہ تیری قسمت میں

يضروك بشئ لم يقضه الله عليك — نہیں تو قطعاً وہ ہرگز فائدہ نہیں پہنچا سکے گی۔

لم يقدروا (فتوح الغيب حاشيه — (۶) پھر اس کے برعکس اگر تمام مخلوق تجھے نقصان

غنية الطالبين ص۵۷۸) — پہنچانے کے لیے متفق ہو کر انتہائی کوشش کرے۔ مگر وہ تیرے مقدر میں مذکور نہیں تو قطعی نقصان نہیں ہوگا۔

مومن صادق کا ایمانی تقاضا

مذکورہ حدیث تعلیم فرمانے کے بعد سلطان العارفین تاکیداً فرماتے ہیں۔

فينبغي لكل مومن ان يجعل هذا الحديث مرآة لقلبه وشعاره ودثاره وحديثه فيعمل به في جميع حركاته وسكناته حتى يسلم في الدنيا والآخرة و يجد العزة فيهما برحمة الله تعالى (غنية ص۵۸۲)

مومن صادق (یعنی صحیح معنوں اور سچے مرید) کا فرض یا بالفاظ دیگر ایمانی تقاضا یہ ہے کہ حدیث حضرت ابن عباسؓ کو دل کا شیشہ بنا کر ہر حال ذہن نشین و آنکھوں کے سامنے رکھے، بلکہ مومن زندگی اس حدیث کو اپنا اوڑھنا بچھونا سمجھے اور ہر وقت و ہر حال اسے ورد زبان رکھے۔ اور عوام الناس کے سامنے اس کو بطور روایت و حکایت بیان کرتا رہے۔ اور خود اس پر اس درجہ شوق و جذبہ اور کمال خلوص سے عامل و پابند رہے۔ کہ دنیا و آخرت کی مشکلات و مصائب سے محفوظ و سلامتی حاصل کرتا ہوا

www.KitaboSunnat.com

دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت، فضل و بخشش سے بہرہ ور ہو کر سرخرو و کامیاب ہو جائے۔

مزید سنئے

مذکورہ تاکیدی ہدایت و وصیت کے بعد غیر اللہ سے فریاد و استغاثہ اور مدد و امداد طلب کرنے والوں کی بے علمی، جہالت اور بے وقوفی آشکار فرماتے ہوئے مریدان صادق کو خبردار و آگاہ کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

ما سئل الناس إلا لجهله وضعف إيمانه ومعرفته ويقينه وقلة صبره وما تعفف عن ذلك إلا لوفور علمه بالله عز وجل وقوة إيمانه ويقينه وتزايد معرفته بربه كل لحظة دائم وحيائه منه عز وجل

(حاشیہ ص ۲۹۹)

جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ (مخلوق کے چھوٹے یا بڑے فرد) سے اپنی ضروریات و حاجات بر لانے کی التجا کرتا ہے۔ یہ اس کی سراسر بے وقوفی اور ایمانی کمزوری اور اللہ تعالیٰ سے بالکل بے گانگی و ناآشنائی کا نتیجہ ہے۔ اس کے برعکس مومن صادق معرفت الٰہی کے انوار و بصیرت سے مستنیر اللہ تعالیٰ سے اپنے حسن ظن اور قوت ایمانی کے جوش اور یقین کامل سے معبود برحق کی تربیت پر نگاہ رکھتا اور اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا اور شرماتا ہوا غیر اللہ سے حاجات طلب کرنے اور امداد چاہنے وغیرہ سے کلیۃً پرہیز کرتا ہے۔ (حتیٰ کہ بھولے سے بھی غیر اللہ کا دروازہ کھٹکھٹانے کا نام تک نہیں لیتا)

عملی درس

غنیۃ الطالبین کی تصنیف کا مقصد و منشا چونکہ دین خالص، اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یعنی ذات و صفات سے مسلمانوں (مریدان صادق) کو آگاہ کرنا ہے۔ بنا بریں بڑے پیر صاحب نے غنیہ کی تمہید میں اپنے عجز و بے کسی و بے بسی اور اللہ تعالیٰ سے حقیقی لگاؤ کا عملی درس جس خلوص سے پیش کیا ہے وہ بھی ایک نظر ملاحظہ فرماتے چلیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولیس شرک فی الارض ولا فی السماء والذی خالق الرسول الاصفیا والاولیاء من اقتدی بھداھم صار من السعداء ومن خالف بطریقتھم کان من الاشقیاء

(غنیۃ ص ۲)

زمین و آسمان دپوری مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی شریک نہیں وہ اپنی ذات و صفات میں نرالا و یکتا ہے۔ تمام انبیاء و رسل صلحاء اور اولیاء کو خود اسی نے اپنی رحمت سے پیدا کیا ہے جو کوئی صدق دل سے انبیاء و صلحاء کی اقتداء پیروی کریگا سعادت مندی حاصل کر پائے گا۔ اور جس نے ان کی مخالفت کی یا اطاعت سے روگردانی اور کنارہ کشی کی وہ بدبخت ہو کر جہنمی قرار پائے گا۔

ہر مرض و بلا اور غم و ہم کو دور کرنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے

پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غنیۃ

مندوں کو عملی درس دیتے ہوئے رطب اللسان ہیں

وباسمہ یشفی کل داء وبہ یکشف کل غمۃ وبلاء والیہ ترفع الایدی بالتضرع والدعاء فی الشدۃ والرخاء والسراء والضراء وھو سامع لجمیع الاصوات بفنون الخطاب علی اختلاف اللغات۔

(ص ۳)

اللہ تعالیٰ ہی کے مقدس نام سے ہر بیماری کی شفا حاصل اور اسی کے بابرکت نام سے ہر قسم کے غم و ہم اور بلا وغیرہ دور ہوتے ہیں اور دکھ و درد اور مصیبت سختی و نرمی وغیرہ میں اسی کی طرف عاجزی سے ہاتھ اٹھتے اور اسی سے دعا کی جاتی ہے۔ اور صرف وہی ایک اکیلی بے مثل و نرالی ذات ہے جو پوری مخلوق کی تمام زبانوں کی آوازوں، دعاؤں اور درخواستوں وغیرہ کو بیک وقت بخوبی اور یکساں طور پر سنتا ہے

مزید توجہ سے سنئے

اپنی بے بسی اور قادر مطلق کی قدرت کاملہ کا اعلان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

والمجیب للمضطر الدعاء

صرف اللہ تعالیٰ ہی ایسا قادر مطلق ہے جو ہر پریشان

www.KitaboSunnat.com

فللہ الحمد علی ما اولی واسدی۔ (سرّ ۴)

حال و بے قرار کی دعا، کو سنتا اور موافق مرضی کو قبول کرتا ہے، بنابریں ہر حال اسی کی حمد و ثنا کرنی چاہیے۔ کیونکہ وہی صحیح معنوں میں دینے اور مناسب حال درست کرنے والا ہے۔

فتوح الغیب غنیہ کی تمہید سے آشنا ہونے کے بعد فتوح الغیب کی تمہید بھی سنتے ہی چلیے۔ سلطان العارفین رطب اللسان ہیں۔

ثمر تضرعنا ودعائنا ورجوعنا الیہ ربنا ومنشینا وخالقنا ورازقنا ومطعمنا ومسقینا ونافعنا وحافظنا وکالینا ومحبینا والذاب والدافع عنا جمیع ما یوذینا ویسوءنا کل ذلک برحمتہ وتحننہ وفضلہ ومنتہ بالحفظ الدائم۔

(حاشیہ غنیہ ص ۹)

ہماری عاجزی توجہ اور دعا صرف اسی ایک خدا کی طرف ہے۔ کیونکہ وہی ہمارا پیدا کرنے، پالنے اور عالم وجود میں لانے اور روزی دینے پھر کھلانے پلانے اور فائدہ پہنچانے اور نگہبان وحفاظت کرنے والا، اور ان تمام چیزوں کو دور کرنے اور ہٹانے والا ہے جو کہ ہمارے دکھ، درد اور رنج وغم کا موجب ہیں۔ ضروریات زندگی کی تمام اشیاء (نعمتیں) اس نے اپنے فضل وکرم اور بخشش ومہربانی ہی سے عطا فرمائی ہیں۔ (فللہ الحمد حمداً کثیرا دائماً)

بطور قول فیصل فرماتے ہیں انہ فعال لما یرید والحاکم لما یشاء (فتوح ۱)
"یعنی صرف اللہ تعالیٰ ہی وہ ایک ذات ہے جو چاہے سو کرے۔ اور جو چاہے حکم وفیصلہ دے"۔

یعنی زندگی وموت کے ہر شعبہ اور ہر لمحہ میں انسان اللہ تعالیٰ ہی کا محتاج ہے لہذا صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی پر ہمیں دوسرا چاہیے۔

آخری وقت توحید کا عملی درس

سلطان الاولیاء پر جب نزع کا عالم طاری ہوا تو آپ جگر گوشہ سیدنا حضرت عبدالجبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی بے قراری سے متاثر و نڈھال ہو کر عرض کیا۔

ماذا یولمك من جسمك قال جمیع اعضائی تولمنی الا قلبی فما به الم وهو صحیح مع الله ثم اتاه الموت فكان یقول استعنت بلا اله الا الله سبحانه وتعالٰی والحی الذی لا یخشی الفوت

فرمائیے ابا جان جسم کے کون سے حصہ میں زیادہ تکلیف ہے۔ فرمایا بیٹا! کیا پوچھتے ہو۔ پورا بدن ہی درد و الم میں مبتلا ہے۔ مگر دل کا تعلق چونکہ اللہ تعالےٰ سے صحیح و درست ہے بنابریں دل کو کوئی تکلیف نہیں۔

ان الفاظ کے بعد آپ پر موت طاری ہوئی اور آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری ہوئے۔

سبحان من عزز بالقدرة وقهر العباد بالموت لا اله الا الله محمد الرسول الله۔

یعنی موت کی تکلیف و سختی میں صرف کلمہ توحید یعنی اللہ تعالیٰ ہی سے امداد طلب کرتا ہوں اس لیے کہ وہ حی القیوم ہے اور اس نے اپنی قدرت کا سکہ بٹھانے کے لیے اپنے بندوں پر موت کو مسلط کیا ہے۔ مذکورہ دعا اور اظہار حقیقت کے بعد پھر آپ کی زبان پر کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری ہوا۔ اور روح مبارک خاکی جسم کی قید سے آزاد ہو کر اعلیٰ علیین میں جا پہنچی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری اور دوسری روایت

پیرانِ پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کی دوسری یا بالکل آخری روایت یوں ہے کہ سیدنا عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ کے بعد فتوح الغیب کو مرتب کرنے والے آپ کے لختِ جگر سیدنا حضرت موسےٰ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے درد و الم وغیرہ کی کیفیت دریافت کی مگر باوجود اپنی پوری کوشش کے آپ سوائے تعزز کا لفظ ادا کرنے کے مزید کچھ کہہ ہی نہ سکے۔ اور بالآخر ایک لمبا اور اونچا آواز آپ کی زبان سے نکلا۔ اور تین مرتبہ اللہ، اللہ، اللہ کہتے ہوئے آواز پست ہو گئی اور زبان مبارک حلق سے چمٹ کر رہ گئی اور روح مبارک قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ پر خوش ہو۔ اور ہم کو آپ کی ہدایات و برکات سے بہرہ ور فرمائے۔

وختم لنا بخیر ولجمیع المسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین آمین آمین (ص ۹۲۲)

یعنی ہمارا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر کرے اور صالحین سے ملائے۔ آمین آمین۔

مذکورہ فرامین کو ذہن نشین رکھتے ہوئے آخری

آخری وقت کی آخری وصیت

وقت کی بالکل آخری بلکہ عمر بھر کی تعلیم و وعظ و تبلیغ و ہدایت غنیہ و فتوح الغیب کا نچوڑ اور خلاصہ بھی ایک نظر ملاحظہ فرماتے چلئے۔

امام الاولیاء پر جب شدتِ مرض کا حملہ اور عالمِ سکرات طاری ہوا۔ تو آپ کے لاڈلے فرزند سیدنا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے اس صدمہ اور فراق سے نڈھال ہو کر آپ سے مؤدبانہ گذارش کی۔

اوصنی بما اعمل به بعدك ؟

ابا جان! آپ تو ہمیں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے مہمان خانے میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس لئے مجھے کوئی مخصوص ترین ہدایت اور وصیت فرماتے جائیے۔ تاکہ میں اس پر عامل و کاربند ہو کر دنیا و آخرت کی صلاح و فلاح اور کامیابی حاصل کر پاؤں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقال علیك بتقوی الله ولا تخف احدا سوی الله ولا ترج احدا سواه وکل الحوائج الی الله ولا تعتمد الا الیه واطلبها جمیعا منه ولا تثق باحد غیر الله التوحید التوحید اجماع الکل وقال اذا صح القلب مع الله لا یخلو منه شیئ ولا یخرج منه شیئ.

(فتوح الغیب حاشیہ غنیۃ ص ۲۱۱)

اپنے جگر گوشہ کی یہ درد بھری درخواست سُنکر پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا و آخرت کی کامل اکمل کامیابی و سرفرازی کا مختصر ترین گُر یوں ارشاد فرمایا۔

(۱) صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خوف و تقویٰ دل میں رکھنا اور غیر اللہ (مخلوق) کے کسی فرد کا ایک ذرہ بھی خوف دل میں نہ رکھنا۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے سوا مخلوق سے قطعاً اور ایک ذرہ بھی کسی قسم کی حرص و امید نہ رکھنا۔ اپنی تمام حاجات و ضروریات صرف اللہ تعالیٰ ہی کے سپرد کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے پر قطعاً حاجت روائی کا اعتماد نہ کرنا۔ اور ہر ضرورت اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرنا۔ اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی پر توکل و بھروسہ رکھنا۔ غرضیکہ توحید پر انتہائی مضبوطی سے کاربند اور جمے رہنا کیونکہ توحید پر استقامت و ثبات ہی دنیا و آخرت کی کامیابی و سرفرازی کا واحد ذریعہ ہے۔ اور یہی تمام انبیاء و علماء کی تعلیم و نصیحت کا مغز و خلاصہ ہے۔

جب دل کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ درست ہو جائے تو پھر دنیا و دین کے تمام معاملات و ضرورتیں خود بخود میسر ہو جاتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریدوں کو دائمی وصیّت

امام شعرانی علیہ الرحمتہ نے پیران پیر کی ہدایات و وصایا نقل کرتے ہوئے مریدوں کو مخصوص ترین و دائمی وصیت یوں نقل فرمائی ہے۔

وکان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لاصحابہ اتبعوا ولا تبتدعوا واطیعوا ولا تخالفوا واصبروا ولا تجزعوا واثبتوا ولا تتزلزلوا وانتظروا ولا تیأسوا واجتمعوا علی ذکر اللہ ولا تتفرقوا وتطہروا من الذنوب ولا تلطخوا وعن باب مولاکم لا تبرحوا۔

(طبقات الشعرانی ترجمہ شیخ عبدالقادر جیلانی ص ۱۱۰/۱۱۱ مصری)

سنت کو تلاش اور اس کی پیروی کرتے رہو۔ اور بدعت سے بہر حال دُور و نفور رہو۔ اللہ تعالیٰ کی صحیح معنوں میں فرمانبرداری کرو۔ اور نافرمانی کو زہر قاتل یا ہلاکت یقین کرو۔ صبر کو لازم پکڑو۔ ناشکری یا بے صبری کو دل و دماغ سے زائل و خارج کردو۔ توحید پر انتہائی مضبوطی سے جمے رہو۔ اور کسی حال میں بھی توحید کا دامن نہ چھوڑو۔ ہر حال اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش کی امید رکھو۔ اور منتظر رہو۔ کسی حال میں بھی رحمت الٰہی سے ناامیدی یا مایوسی نہ ہونے پائے۔ ہمیشہ ذکر اللہ سے زبان تر رکھو کسی حال بھی ذکر الٰہی سے غافل نہ ہونا۔ گناہ انتہائی سیاہ داغ اور بہت بری میل و گندگی ہے۔ لہٰذا ہمیشہ و ہر حال انتہائی کوشش سے گناہوں کی میل سے پاک و صاف رہنے کی کوشش کرو۔ "وعن باب مولاکم لا تبرحوا" ہمیشہ و ہر حال اللہ تعالیٰ کے دروازہ کے سائل و بھکاری بنے رہو۔ اور کسی حال بھی اللہ تعالیٰ کا دروازہ نہ چھوڑو۔

حنفی امام اعظم کی زندگی کا عجیب واقعہ

بڑے پیر صاحب علیہ الرحمتہ کی تعلیم ہدایت اور عام و خاص وصیتوں کو ذہن نشین رکھتے ہوئے ان کی تائید و تصدیق میں حنفی مذہب کے قائد و بانی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی زندگی کا ایک عجیب واقعہ یا عملی درس بھی ایک نظر ملاحظہ فرماتے چلئے۔

رأى الامام
ابو حنيفة من
يأتي القبور بأهل
القبور فيسلم
ويخاطب ويتكلم
ويقول يا أهل
القبور هل لكم
من خبر وهل
عندكم من أثر
اني أتيتكم من
شهور وليس لي سؤال
منكم الا الدعاء فهل
دريتم أم غفلتم
فسمع ابو حنيفة
يقول بخطابهم
فقال هل اجابوا لك؟
قال لا. فقال سحقاً لك وتربت
يداك كيف تكلم اجساداً لا
يستطيعون جواباً ولا يملكون شيئاً
ولا يسمعون صوتاً وقرأ وما انت
بمسمع من في القبور.

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے بزرگوں کی قبروں پر آکر السلام علیکم کہا۔ اور پھر ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ اے بزرگو قبروں والو! کیا آپ کو ابھی تک خبر نہیں ہوئی یا آپ لاپرواہی کرتے ہیں۔ میں کئی مہینوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کر رہا ہوں۔ کہ آپ لوگ میرے حق میں نیک دعا کریں۔

پس امام صاحبؒ نے اس کی یہ گفتگو (باتیں) سُن کر کہا۔ پس کیا ان بزرگوں نے تجھے کوئی جواب دیا ہے؟ اس شخص نے کہا نہیں۔ پس امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ دوری ہو تیرے لیے (یعنی افسوس ہے تجھ پر) اور خرابی ہو تجھ کو کس طرح سوال کرتا ہے تو ایسے لوگوں سے جو تیرا جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی تیری آواز سن سکتے ہیں۔ امام صاحبؒ نے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ تو نہیں ہے سنانے والا قبر والوں کو۔

(غرائب فی تحقیق المذاہب)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیرت و تعجب

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایات اور وصیتوں پھر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عملی درس کو سامنے رکھتے ہوئے جب حنفی و قادری کہلوانے والوں کو قبروں کا طواف ان پر غلاف و چراغاں اور عرس، ان سے حاجت روائی و مشکلکشائی کی امیدیں بلکہ خود بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دین و دنیا کی مشکلات سے خلاصی ورہائی کی درخواست ہے

(۱) امداد کن امداد کن
در دین و دنیا شاد کن
از رنج و غم آزاد کن
یا شیخ عبد القادرا

(۲) یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ۔

(۳) بلکہ گیارہویں کی نیاز کو دین و دنیا کی مشکلکشائی کا واحد ذریعہ مشہور کرتے دیکھا اور سنا جاتا ہے۔ تو حیرت و تعجب بلکہ افسوس و صدمہ ہوتا ہے کہ حنفی کہلانے اور بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت کا دم بھرنے والے دوست — ان بزرگان دین کے مذہب و عقیدہ سے عملاً بغاوت کرنے کے باوجود پھر بھی ان ہی کے نام سے کیوں منسوب ہو رہے ہیں۔

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

www.KitaboSunnat.com

شرک کیا اور مشرک کون ہے؟

پہلے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے توحید خالص کا درس یا بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی مخصوص صفات یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرت واختیار یا بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ومختار کل اور پوری مخلوق کو اس کے اختیار و قدرت کے سامنے بے بس ولاچار ہونے اور مومن یا مرید صادق کے ایمان وعقیدہ کا اصح الصحیح معیار ملاحظہ فرمانے کے بعد اب توحید و شرک کا بین فرق اور موحد، مشرک کی تمیز و پہچان بھی ایک نظر دیکھتے ہی چلئے اور دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس معیار کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق ارزانی عطا فرمائے۔ پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ شرک کا مفہوم اور معنی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

ولا تشرك بشئ من
خلقه فارادتك وهواك
وشهواتك كلها
خلقه فلا ترد و
لاتهو ولا تشته لئلا
تكون مشركاً.
قال الله تعالى
فمن كان يرجوا
لقاء ربه فليعمل
عملاً صالحاً و لا

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی قسم (مخلوق
کا ہے) کو بھی شریک نہ کر۔ یہ نہ سمجھ کر انسان و
حیوان یا فرشتے اور جنات، سمندر و پہاڑ، سورج
وستارے وغیرہ وغیرہ ہی مخلوق ہے بلکہ تیرا قصد
ارادہ، فہم وگمان اور خواہش تیری بھی مخلوق ہی ہے۔
لہٰذا تو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور حکم کے خلاف اپنے
ارادہ، خواہش اور گمان وغیرہ کی بھی اتباع نہ کر
تاکہ تو مشرک نہ ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن
مجید میں اس حقیقت کو یوں آشکار فرمایا ہے۔
فمن کان یرجوا لقاء ربه فلیعمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ
أَحَدًا

ليس الشرك عبادة
الاصنام فحسب بل
هو متابعتك لهواك
وان تختار مع ربك
عزوجل شيئا سواه
من الدنيا ومافيها
والاخرة ومافيها
فما سواه عزوجل
غيره فاذا ركنت
الى غيره فقد اشركت
به عزوجل غيره
فاحذر ولا تركن
وخف ولا تامن
وفتش ولا تغفل
فتطمئن ولا تنسب
الى نفسك حالا و
مقالا ۔

(فتوح الغیب حاشیہ غنیہ
مرآۃ ...)

عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا ۔ پس جو کوئی اللہ تعالیٰ کی ملاقات (رحمت و بخشش) کا امیدوار ہے اسے چاہیے کہ اعمالِ صالح بجا لائے اور اپنے رب کی عبادت و اطاعت میں کسی شے یا فردِ مخلوق کو بھی شریک نہ کرے ۔ کیونکہ صرف بت پرستی (قبر پرستی یا شجر و حجر اور فرشتوں اور جنات وغیرہ کی پرستش) ہی شرک نہیں بلکہ تیری اپنی خواہشات کی اتباع کرنا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی فرد و بشر کو اللہ تعالیٰ کی طرح پسند کرنا بھی شرک ہی ہے ۔ چنانچہ دنیا اور آخرت کی کسی شے کی طرف بھی جو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہے دل لگانا (رجوع یا میلان کرنا) جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لگانا چاہئے صریح شرک ہے ۔ یعنی اگر تو نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور شے سے ایسی (قلبی) وابستگی یا تعلق پیدا کیا جیسا کہ موحد کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونا چاہئے تو یقیناً پھر تو مشرک ہو جائے گا ۔ بنا بریں صرف اللہ تعالیٰ ہی سے ڈر ۔ اور غیر اللہ سے قطعاً و ہرگز نہ ڈر ۔ حقیقت (رضاءِ الٰہی) کا متلاشی رہ ۔ اور کسی حال بھی غفلت نہ کر ۔ غیر اللہ (مخلوق) سے قطعاً و ہرگز کوئی توقع (امید) نہ رکھ ۔ اور کسی حال بھی کسی فردِ مخلوق سے مطمئن نہ ہو ۔ اور نہ ہی اپنے نفس پہ اعتماد و بھروسہ رکھ ۔ اور نہ ہی کسی شے یا فعل اور مرتبہ کو اپنے نفس سے منسوب کر ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریدوں کو خاص تنبیہ اور ضروری ہدایات

مذکورہ پر ہی بس نہیں بلکہ مریدوں کو ہدایت اور تنبیہ فرماتے ہوئے پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رطب اللسان ہیں۔

فانت اعظم الظلمۃ واکبرھم جریمۃ لانک اشرکت بتصرفک فی خلقہ وقال اللہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذٰلک لمن یشاء و اتق الشرک جدا ولا تقربہ و احذرہ فی حرکاتک وسکناتک ولیلک ونہارک فی خلوتک وجلوتک۔

(فتوح الغیب حاشیہ غنیہ صـ۳۰۴)

اے انسان تو بہت بڑا ظالم اور بہت بڑا مجرم ہے۔کیونکہ تونے، اپنے نفس اور مخلوق میں اپنا تصرف کرکے اس اللہ کے ساتھ شرک کیا ہے۔ اپنی خواہش کے ساتھ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شرک نہیں بخشا جائے گا اس کے سوا دوسرے گناہ ہوں گے جس کو چاہوں بخش دونگا۔پس شرک سے بہت پرہیز کر اور اسکے نزدیک بھی نہ جا۔اور اپنی دن رات کی اور ظاہری اور خفیہ تمام حالتوں میں شرک سے ڈرتا رہے کیونکہ شرک مشرک کے تمام نیک اعمال کو برباد کر دیتا ہے۔

طبقات الکبریٰ للشعرانی

امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کے حالات اور مناقب و اقوال بیان کرتے ہوئے آپ کا ایک طویل و مفصل قول نقل کیا ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ۔

"تیری تمام خواہشات اور وہ تمام فعل و امور جن پر شریعت حقہ (کتاب و سنت) کی شہادت و دلیل نہ ہو بالکل باطل اور شیطانی فعل بلکہ اصنام (بت) ہیں۔ پس اگر تو صحیح معنوں میں موحد (مسلمان) ہے تو پھر ان تمام خلاف کتاب و سنت افعال امور اور خواہشات کے متعلق امام الموحدین حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی طرح یوں ہی اعلان کر دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا قول "انھم عدو لی" الآیۃ کے الفاظ سے نقل فرمایا ہے یعنی یہ تمام کے تمام بت میرے دشمن ہیں۔ اور میں ان سے قطعی طور پر متنفر و بیزار اور باغی ہوں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاج المکلل بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات بیان کرتے ہوئے صاحب تاج المکلل نے آپ کا مختصر اور سراپا ہدایت ایک قول یوں بھی ذکر کیا ہے۔

کان الشیخ عبد القادر یقول الخلق حجابك عن نفسك ونفسك حجابك من ربك ما دامت تری الخلق لا تری نفسك وما دمت تری نفسك لا تری ربك فان اخترت الخالق فقل کما قال الخلیل ع فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْ اِلَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

تاج المکلل ص ۱۰۲

حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے مخلوق، مال، اولاد، بیوی اور رشتہ دار وغیرہ کی محبت نے تجھے اپنی جان سے بے خبر بنا رکھا ہے۔ یعنی ان چیزوں کی محبت نے تجھے سردی، گرمی محنت و مشقت اور بے آرامی وغیرہ کی تکالیف دکھ اور درد سے بے پرواہ کر رکھا ہے۔ اور اسکے بعد تیری نفسانی خواہشات تجھے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی فرمانبرداری سے تجھے روک رہی ہیں۔ پس جب تک تو مخلوق یعنی مال، دولت، بیوی، بچہ وغیرہ کی محبت میں گرفتار ہے تو اپنے نفس کے دکھ درد کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور اس کے بعد پھر جب تک نفسانی خواہش میں گرفتار ہے خدا کی فرمانبرداری اور رضا نہیں حاصل کر سکتا۔ پس اگر تو خداوند تعالیٰ کا راستہ اختیار کرنا چاہے تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طرح تمام جہان اور اپنی خواہشات وغیرہ کو دشمن جان کر اعلان کردے کہ میں تو صرف رضائے مولا کا طالب ہوں۔

خلاصہ کلام یہ کہ جو حضرات بڑے پیر صاحبؒ کی عقیدت کا دم بھرتے اور آپ کو امام الاولیاء اور سلطان العارفین مانتے ہیں ان کا اولین فرض ہے کہ پیران پیرؒ کی ہدایات و ارشادات اور وصیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے تمام مذاہب سے دستبردار ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہرحال ہیں بڑے پیر صاحبؒ کے مذہب و مسلک کو مشعلِ راہ بنائیں، ورنہ کہا جائے گا۔کہ ؎

سخن شناس نہ اے دلبرا خطا ایں است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصورِ شیخ

مروجہ تصوف کے عامل و حامل تو اپنے مریدوں کو تصورِ شیخ (یعنی پیر و مرشد کی صورت ذہن نشین یا سامنے رکھنے کی ہدایت و تلقین کرتے ہیں مگر سلطان العارفین اس باطل تعلیم اور من گھڑت عقیدہ کے برعکس تصوف و معرفتِ الٰہی میں کمال حاصل کرنے کی غرض سے تقویٰ کی ہدایت فرماتے ہیں کہ تقویٰ دو طرح پر ہے۔

ورع الظاهر وهو ان لا يتحرك الا بالله۔

ظاہری پرہیزگاری تو یہ ہے کہ تیرے جسم کا کوئی عضو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بغیر ہرگز حرکت نہ کرے۔

وورع في الباطن وهو ان لا يدخل في قلبك سواه تبارك وتعالى۔
(غنیہ ص۳۰۸)

(۲) اور باطن کی پرہیزگاری یہ ہے کہ تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت و ذکر کے علاوہ کوئی دوسرا ذکر و فکر نہ ہو۔

عبادت وذکرِ الٰہی کا طریق

مذکورہ پر ہی کفایت نہیں فرمائی بلکہ عبادت وذکرِ الٰہی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت کا صحیح طریق تلقین فرماتے ہوئے یہ حدیث لاتے ہیں۔

اعبد الله كانك تراه فان لم تكن

اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر اس تصور اور یقین کامل سے کر کہ گویا تو اللہ تعالیٰ کو چشمِ یقین سے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ تجھے یہ مقام میسر نہیں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تـراه فـانـه يـراك.

(غنیہ ص۲۲)

تو پھر کم از کم تجھے یہ تو پختہ یقین ہونا چاہیئے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ادب و انکساری سے کھڑا ہوں اور وہ میرے دل کی کیفیت اور جسم کی حالت و حرکات کو یقیناً دیکھ رہا ہے۔

غیر اللہ سے محبت یا تصور شرک ہے۔

تصوف و طریقت کا صحیح طریق بیان کرتے ہوئے

طالبین میں:

قال الله تعالى

فمن كان يرجوا لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدا. ليس الشرك عبادة الاصنام فحسب بل هو متابعتك لهواك وان تختار مع ربك عز وجل شيئا سواه من الدنيا وما فيها والآخرة وما فيها فما سواه عز وجل غيره فاذا ركنت الى غيره فقد اشركت به عز وجل

جو کوئی اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا امیدوار و خواہشمند ہے اسے لازم ہے کہ (صالح عمل اللہ تعالیٰ کا بیان فرمودہ پسندکرکے اختیار) کرے اور عبادت میں کسی غیر کو قطعاً شریک نہ کرے۔ یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ صرف بتوں کی پرستش ہی شرک ہے بلکہ اپنی خواہشات اور مرضی کی اتباع بھی شرک ہے۔ اور غیر اللہ اور دُنیا و مافیہا کی ہر شئے سے گہری الفت و لگاؤ بھی شرک ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ سب اس کا غیر ہے۔ پس اُس کے غیر سے دل لگانا یہی شرک ہے۔ لہٰذا تو ہر حال خدا سے ڈر اور غیر خدا سے دل مت لگا۔ حقیقت کا متلاشی رہ۔ اور کسی حال میں بھی کاہلی و سستی نہ کر۔ سے

خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا
یہی ہے شرک اس سے باز رہنا

فاحذر ولا تركن وخف ولا تامن وفتش ولا تغفل.

(فتوح الغیب حاشیہ غنیہ ص۷۲۳،۷۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی پر بس نہیں بلکہ مزید فرماتے ہیں:-

اشتہالہ الخواص ان یشرکوا ارادتہم بارادۃ الحق علی وجہ السہو او نسیان وغلبۃ الحال والاھشۃ بالیقظۃ والتذکیر فیرجعوا عن ذالك ویستغفروا ربہم۔
(شعرانی)

طالبانِ ولایت کا اللہ تعالیٰ کی مرضی و منشا کے بغیر اپنی خواہش سے کوئی عمل (حرکت) کرنا ہی سب سے بڑا جرم اور شرک ہے۔

ماحاصل یہ کہ حسبِ فرمان پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب اللہ تعالیٰ کے سوا دنیا و آخرت کی کسی شے سے دل کا میلان و دھیان ہی شرک ہے تو غیر اللہ کا تصور وصورت ذہن نشین و سامنے رکھنا تو صریح شرک ہوا۔
(عیاذ نا اللہ ثم عیاذ نا اللہ)

www.KitaboSunnat.com

سلف صالح اہلِ سنّت قدیم کا متفقہ عقیدہ

سلف صالح اہل سُنّت قدیم (صحابہ اور تابعین)
کا متفقہ عقیدہ ہے کہ ایمان زبانی اقرار اور
ساتھ ہی اعمال صالح کی پابندی کا نام ہے۔ اعمال
صالح سے ایمان بڑھتا ہے۔ اور نافرمانی سے
کم ہوتا ہے۔ بنابریں اہل ایمان بلحاظ مرتبہ
وفضیلت ایمان میں کمی وزیادتی ہے۔
بڑے پیر صاحب علیہ الرحمۃ غنیہ
کا افتتاح فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں:
(باب) فنبدأ فنقول الذی
یجب علی من یرید الدخول
فی دیننا اولاً ان یتلفظ بالشہادتین
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔
ویتبرأ من کل دین غیر الاسلام
ویعتقد بقلبہ وحدانیۃ اللہ تعالیٰ
علی ما سنبینہ ان شاء اللہ تعالیٰ
اذ کان الاسلام ھو الدین عند اللہ
تعالیٰ قال اللہ تعالیٰ عزوجل ۔

مرجیہ ایسے گمراہ فرقوں کا اور بعد
ازاں سلف صالح اہل السنت قدیم
کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اعمال کی ضرورت
نہیں۔ ایمان صرف زبانی اقرار
کو کہا گیا ہے۔
ایمان زیادہ ہوتا ہے اور
نہ ہی اس میں نقصان وکمی کا امکان
ہے۔ اہل ایمان باعتبار ایمان کے
بالکل یکساں اور برابر ہیں کسی ایک
کو دوسرے پر کوئی فضیلت و
بزرگی نہیں۔
اہل السنت کے بالکل خلاف
اہل بدعت ومرجیہ وغیرہ کا عقیدہ
نقل کرتے ہوئے پیران پیر رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:
فصل واما المرجئۃ
ففرقتها اثنا عشرۃ (۱) الجهمية۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان الدین عند اللہ الاسلام۔ وقال
اللہ تعالیٰ ومن یبتغ غیر الاسلام
دیناً فلن یقبل منہ فاذا اتی بذلک
دخل فی الاسلام۔

(غنیۃ الطالبین مترجم مطبوعہ۔ لاہور ص۵)

ترجمہ:۔ پس ہم شروع کرتے ہیں اور
بیان کرتے ہیں اس ضروری امر کو جو کہ ہر اس
شخص پر فرض ہے جو ہمارے دین (اسلام)
میں داخل ہونے کا خواہشمند ہو۔ اور وہ یہ
ہے کہ اوّلاً کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کا بصدقِ دل وزبان اقرار۔ اس کے ساتھ
ہی عملاً و اعتقاداً ان تمام ادیان سے نفرت
و بیزاری کا اظہار جو کہ اسلام کے خلاف ہیں
نہ صرف یہی بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت
یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات اور
مخصوص صفات کا نقش وعقیدہ (تصور) اپنے
دل میں یوں ثبت کرنا ہے جیسا کہ ہم
انشاء اللہ العظیم آئندہ ابواب میں بیان کرنے
والے ہیں۔ اس لیے کہ اسلام ہی اللہ تعالیٰ
کا مخصوص وپسندیدہ دین ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ
نے اس حقیقت کو قرآن مجید میں یوں آشکار
فرمایا ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام
تحقیق اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ونازل کردہ دین صرف

(۲) والصالحیۃ (۳) والشمریۃ
(۴) والیونسیۃ (۵) والیونانیۃ
(۶) والنجاریۃ (۷) والغیلانیۃ
(۸) والشبیبیۃ (۹) والحنفیۃ
(۱۰) والمعاذیۃ (۱۱) والمریسیۃ
(۱۲) والکرامیۃ۔ (ص۲۳۶)

**فصل ہے فرقہ مرجیہ کے
عقاید اور ان کی شاخوں (فرقوں)
وغیرہ کی تشریح وتفصیل وغیرہ
کے بیان میں۔**

لے پر مرجیہ تو اس کے
بارہ فرقے ہیں۔
جہمیہ، صالحیہ، شمریہ، یونسیہ،
یونانیہ، نجاریہ، غیلانیہ، شبیبانیہ،
حنفیہ، معاذیہ، مریسیہ، اور
کرامیہ۔

مرجیہ کا ایمان (داصل اصول)
بیان کرتے ہوئے پیران پیر رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

وان الایمان قول
بلا عمل والاعمال الشرائع
والایمان قول مجرد والناس
لا یتفاضلون فی الایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام ہی ہے۔

مزید صراحت کے لیے ارشاد ہوتا ہے "ومن یبتغ غیر الاسلام دینًا فلن یقبل منہ"، سوائے اسلام کے دوسرا کوئی دین عنداللہ مقبول و منظور نہیں۔ پس جس کسی نے شہادتین لآ الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا بصدقِ دل و زبان اقرار کر لیا وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہو گیا۔

ایمان کیا ہے؟

بڑے پیر صاحب رح کی قلم سے داخلِ اسلام ہونے کا طریقہ اور صورت معلوم کرنے کے بعد اب ایمان کی حقیقت بھی ملاحظہ فرماتے چلیے۔ پیرانِ پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایمان کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

ثم یجب علیہ الصلوٰۃ لان الایمان قول و عمل لان القول دعوی والعمل ھو البینۃ والقول صورۃ والعمل روحھا والصلوٰۃ شرائط تنفذ منھا (ص ۶)

شہادتین کے اقرار کے بعد یا دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد مسلمان پر نماز فرض ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ ایمان قول و عمل کے مجموعہ کا نام ہے۔ یوں سمجھیے کہ قول

وان ایمانھم وایمان الملٰئکۃ والانبیاء واحد لا یزید ولا ینقص ولا یستثنی فیہ فمن اقر باسانہ ولم یعمل فھو مومن (ص ۲۰۶)

ایمان بغیر عمل کے صرف زبانی اقرار کرنا ہے اور عمل احکام مقررہ کو کہا گیا ہے۔ ایمان دراصل صرف کلمۂ توحید پڑھنے کو کہتے ہیں۔ اور تمام مسلمان چونکہ کلمۂ توحید پڑھتے (لآ الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کا اقرار کرتے ہیں بالکل یکساں اور برابر ہیں [illegible] ایمان [illegible] دوسرے پر فضیلت [illegible] بلکہ تمام [illegible] اور [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(زبانی اقرار) صرف دعویٰ ہے اور عمل اس کا ثبوت و دلیل ہے۔ شہادتین کا زبانی اقرار تو صرف انسانی جسم کی مانند ہے۔ اور عمل روح کا قائم مقام گویا کہ جس طرح انسانی جسم روح (جان) کے بغیر میت یا بے کار لاشہ ہے۔ ویسے ہی اعمال (نماز روزہ وغیرہ ارکان اسلام) کی پابندی کے بغیر ایمان بھی فضول و بے کار یا بے جان ہیئت ہے۔

مزید وضاحت

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آگے چل کر فرمایا ہے:۔

فصل ونعتقدان الایمان قول باللسان ومعرفة الجنان وعمل بالارکان یزید بالطاعة وینقص بالعصیان ویتقوی بالعلم ویضعف بالجهل وبالتوفیق یقع کما قال الله تعالیٰ عز وجل فاما الذین امنوا فزادتهم ایمانا وهم یستبشرون وما جاء علیه الزیادة جاز علیه النقصان وقال الله تعالیٰ واذا تلیت علیهم ایاته زادتهم ایمانا۔

وقوله تعالیٰ عز وجل۔

لیستیقن الذین اوتوا الکتاب ویزداد الذین امنوا ایمانا۔

وما روی عن ابن عباس وابی هریرة

یکساں ہی ہیں۔ کیونکہ ایمان نہ ہی بڑھتا (زیادہ ہوتا) ہے اور نہ ہی اس میں کمی یا نقصان کا خطرہ و امکان ہے۔ حتیٰ کہ یوں کہنا بھی بالکل ناجائز ہے کہ ان شاء اللہ میں مومن ہوں۔

واما الحنفیة

مرجیہ کے فرقوں کی فہرست میں آپ گیارہواں فرقہ حنفیہ کے نام سے ملاحظہ فرما چکے، لہٰذا اب بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی حنفیہ کی پہچان اور تشریح ملاحظہ فرمائیے۔

واما الحنفیة فهم اصحاب ابی حنیفة النعمان بن ثابت زعموا ان الایمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسوله وبما جاء من عنده جملة علی ما ذکره البرهوتی فی کتاب الشجرة (غنیہ ص ۲۰۸)

مرجیہ فرقوں میں سے ایک فرقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہم قالوا الایمان یزید وینقص وغیر ذلک مما یطول شرحہ۔

(غنیہ ص ۱۴۰، ۱۴۱)

فصل ایمان کے بیان اور پہچان میں۔

ہم اہل السنت مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تحقیق ایمان اقرار کرنا ہے زبان اور پہچاننا ہے دل سے اور عمل کرنا ہے ساتھ اعضاء بدن کے، ایمان (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی) اطاعت سے بڑھتا اور نافرمانی سے کم بھی ہو جاتا ہے۔ علم سے مضبوط اور قوی اور جہالت و بے علمی سے کمزور (ضعیف) ہوتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی میسر ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں زیادہ کیا گیا ان کا ایمان لہذا وہ خوش بخوش ہیں۔

لہذا جس چیز کا بڑھنا ثابت ہے اس میں کمی ونقصان خود بخود ثابت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان اس پر شاہد ہے۔

ایمان ہی دراصل دین اور شریعت ہے

پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایمان کو حقیقی دین اعلان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

ویجوز ان یقال الایمان ھو الدین

حنفیہ نام سے بھی مشہور ہے۔ اور یہ حنفی لوگ دراصل حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے اصحاب یا شاگرد اور مقلدین ہیں ان لوگوں کا عقیدہ بھی مرجیہ کا عقیدہ ہی ہے کیونکہ حنفی لوگ بھی یہی یقین رکھتے ہیں کہ ایمان صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت اور صرف زبان سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی رسالت اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی نازل شدہ کتب کا اقرار کرنا ہی ہے چنانچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والشريعة والملة لان الدين هو ما يدان به من الطاعات مع اجتناب المحظورات والمحرمات وذلك هو صفة الايمان واما الاسلام فهو من جملة الايمان وكل ايمان اسلام"

(ص ۱۴۱)

یوں کہنا بالکل جائز اور درست ہے کہ ایمان ہی درحقیقت شریعت اور ملت ہے۔ اس لیے کہ دین اسی کو کہا جاتا ہے جس کی عبادات میں اطاعت کی جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ممنوعات (نواہی) اور محرمات سے پورا پورا پرہیز و اجتناب کیا جائے اور فی الحقیقت ایمان کی صفت بھی یہی ہے۔ اور رہا اسلام فی الجملہ وہ ایمان ہی ہے اور ہر ایمان اسلام ہے۔

اور شیخ عبدالقادر صاحب رحمتہ اللہ علیہ ایمان کے زیادہ اور قوی تر ہونے کی تشریح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

واعلم ان زیادة الایمان انما یکون بعد التحقیق باداء الاوامر وانتهاء النواهی۔

اور جان لے کہ ایمان کا بڑھنا سوائے اس کے نہیں ہوتا بعد یقین کرنے کے حکموں کے ادا کرنے اور گناہوں کے رک جانے سے۔ (غنیہ ص ۱۴۳)

ـــــــــــــــ

لہ علامہ برہوتی نے کتاب الشجرہ میں حنفی مذہب کا تعارف کراتے ہوئے یہی لکھا ہے۔

لہ علامہ برہوتی مسلمہ امام ہیں۔ چنانچہ حضرت ملا علی قاری کی مرقات شرح مشکوٰۃ کے حوالہ سے گمراہ فرقوں کی فہرست گذشتہ ص ۱۶۶ میں برہوتی کی روایت سے ذکر ہو چکی ہے ۱۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام السنہ کا بیان

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرجیہ کا جو عقیدہ بیان کیا ہے اگر اس کو سلف صالح اہل السنت قدیم یعنی صحابہؓ اور تابعینؒ کے معیار پر دیکھنا مطلوب ہو تو حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی عقیدہ اہل السنت کے الفاظ سے ملاحظہ فرمائیے۔

والمرجئة وهم الذين يزعمون ان الايمان مجرد التصديق وان الناس لا يتفاضلون في الايمان و ان ايمانهم وايمان الملئكة والانبياء صلوٰة الله وسلامه عليهم واحد وان الايمان لا يزيد ولا ينقص۔

(عقیدہ اہل السنۃ ص۳ و ۹)

مُرجیہ ایسے اہل بدعت کا ایمان و عقیدہ یہ ہے کہ ایمان صرف زبانی قول و اقرار (کلمہ توحید پڑھنا) ہی ہے۔ اور بلحاظ ایمان کسی کلمہ گو کو دوسرے پر ایک ذرہ بھی فضیلت یا بزرگی نہیں، کیونکہ فرشتوں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور عامۃ المسلمین کا ایمان بالکل برابر، یکساں اور مساوی ہی ہے۔ اس لیے کہ ایمان میں کمی اور زیادتی ناممکن ہے۔ یعنی ایمان نہ ہی تو بڑھتا ہے اور نہ ہی اس میں نقصان یا کمی ہوتی ہے۔

قاضی ابو یوسفؒ

امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ جلد اول ترجمہ قاضی ابو یوسفؒ میں قاضی صاحب[1] کا قول یوں نقل کیا ہے۔

"من قال ايماني كايمان جبرائيل فهو صاحب بدعة"

جو کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ میرا اور جبرائیل کا ایمان برابر ہے وہ بدعتی ہے۔

[1] قاضی صاحبؒ کسی مزید تعارف کے محتاج نہیں۔ کیونکہ آپ امام ابو حنیفہؒ کے مثالی شاگرد بلکہ حنفی مذہب کو دنیا میں فروغ دینے والے ہیں ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا

سلطان العارفین امام السنۃ (احمد ابن حنبل) اور قاضی ابو یوسفؒ کی زبانی جو کچھ مرجیہ یا حنفیہ کا عقیدہ بیان ہوا، اگر آپ اس کی تصدیق خود حضرت امام ابوحنیفہ اور حنفی مذہب کی مستند کتب سے ملاحظہ فرمانا چاہیں، تو خود حضرت امام ابوحنیفہ کی مشہور و معروف تصنیف جو خصوصاً عقیدہ ہی کے متعلق ہے یعنی فقہ اکبر، اور کتاب الوصیت کے الفاظ پڑھیئے۔

فقہ اکبر کے الفاظ

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

والایمان هو الاقرار والتصديق والايمان اهل السماء والارض لا يزيد ولا ينقص مستوون في الايمان۔

(فقہ اکبر مترجم مطبوعہ گلزار محمدی لاہور صـ ١١)

یعنی ایمان تو صرف زبان سے کلمہ توحید کا اقرار کرنے (کلمہ پڑھنے) اور دل سے اس کی تصدیق کو کہا جاتا ہے بنابریں آسمان والے (فرشتے) اور زمین والے (عامۃ المسلمین صلحاء وانبیاء) تمام کے تمام مومن ایمان میں یکساں اور برابر ہیں۔ کیونکہ ایمان میں کمی یا زیادتی ناممکن ہے۔

کتاب الوصیت کے الفاظ

فقہ اکبر کے الفاظ ذہن نشین رکھتے ہوئے وصیت کے الفاظ بھی ایک نظر دیکھتے ہی چلئے:-

الایمان لا یزید ولا ینقص .... العمل غیر الایمان والایمان غیر العمل۔

تمام مومن یعنی فرشتے انبیاء اور عامۃ المسلمین (بڑے سے بڑے فاسق اور صالح) ایمان کے لحاظ سے بالکل یکساں ہی ہیں

(کتاب الوصیت مترجم ملحقہ فقہ اکبر مطبوعہ گلزار محمدی لاہور صـ ١٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایہ شریف ہدایہ شریف جسے حنفی مذہب میں قرآن مجید کے بعد اصح الصحیح کتاب کا درجہ حاصل ہے اس کے اردو ترجمہ عین الہدایہ کے الفاظ یہ ہیں :-

"ایمان اہل آسمان (فرشتوں) و اہل زمین (انسانوں) کا نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے .... مومن (فرشتے انبیاء نیک و بد) ایمان اور توحید میں برابر ہیں" (مقدمہ عین الہدایہ ص ۲۰، ۲۱)

سیرت النعمان علامہ شبلی نعمانی رح نے حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی سوانح حیات بیان کرتے ہوئے مسئلہ ایمان کی بحث میں حضرت امام صاحب رح کا قول و مذہب یوں نقل کیا ہے۔

"العمل غیر الایمان والایمان غیر العمل"

بلا شبہ یہ امام صاحب رح کا قول ہے۔

اعتراف حقیقت مسئلہ ایمان کی بحث کرتے اور حضرت امام ابو حنیفہ رح کو حق بجانب ثابت کرتے ہوئے علامہ شبلی نعمانی علیہ الرحمۃ سیرت النعمان میں لکھتے ہیں۔

"انہوں (امام ابو حنیفہؒ) نے علانیہ کہا کہ ایمان اور عمل دو جداگانہ (بالکل الگ تھلگ) چیزیں ہیں۔ اور دونوں کا حکم (بھی) مختلف ہے۔ اس پر بہت لوگوں (ائمہ اہل السنت) نے انہیں (امام صاحب کو) مرجیہ کہا لیکن وہ ایسا مرجیہ خود کہتے تھے"

فیصلہ خود فرمایئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا بقول پیر صاحب علیہ الرحمۃ سلف صالح اہل السنت اور حنفی مذہب کا عقیدہ آپ کے سامنے ہے بنا بریں اگر آپ کو پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عقیدت اور محبت ہے۔ اور ان کی اطاعت و اقتداء میں نجات اور رضوانِ الٰہی کے طالب گار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو آپ کا فرض ہے کہ پہلی فرصت ہی میں آپ بڑے پیر صاحب علیہ الرحمۃ کے معمولہ و بیان فرمودہ عقیدہ کو قبول و محمول فرمانے کا فوراً ہی فیصلہ فرمائیں۔
کیونکہ۔ ان اجل اللہ اذا جآء لا یؤخر ۔۔

ع

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں کی تعمیر و زیارت کا شرعی طریق

بڑے پیر صاحبؒ چونکہ ہر امر میں سنت اور تعامل صحابہؓ کی پیروی و پابندی کو لازم جانتے ہیں۔ بنا بریں عامۃ المسلمین کی ہدایت کے لئے قبر کی تعمیر کا شرعی طریق یا دوسرے لفظوں میں اہل سنت کا متفقہ معمول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قبروں کی تعمیر

ویرفع القبر من الارض قدر شبر ویرش علیہ الماء ویوضع علیہ الحصا وان طین جاز وان جُصِّصَ کرہ ویسن تسنیم القبر۔

(غنیہ مترجم صـ۷۸۲ مطبوعہ مطبع اسلامیہ ۔ لاہور)

اور قبر زمین سے بالشت بھر اونچی بنائی جائے۔ (بنا کر فارغ ہونے پر) اور اس پہ پانی کا چھڑکاؤ کیا جائے اور اس پر کنکر بچھائے جائیں۔ اور اگر مٹی سے لپائی کی جائے تو جائز ہے۔ لیکن اس کا پختہ بنانا مکروہ و ناجائز ہے۔ اور اونٹ کی کوہان کی مانند بنانا سنت ہے۔

قبروں کی زیارت

ویستحب لمن دخلها ان یقول اللھم رب ھذہ الاجساد البالیۃ والعظام النخرۃ التی خرجت من دار الدنیا و

جو شخص قبروں کی زیارت کے لئے جائے اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ اولاً یہ دعا پڑھے (اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ ا۔۔۔ الی۔ لاحقون) اے پروردگار! ان کہنہ (پرانے) جسموں کے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هي بك مومنة صل على محمد وعلى آل محمد وانزل عليهم روحًا منك وسلامًا مني. ويقول السلام عليكم دار قوم مومنين وانا ان شاء الله بكم لاحقون. لانه مروي ايضًا.

واذا زار قبرا لا يضع يده عليه ولا يقبله فانه عادة اليهود.

(غنیہ مترجم ص ۸۸، ۸۷)

اور بوسیدہ ہڈیوں کے جو دنیا کے گھر سے اس حال میں نکلے ہیں کہ تجھ پر ایمان رکھتے تھے پس تو ہمارا درود وسلام بھیج اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر اور نازل فرما اپنی رحمتیں اہل قبر پر اور سلام میری طرف سے۔ اور کہے السلام علیکم تم پر اے مومن قبروں والو! ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں کیونکہ اسی طرح مروی ہے۔ اور جب زیارت کرے کسی (بزرگ) کی قبر کی تو نہ ہاتھ لگائے اور نہ بوسہ دے۔ کیونکہ یہ یہود اور مردود کی رسم ہے۔

امام اعظم کا فرمان

امام محمد فرماتے ہیں:-

اخبرنا ابی حنیفة قال حدثنا شیخ لنا یرفعه الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نهی تربیع القبور و تجصیصها (کتاب الآثار محمد ص ۴۲)

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں ہمارے استاد نے اپنی سند سے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی اور چوکور قبر بنانے سے منع کیا ہے۔

مزید سنئے امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے استاذ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے میرے استاذ حضرت حماد نے اپنے استاذ حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کیا ہے کہ

ارفعوا القبر حتی یعرف انه قبر فلا یوطا. قال محمد وبه ناخذ ولا نری

قبر زمین سے صرف اتنی اونچی ہو کہ وہ پہچانی جائے تاکہ روندی نہ جائے امام محمد فرماتے ہیں ہمارا مقتدا (حنفی) مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان یزاد علی ما خرج منه و نکره ان یجصص او یطین او یجعل عنده مسجدا او علما او یکتب علیه ویکره الاجران یبنی به او یدخل القبر ولا نری برش الماء باسا وھو قول ابی حنیفة

(کتاب الآثار لامام محمد ص ۴۲)

یہی ہے کہ قبر کھودتے وقت جو مٹی زمین سے برآمد ہوتی ہے صرف وہی قبر پہ ڈالی جائے۔ اور نہ ہی قبروں کو پختہ کیا جائے اور نہ ہی ان کے پاس مسجد بنائی جائے بلکہ ان کو جانے پہچانے کے لئے ان پر کوئی نشان یا جھنڈا اور کتبہ وغیرہ بھی کھڑا نہ کیا جائے۔ قبروں پہ پختہ اینٹ یا اندر لگانا بھی ہمارے (حنفی مذہب کے) نزدیک منع و مکروہ ہے۔ البتہ پانی کا چھڑکاؤ جائز ہے۔

مزید سنئے

قبر کو بوسہ دینا جائز نہیں کہ نصاریٰ کی عادت ہے (درمختار ص ۲۴۲) اولیاء اللہ کی قبروں پہ بلند مکان بنانا اور چراغ جلانا بدعت اور حرام ہے۔ (درمختار ص ۲۴۲، ہدایہ جلد ۴ ص ۲۸۹، مالا بدمنہ ص ۷۹)

انبیاء اور اولیا کی قبروں کو سجدہ کرنا، طواف کرنا، مراد مانگنا، نذریں چڑھانا، حرام اور کفر ہیں (مالابد ص ۵۲)

اہل سنت کے مدعی مسلمانوں!

ہمارا کام ہے کہنا بتانا
تمہارا کام ہے مانو نہ مانو

وما علینا الا البلاغ المبین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مروجہ سماع اور قوالی

مروجہ تصوف کے مدعی اور طریقت کا دم بھرنے والے نور راگ اور ساز وں کو ولایت کی ابتدائی نہیں بلکہ آخری منزل اور روحانیت کی بلند پروازی بلکہ روح کے لئے مخصوص ترین غذا مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قبروں مکانوں خوشی وغیرہ کی ہر تقریب بلکہ تفریحی مجالس کا سب سے بڑا پروگرام ہی قوالی سمجھا جا رہا ہے۔ مگر پیران پیر مروجہ قوالی و سماع کو اسلام یا شریعت مطہرہ کے بالکل منافی بلکہ کفر ونفاق اور اللہ تعالیٰ سے انتہائی بُعد و دُوری کا موجب جانتے ہیں۔ چنانچہ دعوت ولیمہ میں شرکت کو ضروری بلکہ سنت اور واجب فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

وان کان حضرة منکر کالطبل والمزمار والعود والنای والشبوق والشبابة والرباية المغنانی والجعران الذی یلعب به الترك لا یجلس هنالك لان جمیع ذلك محرم واما الدف فیجوز استعماله فی النکاح وسماع القول بالقصب والرقص منکر ولا کما فسر بعض المفسرین قوله عزوجل ومن الناس من یشتری

پس اگر دعوت ولیمہ پر غیر شرعی امور ڈھول (ساز ریڈیو بینڈ، بانسری شربوق شبابہ رباب گانے والیاں اور طنبورے اور اس قسم کا سامان جس سے ترک وغیرہ کھیلتے ہیں) موجود ہوں تو پھر ایسی دعوت ولیمہ میں ہرگز شریک نہ ہو۔ اس لئے کہ ان سب کا سننا قطعی حرام و ناجائز ہے۔ البتہ بوقت نکاح شہرت نکاح کے لئے ایسی دف کا بجانا کہ جس میں جھلا جھل نہ ہوں۔ جائز و مباح ہے۔ اور بانسری وغیرہ سازوں کے ساتھ قوالی پھر رقص (جھومنا ناچ وغیرہ) بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہو الحدیث فقال ھو الغناء والشعر وجاء فی بعض الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت السیل البقل و سئل ابن عباس عن الغناء فقیل احق ھو وقال لا فقیل ما ذا؟ قال فماذا بعد الحق الا الضلال۔ ثم یکفی فی کراھۃ ما فی ذلک من ثوران الطبع وھیجان الشہوۃ

(ص ۴۲)

کردہ مکروہ حرام ہے چنانچہ مفسرین رحمہم اللہ تعالیٰ نے آیت شریف ومن الناس من یشتری لہو الحدیث کا معنی راگ اور عشقیہ اشعار و قصے ہی بیان کیا ہے نہ صرف یہ بلکہ احادیث کا ذخیرہ شاہد ہے الغناء ینبت النفاق فی القلب یعنی راگ اور گیت و عشقیہ شعر دل میں ایسے ہی نفاق پیدا کرتے ہیں جیسے کہ پانی کا سبزہ سبز نباتات کو اگاتا ہے اسی پر بس نہیں بلکہ علامہ ثعلبی ایسے شہرہ آفاق نے بیان کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ غنا کا سننا جائز ہے یا کہ نہیں؟ تو جواب فرمایا کہ غنا جائز نہیں ہے۔ مزید پوچھا گیا کہ غنا سننا کیا ہے تو فرمایا فماذا بعد الحق الا الضلال یعنی حق کے بعد سوا گمراہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے (یعنی راگ اور سازوں سے قوالی یا سماع گمراہی ہے) بلکہ فرمایا کہ راگ و سازوں کی حرمت پر اس سے بڑھ کر زبردست ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چیزیں طبیعتوں کو متاثر کر کے ان میں شور و ہیجان پیدا کرتے ہیں۔

قرآن مجید کی قرات بطرز راگ منع ہے

سازوں کے ساتھ اشعار یا گانا سننے کی حرمت تو رہی ایک طرف پیران پیر علیہ الرحمہ تو قرآن مجید کو بطرز غنا راگ کے طریق و قواعد پر پڑھنے کو مکروہ و ناجائز فرماتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

ویکرہ قراۃ القرآن بالالحان المشبہۃ

قرآن مجید کا راگ و سرود کی آواز سے پڑھنا منع و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصوت الاغانی المطربۃ اعظاماً لہا وتنزیہاً۔ (غنیہ مطبوعہ اسلامی پریس لاہور صفحہ ۷۹)

مکروہ ہے۔ اس لئے کہ یہ طریق قرآن مجید کی عظمت و پاکیزگی کے سراسر خلاف ہے۔

فائدہ

پیران پیر شاہ جیلانیؒ کے اس فرمان عالی سے قرآن مجید کا ہارمونیم اور فونوگراف وغیرہ باجے سے سُننا و پڑھنا ناجائز و منع ثابت ہوا۔

منع ہونے کی وجوہات

قرآن مجید کا بطرز غنا پڑھنا اس لئے مکروہ ہے کہ قرآن مجید کا اصل منشاء غنا کے اثر سے فوت ہو جاتا ہے۔

ولان ثمرة القرآن
خشیۃ اللہ عز وجل
والتحذیر عند سماع
مواعظہ والاعتبار
بزواجرہ وقصصہ
والاشتیاق والتشوق
الی وعدہ وذلک
یزول بطیب سماعہ
قال اللہ عز وجل
انما المؤمنون الذین
اذا ذکر اللہ وجلت
قلوبہم واذا تلیت
علیہم آیاتہ زادتہم
ایمانا وعلی ربہم
یتوکلون

(غنیہ صفحہ ۷۹)

اس لئے کہ سماعت قرآن مجید کا ثمرہ و نتیجہ اللہ کا خوف اور اس کے مواعظ سے نصیحت اور اس کے ڈرانے سے ڈرنا اور اس کے دلائل سے عبرت اور اس کے قصص و مثالوں سے وعدوں کی طرف شوق و جذبہ کا بڑھنا ہے اور یہ سب کچھ غنا کی طرز پر سننے کی خوشی و اثر سے مبدل ہو جاتا ہے (العیاذ باللہ)

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سماعت کی منشاء اور خاص ثمرہ و نتیجہ فرماتا ہے کہ مومنین صادقین جب اللہ کا ذکر سنتے یا کرتے ہیں تو ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کا خوف طاری ہو جاتا ہے اور جب ان کے روبرو قرآن مجید کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کے نور ایمان میں جلا اور زیادتی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ ان کو اپنے پروردگار پر کلی اعتماد اور پورا بھروسہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید تشریح و وضاحت

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کی دوسری آیت افلا یتدبرون القرآن اور لبید بروا ایتلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

وقولہ تعالیٰ واذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینھم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق۔ والالحان المطربۃ تحول بین ذالک فکرہ لاجل ذالک۔

(غنیۃ ص۸۰)

جب انہوں نے وہ کلام پاک سنا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمایا ہے تو ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہو گئی اسلئے کہ کلام اللہ سے ان کو اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت و پہچان حاصل ہو گئی۔

غنا کی طرز پر خوش الحانی سے یہ سب کچھ تبدیل ہو کر رہ جاتا ہے۔ بنا بریں بطرز غنا قرآن پاک کا پڑھنا قطعی طور پر ممنوع و مکروہ ہے۔

سماع کے مدعی سراسر جھوٹے ہیں

مروجہ صوفی جو یہ کہتے ہیں کہ قوالی وغیرہ کے سماع سے اللہ تعالیٰ کی طرف شوق پیدا ہوتا اور ان کا قرب حاصل ہوتا ہے تو حضرت پیر صاحب ان کی تردید و تکذیب کرتے ہوئے بڑے یقین و دعویٰ سے فرماتے ہیں۔

فلا یجوز لاحد سماع ذلک وان قال قائل انی اسمعھا علی معان اسلم بھا عند اللہ تعالیٰ کذب بناء لان الشرع لم یفرق بین ذلک۔ ولو جاز لاحد جاز للانبیاء علیھم

مروجہ سماع کسی مسلمان کے لئے جائز حلال اور جائز نہیں اور اگر کوئی تصوف کا مدعی یہ کہے کہ مجھے قوالی کی سماعت سے گمراہی اور خواہشات نفسانی کے ہیجان و شور کا خطرہ نہیں بلکہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف شوق و جذبہ میں زیادتی حاصل ہوتی ہے تو ہم اس کو سراسر بکواس اور جھوٹا کہیں گے کہ شریعت نے کسی کیلئے جائز و ناجائز کا فرق بیان نہیں کیا۔ پس اگر غنا کی طرز کی قوالی یا سماع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

السلام۔
(صث)

کسی کے لئے جائز ہوتا تو انبیاء علیہم السلام اس کے سب سے زیادہ حقدار تھے۔

پس جبکہ انبیاء علیہم السلام سے مروجہ سماع وقوالی کا ثبوت منقول ومروی نہیں تو پھر دوسرے کسی خاص بڑے اور چھوٹے کے لئے بالاولیٰ مکروہ وحرام ثابت ہوا۔

حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ پیر بادشاہ علیہ الرحمہ کا مذہب و فتویٰ ملاحظہ فرمانے کے بعد مروجہ قوالی وغیرہ کے متعلق حضرت امام اعظمؒ کا مذہب و فتوےٰ بھی سنتے چلئے۔

امام جوزیؒ تلبیس ابلیس میں غناو قوالی کے ناجائز وحرام ہونے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"کان ابو حنیفۃ یکرہ الغناء ویجعل سماع الغناء من الذنوب. وکذٰلک مذھب اھل الکوفۃ ابراھیم والشعبی وحماد و سفیان الثوری وغیرھم"

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غنا کی سماعت کو مکروہ وحرام فرماتے اور جُرم و گناہ قرار دیتے ہیں نہ صرف امام صاحب ہی بلکہ آپ کے اساتذہ اور دوسرے فقہاء کوفہ مثلاً حضرت ابراہیم نخعی، امام شعبی اور حماد اور حضرت سفیان ثوری وغیرہم کا مذہب بھی یہی ہے۔

اور سنئے نور ہدایہ اردو ترجمہ شرح وقایہ جلد ۴ ص۱۴۱ میں ہے کہ:

"اگر کوئی دعوت ولیمہ میں جائے اور وہاں لہو ولعب راگ وغیرہ دیکھے اور اس کے منع کرنے پر قادر نہ ہو تو وہاں سے نکل آئے اور بیٹھے نہیں"

نیز امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بھی اس آفت میں مبتلا ہوا تھا۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ سب امر لہو ولعب راگ وغیرہ حرام ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید سنئے | "گانا اللہ کے نزدیک شرک ہے" (ہدایہ ج ۴ ص ۲۲۳)
"پہلا گانے والا شیطان ہے" (درمختار ج ۴ ص ۲۰۱)

"صوفیا گانا سننے والے اور حال کھیلنے والے مفسد اور بے دین ہیں" (ہدایہ ج ۴ ص ۲۲۳)

شعر و قوالی مصنوعی صوفیوں کا شیوہ ہے

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ مروجہ صوفیوں کے کردار سے نفرت و بیزاری اور ان کے نااہل اور خواہشات نفسانی کے بندہ ہونے کا اعلان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اگر یہ شعر اشعار اور قوالی کے مشتاق حقیقت شناس اور صاف دل صوفی ہوتے تو یقیناً ان کے قلوب و جوارح اشعار و قوالی کی بجائے قرآن مجید کی سماعت و تلاوت سے لطف اندوز ہوتے۔

اذ هو كلام محبوبهم وصفته وفيه ذكره وذكر الاولياء الاولين۔

کیونکہ وہ کلام ہے ان کے محبوب کا اور اس کی صفت اور اس کا ذکر ہے اور اس میں ذکر ہے پہلے اولیاء اللہ کا۔"

آگے فرماتے ہیں:-

فلما اختل صدقهم وقصدهم وظهرت دعوٰهم من غير بينة وقيامهم مع الرسم والعادة من غير غريزة باطنة وصدق السريرة والمعرفة (ص ۸۷۷) وخلت بواطنهم من ذلك كله وقنعوا مع القوال والابيات والاشعار التي تثير الطباع۔

ص ۸۷۷

پس جب خلل پایا گیا ان کے صدق اور ارادہ میں تو ظاہر ہو گیا کہ دعویٰ ان کا بغیر دلیل اور جھوٹا ہے اور ان کا قیام سماع وغیرہ حرارت طبعی باطنی و صدق باطنی اور معرفت سے بالکل خالی و عاری ہے۔

اور ان کے باطن یعنی دل و دماغ چونکہ نور معرفت سے کلیتہً عاری و خالی ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ قوالی اور غزل دا شعار سننے کے عادی ہیں کیونکہ یہ طبیعتوں کو متاثر اور برانگیختہ کرنے والی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بریلویہ کا فیصلہ مروجہ سماع اور قوالی وغیرہ کے حرام و ممنوع ہونے کے متعلق آپ پیر بادشاہ، امام ابو حنیفہؒ ان کے اساتذہ اور معاصرین آئمہ رحمھم اللہ علیہم کا فتویٰ اور کتب فقہ حنفیہ کا فیصلہ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب امام بریلویہ خاں صاحب حرمت سماع و قوالی وغیرہ کے متعلق فیصلہ بھی سنتے ہی چلئے۔

"آج کل تو لوگوں نے (قوالی وغیرہ میں) بہت اختراع کر لئے ہیں۔ ناچ وغیرہ بھی کرتے (خوب اچھلتے کودتے) ہیں۔ حالانکہ اس (گذشتہ) وقت بارگاہوں میں مزامیر بھی نہ تھے۔ (گذشتہ زمانہ کا سماع صرف زبانی غزل و اشعار شوقیہ ہی تھے۔)" (ملفوظات جلد ا ص۹۷)

حقیقی سماع اہل باطل کے سماع کی تردید کرتے ہوئے بڑے پیر صاحب کے بموجب رحمت و ایمان افروز اور حقیقی سماع کی ترغیب دلاتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

والسماع الحقیقی وھو الحدیث والکلام الذی ھو سنة اللہ عزوجل مع العلماء والخواص من الاولیاء والابدال والاعیان (ص۱۸۹)	حقیقی سماع اللہ تعالیٰ کی کلام مجید کی سماعت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی عادت مبارک ہے اور یہ مخصوص فیض علماء ربانی خواص اور اولیاء و ابدال اور اہل شرف لوگوں کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے۔

(اللھم ارزقنا برحمتك یا ارحم الراحمین)

حقیقی سماع کے آداب مروجہ سماع و قوالی کے آداب اور اثرات تو بارہا آپ نے فرقہ غالیہ کی زبانی سنے ہوں گے۔ آیئے شرعی یا ایمان افروز اور موجب نجات اور باعث انوار و رحمت الٰہی سماع کے آداب امام العارفین و قطب الاقطاب کی قلم سے ملاحظہ فرمایئے۔ ارشاد فرماتے ہیں۔

اگر خوش قسمتی سے کبھی قرآن مجید کے سماع کی مجلس میسر آئے تو۔

فمن حق المستمع ان یقعد بشرط الادب ذکرا لربہ بقلبہ مشتغلا بحفظ قلبہ من طوارق	اس کے اس سننے کے آداب و شرائط یہ ہیں کہ غفلت و نسیان اور عدم توجہی کو بالائے طاق رکھ کر پورے خشوع و خضوع اور دل کی کما حقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والنسيان فاذا قرع سمعه شئ بجرى القارى للقرآن كانه مستنطق من قبل الحق عزوجل فيما يرد عليه من تعريفات الغيب ايراد ما يوجب ترغيباً و ترهيباً و ايماناً و عتاباً و زيادة في القيام بعبادة عزوجل۔

(صفحہ ۵۴۶)

توجہ سے اللہ تعالیٰ کی یاد میں مستغرق بیٹھے۔ اور قرآن کی تلاوت کی آواز کو یوں یقین کرے کہ گویا قرآنی الفاظ غائبانہ طریق پر اللہ عزوجل سے منقول ہو رہے ہیں، جو کہ تقرب الی اللہ کی ترغیب اور اس کی ہیبت سے ڈرانے اور دل لگانے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور طویل قیام کا موجب ہیں۔

اگرچہ رسمی ہے

اس مصری مجلس سماع قرآن اگرچہ بظاہر رسمی اور حقیقت سے ایک گونہ دور ہی ہے۔ تاہم اس کی حاضری یا سماع ایک حد تک ضرور ایمان افروز اور کیف آور ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سماع قرآن مجید کی نعمت سے بہرہ ور فرمائے۔ اور مروجہ غیر شرعی سماع و قوالی وغیرہ سے دور و نفور رکھے۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ و مرشد کو مرید کے مال سے استفادہ حرام ہے

مرید صادق اور سچے صوفیوں کی عملی زندگی کا مختصر خاکہ و نمونہ اگرچہ آئندہ آرہا ہے تاہم شیخ و مرشد کو مریدوں کے مال سے استفادہ کی حرمت کا فتویٰ الشیخ العارفین سے ضرور سنتے چلئے۔ شیوخ کو تادیب و ہدایت فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

ولا ینبغی ان یرتفق من المرید بحال لا بانتفاع بماله ولا بخدمته ولا یأمل من اللہ عوضا فی تادیبه شیئا بل یؤدبه ویربیه موافقة للہ عزوجل واداء لامرہ۔

(غنیۃ ص ۵۵)

شیخ (مرشد) کو یہ ہرگز جائز اور قطعاً حلال نہیں کہ وہ مرید کی جان سے کوئی فائدہ یا مال سے کوئی خدمت اٹھائے (حاصل کرے) اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی جناب سے مرید کی تادیب ہدایت کے سلسلہ میں کسی معاوضہ و ثواب کی خواہش و امید رکھے۔ بلکہ مرید کی تادیب و ہدایت کو امر الٰہی اور اپنا فرض منصبی خیال کرے۔

مزید صراحت سے فرماتے ہیں!

فلا یرتفق به ولا بماله (ص ۵۵)

پس نہ آرام حاصل کرے مرشد مرید کی جان اور نہ ہی فائدہ اٹھائے اس کے مال سے۔

مرید کے گھر سے مرشد کو کھانا کھانا بھی حرام و ناجائز ہے

پیر بادشاہ مریدین و شیوخ کو تاکید فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں

جیسا کہ مشہور ضرب المثل ہے مقربین کی نیکیاں ابرار کی برائیاں ہیں

کما قیل سیئات المقربین حسنات الابرار

... ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر 15507

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطعام الشیخ مباح للمریدین وطعام المریدین حرام فی حق الشیخ لصفاء حالتہ ونزاھۃ رتبتہ وعلو منزلتہ وقربۃ من ربہ عزوجل۔

(ص ۳۱۲)

کی جو کمروہات و گندگیاں ہیں وہ عام نیکوکاروں کے لئے نیکی کا موجب ہیں۔ پس بدیں وجہ مرید کو تو مرشد کے مال یا گھر (دسترخوان وغیرہ) سے فائدہ اٹھانا اور کھانا وغیرہ جائز و حلال ہے مگر اس کے برعکس مرشد کو مرید کے مال سے فائدہ حاصل کرنا یا اس کے گھر سے کھانا کھانا بھی حرام اور قطعاً ناجائز ہے۔ اس لئے کہ مرشد کا مرتبہ و درجہ اور اس کی روحانی صفائی اور قرب الٰہی مرید سے بدرجہا بڑی اور زیادہ ہے

محترم بھائیو پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے واضح فرامین آپ نے سن لئے کہ شیخ و مرشد کو مرید کے مال و جان سے ذاتی آرام اور فائدہ اٹھانا تو کیا مرید کے گھر یا روپیہ پیسہ وغیرہ سے کھانا کھانے کی بھی اجازت نہیں بلکہ حرام ہے۔ لیکن آپ کے پیروں کی تو گذران ہی مریدوں کی نذر و نیاز پر ہے۔ بلکہ آپ کی جیبوں پہ ڈاکہ زنی کر کے کارخانہ اور صاحب جائداد بن رہے ہیں۔ آپ کو چاہے سائیکل و گدھا تک میسر نہ آئے مگر وہ نئی کاروں بہترین تانگوں اور بیش قیمت گھوڑیوں پر عیش اڑا رہے ہیں۔

نہیں خیر سے درد اسلام ان کو ۔۔۔ نہ بہبودیِ قوم سے کام ان کو
کرشمے ہیں جا جا کے جھوٹے دکھاتے ۔۔۔ مریدوں کو ہیں لوٹتے اور کھاتے

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

احقر حکیم محمد اشرف عفا اللہ تعالیٰ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حکیم محمد اشرف سندھو علیہ الرحمۃ کی دیگر تصانیف

مقام اہلحدیث مقلدین کے سربراہوں نے نتائج التقلید پر بے بنیاد و باطل الزامات عائد کئے گئے تھے مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے وسیع مطالعہ سے ان کے مدلل و مسکت جوابات دیئے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے آپ کے علم میں بے حد اضافہ ہوگا۔ قیمت دو روپے پچاس پیسے

عقیدۂ حیات النبی (کتاب و سنت کی روشنی میں) اگر آپ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی زندگی کے متعلق قرآن مجید، احادیث، صحابہ، آئمہ دین کی تصریحات ملاحظہ فرمانے کے خواہشمند ہیں تو کتاب ہذا کا مطالعہ فرمائیں جملہ مشاہیر فقہا خصوصاً امام ابو حنیفہ کی قلم و زبان سے قبر پرستی یا شرک کی اصلیت واضح ہو جائے گی قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے۔

مقیاس حقیقت حصہ اول مولوی محمد عمر اچھروی کی تحریف و غلط بیانیوں کا مختصر نمونہ قیمت نیوز کاغذ ایک روپیہ

بریلویت کا پس منظر بریلویت کی مکمل و مفصل تاریخ اور بریلوی عقائد کے ماخذ کی نشاندہی بحوالہ کتاب و صفحہ قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

مقیاس حقیقت حصہ پنجم۔ اس حصہ میں قبر پرستی سے متعلق مغالطوں کی قلعی کھولی گئی ہے۔ یعنی مروجہ عرس اور مجاوریت کی فیصلہ کن بحث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وقت کی نصیحتیں۔ وفات اور کفن دفن کی تفصیل صحیح احادیث سے قیمت سفید کاغذ ۵، پیسے نیوز ۵۰ پیسے

رسول اللہ کی نماز حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے قلم و عمل سے پیران پیر نے اپنے خدا داد علم کی روشنی میں عقیدت مندوں کو نماز کی جو ترکیب و کیفیت بتائی۔ ان کی خود نوشت تصنیف غنیۃ الطالبین سے قیمت ایک روپیہ۔ نیوز ۵، پیسے

فرقہ ناجیہ مولوی سرفراز صاحب گکھڑوی نے اپنے رسالہ طائفہ منصورہ میں اس شوشے کو خوب مرچ مصالحہ لگا کر ہوا دی ہے کہ اہلحدیث کوئی فقہی مکتب فکر نہیں۔ اس کتاب میں مولوی مذکور کے مغالطوں کی حقیقت خوب واضح کی گئی ہے کاغذ سفید ۵، پیسے نیوز ۵۰ پیسے

اکمل البیان (فی شرح حدیث نجد قرن الشیطان) بدعات و گمراہیوں کے مرکز و منبع نجد اور نجد اہل ایمان کی نشاندہی صحیح احادیث، اقوال سلف شارحین حدیث تاریخ جغرافیہ اور لغت عرب سے قیمت ۵، پیسے

ان کے علاوہ دوسری کتب بھی مل سکتی ہیں۔ پانچ روپے سے زیادہ کی کتب منگانے پر محصول ڈاک معاف

دار الاشاعت اشرفیہ سندھو بلو کی ضلع لاہور